For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

عمران سیریز

چوٹ پر چوٹ

مکمّل ناول

ایچ اِقبال

Hameed@pakistanipoint.com
حمید چیا کسکی پوائنٹ

خیام پبلشرز
چوک اُردو بازار ○ لاہور ۔۲

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

چیانگ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا چلا جا رہا تھا کہ ایک فقیر کے پھیلے ہوئے ہاتھ نے اس کا راستہ روک لیا.... چیانگ نے اسے چینی زبان میں ایک گندی سی گالی دی اور اسے دھکا دیتا ہوا نکلا چلا گیا فقیر اسے حیرت سے دیکھتا رہ گیا تھا۔

بات تھی بھی حیرت کی.... پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ فقیر کی یاد داشت میں ایسا کوئی دن محفوظ نہیں تھا جب اسے چیانگ سے چار آٹھ آنے نہ ملے ہوں۔ چیانگ دن کے کسی نہ کسی حصے میں ادھر سے ضرور گزرتا تھا اور فقیر کی ریزگاری سے بھری ہوئی جیب میں چونی یا اٹھنی بڑھ جاتی تھی۔

لیکن اسے کیا کہا جائے کہ آج چیانگ جھلاہٹ کا شکار تھا۔ جھلاہٹ کی بات بھی تھی.... اس کی یادداشت میں بھی ایسا کوئی دن محفوظ نہیں تھا جب اس کی جیب بالکل خالی رہی ہو.... آج کا دن اس کے لئے ایک منحوس ترین دن تھا۔

وہ ایک گلی میں داخل ہو گیا.... اس کے دائیں بائیں کہنہ سال

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بلڈنگیں تھی.... ان بلڈنگوں کا رنگ و روغن اڑے ہوئے کتنا عرصہ گزر چکا تھا۔ یہ بات چیانگ کو بھی نہیں معلوم تھی حالانکہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے اسی گلی کی ایک بلڈنگ میں رہ رہا تھا۔

زینے طے کر کے وہ دوسری منزل پر پہنچ گیا... اسی منزل کے دو کمروں میں وہ اپنے ساتھی فونی کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ دونوں بڑے طویل عرصے کے ساتھی تھے۔

چیانگ نے دستک دینے کی ضرورت نہیں محسوس کی.... دروازے کو دھکا دیتا ہوا اندر داخل ہوتا چلا گیا... اس کا یہ یقین بلاوجہ نہیں تھا کہ دروازہ اندر سے بولٹ نہیں ہو گا۔ فونی کو کبھی یہ توفیق نہیں ہو سکی تھی کہ دروازہ اندر سے بند کر لے۔ رات کے دو بجے آنے پر بھی چیانگ کو دروازہ کھلا ہوا ہی ملتا تھا۔ اس وقت تو خیر دوپہر تھی۔

کمرے میں فونی ٹھرے سے شغل کر رہا تھا.... آدھی کے قریب بوتل خالی ہو چکی تھی.... اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں.... چیانگ کا منہ بن گیا۔

"اب تم اس آگ سے اپنا سینہ جھلسا لو گے" چیانگ غرایا۔

"پھر کیا کروں تم جانتے ہو میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا.... جتنے پیسے تھے ان سے یہی دستیاب ہو سکتی تھی.... ادھار لانے سے تم نے روک دیا تھا"۔

"مجھے ادھار سے نفرت ہے"۔ چیانگ ہونٹ سکوڑ کر بولا۔

"اور مجھے اس سے محبت"۔ فونی ٹھنڈی سانس لے کر بڑے پیار سے شراب کی بوتل سہلانے لگا۔

"یہ ختم ہو جائے گی تب کیا کرو گے"۔

"یہ اسی وقت سوچوں گا جب اس کا آخری قطرہ بھی میرے معدے میں اتر جائے گا"۔

چیانگ منہ بناتے ہوئے ایک کرسی میں دھنس گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

فونی خاموشی سے پیتا رہا۔ کچھ دیر بعد چیانگ نے آنکھیں کھول لیں۔ فونی کی طرف دیکھتا ہوا کچھ بولنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

چیانگ نے اندر آنے کے بعد دروازہ بند کر لیا تھا۔ وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"اسی لئے کہتا ہوں کہ بند ہی نہ کیا کرو" فونی بڑبڑایا۔

چیانگ نے دروازہ کھولا اور اسے ایک اجنبی صورت نظر آئی۔

وہ ایک سفید فام غیر ملکی تھا... چیانگ اس کی قومیت کا اندازہ نہیں لگا سکا.... اس کی عمر تیس بتیس سال کے قریب رہی ہو گی.... قوی الجثہ اور طویل القامت آدمی تھا۔

"ہوں" چیانگ اسے مستفسرانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم مجھ سے اندر آنے کے لئے بھی نہیں کہو گے"۔ اجنبی مسکرایا۔ وہ انگریزی بولا تھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"آؤ" چیانگ نے بھی انگریزی ہی میں کہا اور منہ بناتے ہوئے ایک طرف ہٹ گیا۔

چیانگ جب دروازہ بولٹ کر کے مڑا تو سفید فام اجنبی بڑے بے تکلفی سے ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ چیانگ کی پیشانی پر ایک سلوٹ پڑ گئی۔ اسے اجنبی کی بے تکلفی پر تاؤ آ گیا تھا لیکن اس نے اپنے غصے کا اظہار نہیں کیا۔

"تم چیانگ ہو؟" سفید فام اجنبی اس کے سینے کی طرف انگلی اٹھاتا ہوا بولا۔ "اور یہ فوئی ہے"۔

"لیکن میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ چیانگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

اجنبی نے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا اور کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ مجھے یہاں کا ماحول دیکھ کر افسوس ہوا ہے.... چیانگ اور فوئی جیسے لوگ اتنے بے قیمت تو نہیں ہو سکتے کہ اتنی گھٹیا جگہ پر رہیں.... چچ.... چچ.... تمہارا دوست ٹھرا پی رہا ہے"۔

"اپنے آنے کا مقصد بیان کرو" چیانگ نے خشک لہجے میں کہا۔

"سگرٹ"۔ اجنبی نے پیکٹ نکال کر فوئی کی طرف بڑھایا۔

اجنبی نے سگریٹ کا پیکٹ چیانگ کی طرف بڑھایا.... فون نے ایک سگریٹ نکال لیا.... سگریٹ کافی قیمتی تھا۔

"شکریہ میں صرف اپنا سگریٹ پینا پسند کرتا ہوں"۔ چیانگ غرایا

"میں نے ابھی تم سے کہا تھا کہ اپنے آنے کا مقصد بیان کرو"۔

"ایک میزبان کی حیثیت سے تمہارا لہجہ اتنا سخت نہیں ہونا چاہئے"۔

اجنبی نے بڑے ناصحانہ انداز میں کہا تھا۔

"کیا میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں"۔ چیانگ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"ارے ارے!.... چیانگ.... اس طرح مت پیش آؤ"۔ فوئی جلدی سے بولا.... اسے اجنبی کے دیئے ہوئے سگریٹ کا پہلا ہی کش بڑا مزہ دے گیا تھا۔

چیانگ ہونٹ بھینچے اجنبی کو گھورتا رہا۔

"ہاں بھائی!" فوئی بولا۔ "تم مجھ سے کہو کیا بات ہے۔ یہ چیانگ ذرا کھردرے مزاج کا آدمی ہے"۔

"میرا مزاج بھی کچھ کم کھردرا نہیں ہے"۔ اجنبی سگریٹ سلگا کر مسکرایا۔

"معلوم ہوتا ہے تم مجھے اچھی طرح نہیں جانتے"۔ چیانگ پھر غرایا۔

"میں تم دونوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں.... تم لوگ کئی قتل کر چکے ہو قتل کے علاوہ بھی ان گنت غیر قانونی کام تم لوگوں کے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں لیکن پولیس صرف دو مرتبہ تمہارے خلاف ثبوت حاصل کر سکی اور وہ بھی بہت معمولی قسم کے معاملات میں چنانچہ تم دونوں مجموعی طور پر پانچ سال سرکار کے مہمان خانے میں بھی قیام کر چکے ہو"۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"تمہارے دوست نے مجھے مطلب کی بات کی طرف آنے ہی نہیں دیا"۔

"چلو آ جاؤ" فونی نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تم لوگوں سے ایک کام لینا چاہتا ہوں"۔

"وہ تو میں سمجھ گیا تھا۔۔۔ بتاؤ کسے قتل کرنا ہے"۔

"معاملہ اتنا سنگین نہیں ہے"۔

"تب تو پھر ہمارا وقت ہی ضائع ہوا ہے"۔ فونی نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔ تم جانتے ہو گے کہ ہم معمولی کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔

"کام معمولی سہی لیکن معاوضہ بھرپور ملے گا"۔

"کتنا۔۔۔!"

"پانچ ہزار"۔

"گڈ۔۔۔" فونی اچھل پڑا اور پھر مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملتا ہوا بولا۔ "کیا کام ہے کب کرنا ہے؟"

"آج ہی رات کو"۔ اجنبی نے سگریٹ کا ایک طویل کش لے کر کہا۔ "میں تم کو ابھی ایک عمارت کا پتہ بتاؤں گا۔۔۔ ساڑھے بارہ بجے تک وہاں پہنچ جانا۔۔۔ وہاں ایک کمرے میں دو لڑکیاں قید ہوں گی۔۔۔ تمہیں ان سے کچھ سوالات کرنے ہوں گے"۔

"لیکن۔۔۔؟" چیانگ نے کچھ کہنا چاہا۔

"چیانگ۔۔۔ ایک منٹ" فونی جلدی سے بولا۔ "تم خاموش رہو اور

مجھے بات کر لینے دو"۔

فونی کو خدشہ رہا ہو گا کہ چیانگ کی غصیلی فطرت پانچ ہزار کے معاملے کو کھٹائی میں نہ ڈال دے۔

"بس یہ کام ہے جس کے تم دونوں کو پانچ ہزار ملیں گے؟" اجنبی بولا۔

"اس لڑکی سے کس قسم کے سوالات کرنے ہوں گے" فونی نے پوچھا۔

"یہ تم کو وہاں اسی وقت بتایا جائے گا جب تم دونوں اس عمارت میں پہنچ جاؤ گے"۔

"کیا تم وہاں موجود ہو گے؟"

"ہاں"۔

"تو پھر یہ کام تم خود ہی کیوں نہیں کرتے؟" فونی اسے مشکوک انداز میں دیکھنے لگا۔

"چند وجوہات کی بناء پر میں ان لڑکیوں کے سامنے نہیں آنا چاہتا"۔

"ہوں!" فونی کچھ سوچنے لگا۔

چیانگ سختی سے دانت پر دانت جمائے کھڑا تھا۔

"ایڈوانس کتنا ملے گا" فونی نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"نصف" اجنبی نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی نکالی۔ ان نوٹوں کا سبز رنگ اس وقت فونی کو بڑا دلکش معلوم ہو رہا تھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"فونی" چیانگ سے بولا۔

فونی جو نوٹوں کی دلکشی میں کھو گیا تھا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہم یہ کام نہیں کریں گے"۔ چیانگ نے کہا۔

"کیوں!" فونی حیرت سے بولا۔

"مجھے یہ آدمی اچھا نہیں معلوم ہوتا"۔

"اچھا آدمی" اجنبی نے زہر خند لہجے میں پھنکارا اور پھر مزید کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہمیں کسی کی اچھائی برائی سے کیا غرض چیانگ؟" فونی بولا۔ "ہمیں تو اپنے کام کا معاوضہ ملنا چاہئے"۔

"اور وہ تمہیں مل رہا ہے"۔ اجنبی نے آہستہ سے کہا اور نوٹوں کی گڈی میز پر ڈال دی۔

دوسرے ہی لمحے وہ گڈی فونی کی جیب میں پہنچ چکی تھی۔

"فونی" چیانگ غرایا۔

"فضول باتیں نہ کرو"۔ فونی بگڑ کر بولا۔ "ہماری جیبیں بالکل خالی ہیں۔ رات کے کھانے تک کے پیسے نہیں ہیں"۔

"اوہ" اجنبی نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ "آج کل اتنی تنگدستی میں گزر رہی ہے"۔

"ستارے بھی کبھی گردش میں آتے ہیں"۔ فونی نے منہ بنا کر کہا۔

"کافی دن سے کوئی کام نہیں ملا تھا"۔

"میرے لئے مستقل طور پر کام کیا کرو۔ مالا مال کر دوں گا"۔

"وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔۔ فی الحال اس کام کی بات چیت مکمل کرو"۔

"وہ تو مکمل ہو گئی۔۔۔ اب باقی کیا رہا ہے"۔

"اس عمارت کا پتہ جہاں ہمیں پہنچنا ہے"۔

"وہ میں تم کو دیے دیتا ہوں"۔ اجنبی نے اپنی جیب سے کاغذ کی ایک چٹ نکالی جس پر پتہ ٹائپ تھا۔

"اب میں چلوں گا"۔ اجنبی نے فونی کو پتہ دے کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنا نام نہیں بتایا"۔

"میکن ٹیوش"۔

"فرضی نام معلوم ہوتا ہے"۔ چیانگ غرایا۔

"اگر فرضی بھی ہو تو اس سے تمہیں کیا لینا"۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے" فونی جلدی سے بولا۔

چیانگ برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

فونی اس اجنبی کو دروازے کے باہر تک چھوڑنے گیا۔۔۔ چیانگ نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی تھی۔۔۔۔ اس نے اجنبی کو کہتے سنا۔

"ٹھیک ساڑھے بارہ بجے پہنچ جانا"۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"بالکل.... بالکل"۔

"کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہو گی"۔

"پیسہ لینے کے بعد کوئی گڑبڑ کرنا ہمارے اصول کے خلاف ہے"۔

"میں تمہارے ساتھی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں"۔

"اس کی فکر مت کرو.... میں اسے سمجھا لوں گا"۔

فوئی جب واپس آیا تو چیانگ خشک لہجے میں بولا۔

"تم نے اچھا نہیں کیا فوئی"۔

"تمہارا تو دماغ خراب ہے۔ دو چار فاقے ہو جاتے تو طبیعت ٹھکانے لگ جاتی.... آخر اس کام میں برائی کیا ہے؟"

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ معاملہ کسی کے قتل سے بھی زیادہ سنگین ہے"۔

"وہم ہے تمہارا.... آخر یہ کیوں سوچ رہے ہو تم؟"

"وہ خود ہی ان لڑکیوں سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کرتا"۔

"وہ بتا تو گیا ہے کہ کسی وجہ سے ان لڑکیوں کے سامنے نہیں آنا چاہتا"۔

"میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں"۔ چیانگ آہستہ سے بولا۔

○

اس روز آئیڈیل اسٹوڈیو کے سیکنڈ فلور پر کافی رونق تھی۔ کسی فلم کے لیے رقص فلمایا جا رہا تھا.... فلمی دنیا کی مشہور معروف اور مقبول ترین رقاصہ پکھراج سیٹ پر موجود تھی.... کسی اور رقاصہ کا کام ہوتا تو شاید سیٹ پر اتنے لوگ نہ ہوتے۔ پکھراج نہ صرف یہ کہ اپنے فن میں ماہر تھی بلکہ اس کا حسن و شباب بھی نہ جانے کتنوں کو دیوانہ بنائے رکھتا تھا۔

لیکن عمران؟.... وہ شامی کباب کا دیوانہ تو بن سکتا تھا لیکن کسی کے حسن و شباب کا دیوانہ بننے کی توفیق اسے کبھی نہیں نصیب ہوئی تھی.... پھر آخر وہ سیٹ پر کیوں موجود تھا؟

تین بجے سے رات کے گیارہ بجے تک شفٹ بک تھی گزشتہ سات گھنٹوں سے برابر کام ہو رہا تھا اور سیٹ پر عمران کی موجودگی کو بھی اتنی ہی دیر ہو چکی تھی.... وہ ایک فلمی اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ یہاں آیا تھا جس سے اس کی پرانی یاد اللہ تھی۔

ایڈیٹر ایک گھنٹے بعد ہی وہاں سے چلا گیا تھا لیکن عمران نے ان سات گھنٹوں میں اپنی کرسی سے حرکت نہیں کی تھی اور بڑے والہانہ انداز میں

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

پکھراج کی طرف دیکھے جا رہا تھا.... اس کے چہرے سے مادر زاد قسم کی عاشقی ٹپکی پڑ رہی تھی اور یہ کہنا تو بیکار ہی ہو گا کہ عاشق کے جذبات کے ساتھ ساتھ حماقت کے جلوے بھی تھے۔

گزشتہ ایک گھنٹے سے شاید پکھراج نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ آج اس کا ایک بہت ہی مستقل مزاج قسم کے عاشق سے پالا پڑنے والا ہے۔

ساڑھے دس بجے تک آدھا رقص فلم بند کیا جا چکا تھا۔ شفٹ کا وقت ختم ہونے میں ابھی پچیس منٹ باقی تھے لیکن ڈائریکٹر نے شوٹنگ پیک اپ کر دی۔

پکھراج سیدھی عمران کی طرف آئی.... عمران کے بائیں ہاتھ پر بیٹھا ہوا آدمی ابھی ابھی اٹھ کر سیٹ سے باہر جا چکا تھا۔ پکھراج اسی کرسی پر بیٹھ گئی اور عمران بے حد نروس نظر آنے لگا.... پھر ایسا معلوم ہوا تھا جیسے وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگ نکلے گا لیکن دوسرے ہی لمحے پکھراج نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

"ہیلو" وہ بڑے دلکش انداز میں مسکرائی تھی۔

عمران جلدی جلدی پلکیں جھپکاتا ہوا اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا تم مجھ پر عاشق ہو گئے ہو؟" پکھراج بولی۔

عمران نے بڑی آہستگی سے اثبات میں سرہلا دیا اور پکھراج کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"اتنی صفائی سے اقرار بھی کر رہے ہو"۔ پکھراج ہنستی ہوئی بولی۔

"ممی.... کہا کرتی تھیں.... ہمیشہ سچ بولا کرو"۔ عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

"اوہو!" پکھراج کی ہنسی تیز ہو گئی۔ "تم اپنی ممی کے بڑے سعادت مند بچے معلوم ہوتے ہو"۔

"ہاں" عمران نے کہا۔ "ڈیڈی کہا کرتے تھے کہ ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہوتی ہے"۔

"مذاق میں کہہ دیا ہو گا"۔

"ہو سکتا ہے"۔ عمران نے احمقانہ انداز میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "میں نے ایک بار ممی کے پیر اٹھا کر جنت دیکھنے کی کوشش کی تھی اور وہ گر پڑی تھیں.... پھر مجھے جنت تو نہیں دکھائی دی تھی البتہ ڈیڈی کا ڈنڈا کافی دیر تک نظر آتا رہا تھا۔"

عمران نے پھر اثبات میں سرہلا دیا.... اس کے انداز میں بڑی بیساختگی تھی۔ پکھراج کو یہ شبہ نہیں ہو سکا کہ وہ ایکٹنگ کر رہا ہو گا.... وہ اسے نرا احمق سمجھ رہی تھی۔

"مس پکھراج" فلم کا ڈائریکٹر آواز دیتا ہوا قریب آیا اور بولا۔ "آپ کچھ پینا پسند کریں گی"۔

"اوہ.... نہیں.... شکریہ اب میں گھر جا رہی ہوں"۔

فلم ڈائریکٹر ٹٹولنے والی نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ ابھی ابھی میرے دوست بنے ہیں"۔ پکھراج مسکراتی ہوئی بولی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"مسٹر.... مسٹر....؟"

"عمران.... علی عمران" عمران شرماتے ہوئے انداز میں بولا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی" فلم ڈائریکٹر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ مقصد ظاہر ہے کہ مصافحہ ہو گا لیکن عمران اس طرح ادھر ادھر سے اس کا ہاتھ دیکھنے لگا جیسے اس میں پھنسیاں نکل آئی ہوں اور پھر ہکلاتا ہوا بولا۔

"مم.... میں پامسٹ نہیں ہوں"۔

پکھراج نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور عمران کا بازو پکڑتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"آؤ اب چلیں"۔ پکھراج نے عمران سے اس طرح کہا جیسے کسی بچے سے مخاطب ہوتی ہو۔

اب فلم ڈائریکٹر بھی اس طرح مسکرا رہا تھا جیسے عمران کو پرلے درجے کا گاودی سمجھ رہا ہو۔

پکھراج عمران کا بازو پکڑے ہوئے اسے اسٹوڈیو کی عمارت سے باہر نکال لائی۔

مم.... میں.... گھر جاؤں گا"۔ عمران نے تھوک نگل کر کہا۔

"ارے واہ.... ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ مجھ پر عاشق ہو گئے ہو"۔

عمران بڑی بے بسی سے پکھراج کی طرف دیکھنے لگا.... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے ڈر ہو کہ پکھراج اسے پٹوا دے گی.... اس کا بازو اب بھی پکھراج کی گرفت میں تھا۔

"آؤ آؤ" پکھراج نے پچکارتے ہوئے کہا"۔ ہم کسی ہوٹل میں چل کر کھانا کھائیں گے.... میں تھک گئی ہوں اس لئے کچھ وقت تفریح میں گزارنا چاہتی ہوں"۔ میرا خیال ہے کہ تم اپنے دوستوں کو تفریح کا کافی سامان بہم پہنچاتے ہو گے"۔

عمران اس طرح پکھراج کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کا مطلب نہ سمجھ سکا ہو۔

"تمہارا بینک بیلنس تو کافی ہو گا۔ پکھراج بولی۔

"کیوں" عمران پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"صرف وہی لوگ مجھ سے عشق کرتے ہیں جن کا بینک بیلنس مناسب ہوتا ہے"۔

"مم.... میں زیادہ دولت مند نہیں ہوں"۔

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ عشق کرنے کے لئے دولت ضروری ہوتی ہے"۔

"مجھے نہیں معلوم تھا"۔ عمران نے بڑی بے بسی سے کہا۔

"خیر.... آؤ" پکھراج نے ہنستے ہوئے کہا اور نیلے رنگ کی ڈاٹسن کا دروازہ کھولتی ہوئی بولی"۔ بیٹھو۔

دوسری طرف کا دروازہ کھول کر پکھراج ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور انجن اسٹارٹ کر دیا۔

عمران اگر اپنی کار میں یہاں آیا ہوتا تو اسے اس کی فکر ہوتی لیکن

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

آج اس نے کار اپنے گیراج ہی میں چھوڑ دی تھی.... اس کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی بس موج تھی قلندر کی وہ اپنے دوست کے ساتھ ٹیکسی میں یہاں آیا تھا۔

اسٹوڈیو سے ایک سڑک شہر کی طرف جاتی تھی اور دوسری سینٹ لارنس کالونی کی طرف... اسٹوڈیو سے کالونی تک کا راستہ چار میل کا تھا... پکھراج نے کار اسی سڑک پر موڑی تھی اور پھر اس نے کہا تھا۔

"پہلے میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں.... پندرہ منٹ میں لباس تبدیل کر لوں گی اور پھر ہم ٹپ ٹاپ نائٹ کلب چلیں گے"۔

"میں.... میں.... کلب نہیں جاؤں گا"۔

"کیوں"۔

"ممی کہتی ہیں اچھے بچے کلب نہیں جاتے"۔

"تمہاری ممی کے جسم میں کوئی چیچڑ قسم کی روح معلوم ہوتی ہے"۔

"ارے.... اے.... خبردار" عمران نے ہانک لگائی۔ "اگر مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ابھی سے میری ماں کی توہین کرنا شروع کر دو"۔

"ابھی سے کیا مطلب"۔

"جب.... بعد میں تو.... رشتہ ہی ایسا ہو جاتا ہے.... کہ.... کہ...."

عمران ہکلا کر چپ ہو گیا۔

پکھراج نے حیرت سے منہ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھا اور پھر بولی۔

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تم سے شادی کر لوں گی"۔

"نہیں کرو گی" عمران نے افسردگی سے پوچھا۔

پکھراج نے ایک طویل سانس لی اور پھر کہا"۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم کس قسم کے آدمی ہو.... مجھے بیوقوف بنا رہے ہو یا سچ مچ چغد ہو"۔

"تم خود چغد" عمران نے بھنائے ہوئے انداز میں کہا۔ "ابھی تم میری ماں کی توہین کر رہی تھیں اور اب میری توہین کرنے لگیں... واہ! یہ اچھی رہی.... میں ان میاؤں میں سے نہیں ہوں جو اپنی جورو کی بات برداشت کر لیتے ہیں"۔

"تم واقعی عجیب ہو" پکھراج کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

عمران اس طرح منہ پھلا کر بیٹھ گیا جیسے ساری دنیا سے بیزار ہو گیا ہو۔

کار تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھی۔ نصف سفر طے ہو چکا تھا.... سڑک دور تک سنسان اور تاریک پڑی ہوئی تھی.... پوری سڑک پر کسی جگہ بھی کوئی الیکٹرک پول نہیں تھا۔

"ارے" پکھراج ہنستی ہوئی بولی۔ "اب کیا تم روٹھنے کی کوشش کر رہے ہو"۔

"کیوں نہ کروں" عمران نے تیوری پر بل ڈال کر اس طرح کہا۔ جیسے روٹھنا اس کا جدی و پشتی حق ہو۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"ارے ارے۔ بائیں"۔ وہ چیخا۔

پکھراج نے سڑک پر ایک کانٹے دار تار پھیلا ہوا دیکھا تھا اور اسی کی وجہ سے بریک لگائے تھے.... وہ آہنی تار بائیں جانب کے ٹیلوں سے نکل کر دائیں جانب کے نشیب تک چلا گیا تھا۔

لیکن گاڑی کی رفتار کافی تیز تھی.... بریک لگتے لگتے بھی وہ اس تار تک پہنچ گئی اور پھر یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے.... وہ دھماکے گاڑی کے پیچھے ہوئے تھے.... غالباً" دو ٹائر برسٹ ہوئے تھے.... گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی اور پکھراج نے غصیلی آواز میں کہا۔

"یہ آوارہ گرد لونڈوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے"۔

"کیا مطلب"۔

"نہیں"۔

پکھراج نے انجن بند کیا اور برا سا منہ بنائے ہوئے گاڑی سے اتری۔

لیکن عمران اس طرح چوکنا نظر آنے لگا تھا جیسے کوئی ہرن شکاریوں کی آہٹ سن لیتا ہے۔

وہ تار پہیوں میں اس بری طرح الجھا تھا کہ اسے الگ کرنا مشکل تھا.... پہیئے گاڑی سے الگ کئے بغیربات نہ بنتی لیکن نہیں.... تسلی بخش طور پر تو بات اس صورت میں بھی نہ بنتی کیونکہ دو ٹائر برسٹ ہوئے تھے.... گاڑی کی ڈکی میں زیادہ سے زیادہ ایک فالتو ٹائر ہو سکتا تھا،اور اس کی موجودگی بھی یقینی نہیں تھی۔

پکھراج ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑائے جا رہی تھی.... عمران بھی گاڑی سے اتر آیا تھا اور اس کی چوکنی نظریں اردگرد پھیلی ہوئی تاریکی کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اب کیا ہو گا"۔ پکھراج پریشان ہو کر بولی۔ "ڈیڑھ دو میل کا راستہ باقی ہے۔ کیا پیدل ہی چلنا پڑے گا"۔

عمران بلا تکلف سڑک پر بیٹھ گیا اور بولا۔ "میرے کندھوں پر بیٹھ جاؤ میں تمہیں گھر تک پہنچا دوں گا"۔

"فضول باتیں نہ کرو"۔ پکھراج نے جھلا کر کہا۔

"ارے واہ" عمران کھڑا ہو کر ہاتھ نچاتا ہوا بولا۔ "فرہاد نے نہر کھود

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کر پہاڑ... نن... نہیں... پہاڑ کھود کر نہر نکال دی تھی... میں کیا تمہارے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتا"۔

"تم واقعی احمق ہو" پکھراج پیر پٹخ کر بولی۔

"ارے جاؤ!... اب تم مجھے جاہل بھی سمجھ رہی ہو... مجھے کیا معلوم نہیں کہ عشق کرنے والوں کو پاگل تو کہا جاتا ہے لیکن احمق نہیں کہا جاتا... وہ جو ایک شعر ہے کہ... خلل ہے دماغ کا... ہاں"۔

پکھراج نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے عمران کو گھور رہی تھی اور عمران سوچ رہا تھا کہ شاید اسے وہم ہی ہوا تھا... اگر کوئی خطرے کی بات ہوتی تو شک کچھ نہ کچھ سامنے آ چکا ہوتا... ممکن ہے تار بچھانے والی شرارت پکھراج کے خیال کے مطابق آوارہ گرد لونڈوں ہی کی ہو۔

"وہ کوئی گاڑی"۔ اچانک پکھراج پر مسرت لہجے میں بولی۔

کالونی کی طرف سے کوئی کار آ رہی تھی۔

"اللہ تیرا شکر ہے"۔ عمران بڑبڑایا۔ کندھے پر اٹھا کر لے چلنے والی بات تو میں نے یونہی کہہ دی تھی"۔

"اب تم یہیں سے دفع ہو جاؤ" پکھراج نے منہ بنا کر کہا۔ اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا اور اب وہ عمران کی احمقانہ سے لطف اندوز ہونا نہیں چاہتی تھی۔

عمران خاموش رہا... پکھراج سڑک کے وسط میں کھڑی ہو کر ہاتھ ہلانے لگی۔ آنے والی کار کی ہیڈ لائیٹس نے اسے اور عمران کو احاطے میں لے لیا... پھر بریک لگے اور کار ان کے قریب آ کر ایک ہلکے سے دھچکے کے ساتھ رک گئی۔

وہ ایک پرانی اسٹین تھی... ایک آدمی ڈرائیور کر رہا تھا اور دوسرا پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے؟" پچھلی نشست پر بیٹھا آدمی انگریزی میں بولا۔ لہجہ بھی غیر ملکیوں ہی کا سا تھا۔

نہ جانے کیوں عمران نے الووں کی طرح دیدے نچائے تھے۔

"ارے یہ تو انگریز معلوم ہوتا ہے"۔ پکھراج نے بڑی بے بسی سے کہا۔ غالباً" وہ انگریزی نہیں جانتی تھی... وہ عمران سے بولی۔ "اگر تم انگریزی جانتے ہو تو اس سے کہو کہ یہ ہمیں کالونی تک پہنچا دے۔

"یہاں ایک تار بچھا ہوا ہے مسٹر" عمران نے انگریزی میں کار والے سے کہا"۔ اس کے کانٹوں نے ہماری گاڑی کے دو ٹائر برسٹ کر دیئے ہیں... جب تک وہ تار نہ ہٹایا جائے تم ادھر سے نہیں گزر سکتے۔ تمہیں کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا"۔

"تم لوگ کہاں جاؤ گے؟" غیر ملکی نے پوچھا۔

"ہم پیدل چلے جائیں گے۔ تم پرواہ نہ کرو"۔ عمران نے کہا اور پھر پلٹ کر اردو میں پکھراج سے بولا۔ "وہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں نہیں لے جا سکتا"۔

"بڑا بدتمیز آدمی ہے"۔ پکھراج نے غصیلی آواز میں کہا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

”یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے میم صاحب“ ڈرائیونگ پر بیٹھا ہوا آدمی اردو میں بولا۔ ”میرے صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ جہاں کہیں گی آپ کو پہنچا دیا جائے گا“۔

”خدا غارت کرے“ عمران دانت پیس کر بولا۔ اس کے سان و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی اردو بولنے والا ہو گا... اندھیرے کی وجہ سے اس کی شکل تو دکھائی نہیں دی تھی کہ عمران اس کی قومیت کا اندازہ لگا لیتا۔

”اس کا کیا مطلب ہوا۔“ پکھراج نے غصیلی آواز میں کہا۔ وہ عمران کو گھور رہی تھی۔

”آپ ہماری گاڑی میں بیٹھ جائیے میم صاحب“ ڈرائیونگ کرنے والے نے کہا۔ ”ہم آپ جہاں کہیں گی اتار دیں گے“۔

پکھراج نے ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ عمران نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

”تم ان لوگوں کے ساتھ ہرگز نہیں جا سکتیں“۔

”ارے ارے کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟“

”مجھے تم سے عشق ہے۔ میں تم کو کسی دوسرے کے ساتھ نہیں جانے دوں گا“۔

ڈرائیونگ کرنے والے نے مڑ کر غیر ملکی سے کچھ کہا اور دوسرے ہی لمحے غیر ملکی گاڑی سے اتر آیا... اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

”لڑکی کو چھوڑ دو ورنہ میں تم کو گولی مار دوں گا“۔

”مار کر دیکھو... میں بھی تم کو آنکھ مار دوں گا“۔ عمران نے بگڑ کر کہا۔

”نہیں نہیں“ پکھراج چیخ پڑی۔ وہ ریوالور دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

”آپ گاڑی میں آ جائیے میم صاحب“ ڈرائیور بولا۔ ”صاحب اس لفنگے کو ٹھیک کر دیں گے... یہ تار سڑک پر اسی نے بچھایا ہو گا۔ یہ اس ویران جگہ پر آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کرنا چاہتا ہو گا“۔

”ابے او! لفنگا ہو گا تیرا باپ... تیرا دادا...“ یہ عمران نے ہانک لگائی۔

”تم لڑکی کو چھوڑتے ہو یا میں فائر کروں“ غیر ملکی پھر غرایا۔

”آپ آیئے میم صاحب“ ڈرائیور پھر بولا۔

لیکن اب پکھراج بھی ان لوگوں کی طرف سے کھٹک گئی تھی... اتنی سی بات پر ریوالور نکال لینے والے اچھے لوگ نہیں ہو سکتے تھے۔

”نن... نہیں...“ پکھراج ہکلاتی ہوئی بولی۔ ”تم اپنے صاحب سے کہو کہ وہ کوئی ہنگامہ نہ کرے۔ میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گی“۔

عمران اس چکر میں تھا کہ کسی طرح غیر ملکی کے ریوالور پر ہاتھ ڈال دے لیکن غیر ملکی بے حد چوکنا تھا۔

اچانک ڈرائیور بھی گاڑی سے اتر آیا اور انگریزی میں غیر ملکی سے بولا۔

”وہ بھڑک گئی ہے۔ ہمارے ساتھ نہیں جانا چاہتی“۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"زبردستی کھینچ لے چلو" غیر ملکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس کے ریوالور کی نالی بدستور عمران کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

ڈرائیور پھراج کی طرف جھپٹا اور پھراج چیخ مار کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی کلائی اب بھی عمران کی گرفت میں تھی۔

ڈرائیور عقاب کی طرح جھپٹا تھا لیکن پھر پھراج کو یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ کسی ہلکی پھلکی گیند کی طرح فضا میں کیسے اچھل گیا تھا.... پھراج نے صرف اتنا ہی دیکھا تھا کہ عمران کے دائیں ہاتھ اور ایک ٹانگ نے بڑی مشینی انداز میں حرکت کی تھی نہ جانے اس نے کون سا داؤ مارا تھا۔

ڈرائیور اچھل کر غیر ملکی پر جا گرا اور وہ دونوں ہی تلے اوپر ڈھیر ہو گئے۔ اگر کہیں بوکھلا ہٹ میں غیر ملکی کی انگلی ٹریگر پر دب جاتی تو ڈرائیور کا کام تمام تھا۔

اچانک عمران نے پھراج کو اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ نشیب میں لڑھکتی چلی گئی.... اس کے منہ سے ڈری ڈری سی آوازیں نکل رہی تھیں۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ لڑھک رہا تھا لیکن پھراج کو تو اپنا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

جب پھراج کے حواس کچھ بحال ہوئے تو اس نے محسوس کیا کہ وہ تاریک فضا میں اڑی چلی جا رہی ہے.... یہ بات اس کی سمجھ میں چند لمحے بعد آئی تھی کہ وہ کسی آدمی کے کندھے پر ہے اور وہ بڑی تیزی سے دوڑ رہا ہے.... پھراج نے مچل کر نیچے آ جانا چاہا لیکن ناکام رہی.... اس کی کمر پر

ایک مضبوط ہاتھ کی گرفت تھی۔

"چپ چاپ پڑی رہو۔ خدا تم سے سمجھے"۔ عمران کی آواز سنائی دی۔

پھراج دم بخود رہ گئی.... وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کوئی شخص اسے اٹھا کر اتنی تیز رفتاری سے دوڑ سکتا ہے۔

عمران اونچے نیچے راستے پر پوری قوت سے دوڑ رہا تھا.... تاریکی میں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا جس کی وجہ سے وہ دو مرتبہ گرتے گرتے بچا.... وہ سینٹ لارنس کالونی کی طرف دوڑ رہا تھا۔

عقب میں کافی دور ٹارچ کی روشنی متحرک نظر آئی تھی.... دشمن ان کی تلاش میں تھا لیکن اب اس کے فرشتے بھی ان کو نہیں پا سکتے تھے۔

آخر کار عمران کالونی کے علاقے میں داخل ہو گیا.... ساڑھے گیارہ بج چکے تھے.... کالونی میں سناٹا چھایا ہوا تھا البتہ عمارتوں کی کھڑکیوں میں روشنی نظر آ رہی تھی۔

"اب مجھے اتار دوں" پھراج منمنائی۔

عمران نے رک کر اسے اتار دیا اور ہانپتا ہوا بولا۔

"خدا غارت کرے میری زبان کو جو کچھ کہتا ہوں یوں ہو جاتا ہے.... کاش میں نے یہ کہا ہوتا کہ میں خود تمہارے کندھے پر چڑھ کر یہاں تک آؤں گا۔

کوئی اور موقعہ ہوتا تو پھراج اس بات پر بے تحاشہ ہنستی لیکن اس

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

وقت وہ سرا سیمگی کی حالت میں تھی۔۔۔ خوفزدہ وہ نظروں سے ادھر دیکھ رہی تھی جدھر سے وہ دونوں یہاں تک پہنچے تھے۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ کون تھے" پکھراج اٹک اٹک کر بولی۔

"تمہارے ہی رشتے دار ہوں گے"۔

"میں انہیں نہیں جانتی"۔

"ارے واہ! تو پھر کیا وہ تمہیں خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تھے"۔

تم سمجھتے کیوں نہیں"۔

"کیا سمجھوں۔۔۔ کچھ سمجھاؤ تو"۔

"وہ مجھے اغوا کرنا چاہتے تھے"۔

"ارے باپ رے" عمران کے منہ سے نکلا اور پھر وہ اس طرح چپ ہو گیا جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ قدرے توقف سے بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اگر وہ اتنے خطرناک آدمی تھے تو مجھے ان سے نہیں ٹکرانا چاہئے تھا۔۔۔ اگر اب وہ کبھی مجھے ہی اغوا کر لے گئے تو میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ جاؤں گی۔۔۔ سوری! رہ جاؤں گا۔ جلدی بھاگو یہاں سے تمہارا گھر کہاں ہے"۔

"قریب ہی ہے"۔

"ارے تو چلو نا۔۔۔ کھڑی کیوں ہو"۔

"پکھراج کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ وہ بھرائی آواز میں بولی۔

"مجھے سہارا دو"۔

"ارے تو کندھے ہی پر چڑھی رہتیں۔۔۔ اترنے کو کس نے کہا تھا۔۔۔

پکھراج خاموش رہی۔۔۔ وہ عمران کا سہارا لئے ہوئے قدم اٹھا رہی تھی۔ "تم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ وہ مجھے اغوا کرنا چاہتے ہیں۔" پکھراج بولی۔

"واہ میں کیوں سمجھتا"۔

"جھوٹ مت بولو۔ تم سمجھ گئے تھے۔۔۔ اسی لئے تم نے مجھے ان کے ساتھ جانے سے روکا تھا۔۔۔ میرے خدا۔۔۔ اگر تم نہ ہوتے تو میرا کیا حشر ہوتا۔۔۔ تم بہت چالاک ہو تم نے ان کے ارادے کو تاڑ لیا تھا"۔

عمران خاموش رہا اور پھر چند لمحے بعد بڑ بڑانے لگا۔ "ایسی تیسی میں گیا عشق۔۔۔ ایسے دھاک رقیبوں سے کون بچے گا۔۔۔ اگر کہیں وہ ریوالور چل جاتا تو میری ننھی سی جان بلبلا کر رہ جاتی۔۔۔ اسی لئے کنفیوشش نے کہا تھا کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ " عمران اس انداز میں خاموش ہوا تھا جیسے کنفیوشس کا قول یاد کر رہا ہو۔

پکھراج کا بنگلہ قریب ہی تھا۔

ملازمین نے پکھراج کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دیکھیں تو اس کے گرد جمع ہونے لگے۔

"جاؤ" عمران نے ملازمین سے کہا۔ "پھاٹک پر نظر رکھو۔۔۔ اگر کوئی شخص داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے باندھ لینا"۔

"اوہ" پکھراج لڑکھڑا گئی۔ "کیا وہ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں؟"

"امکان تو بہرحال ہے"۔

Hameedi@pakistanipoint.com
WALTHAM FOREST PUBLIC LIBRARIES

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"مجھے فوراً" پولیس کو فون کرنا چاہئے"۔

"ضرور کرو" عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

پکھراج اس کمرے میں آئی جہاں فون تھا... اس نے پولیس کو فون کیا... جب وہ ریسیور رکھ کر مڑی عمران کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔

"تم سو رہے ہو"۔ پکھراج بولی۔

"آں" عمران نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

پکھراج چند لمحے خاموشی سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو"۔

"ہائیں" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنا جسم ٹٹولنے لگا اور پھر بڑی پر اعتماد قسم کی مسکراہٹ کے ساتھ بولا"۔ "میں وہی ہوں... یعنی کہ... علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ گوروا سپور"۔

"تم بہت خطرناک آدمی معلوم ہوتے ہو"۔

"ارے جاؤ" عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔"کبھی احمق کہتی ہو کبھی چالاک کہتی ہو اور اب خطرناک کہہ دیا... تھوڑی دیر بعد کہو گی... کہو گی کہ میں ملٹا کماری ہوں... واہ یہ اچھی رہی"۔

پکھراج کے ہونٹوں میں پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

○

فریدہ فلم کی مقبول ترین ہیروئن تھی... مقبول ترین تھی اس لیے مصروف ترین بھی ہونا چاہیے تھا... بعض اوقات اسے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر چار چار فلموں کی شوٹنگ میں حصہ لینا پڑتا تھا... آج بھی وہ ایک پہاڑی علاقے میں ایک فلم کی شوٹنگ ختم کر کے بذریعہ طیارہ نو بجے رات دارالحکومت پہنچی تھی اور پھر اسے آرام کرنے کے لئے بمشکل ایک گھنٹہ مل سکا تھا...

اسٹوڈیو جانے کے لئے اس کی شاندار مرسیڈیز اس کی کوٹھی کے پھاٹک سے نکلی اور سڑک پر فراٹے بھرنے لگی... گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا... فریدہ پچھلی نشست پر اپنے باپ قدیر خان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی... قدیر خان کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ رہی ہو گی... دھان پان سا آدمی تھا... اتنا ہی دھان پان کہ اس کے نام میں "خاں" کا اضافہ بڑا مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا... وہ ہمہ وقت فریدہ کے ساتھ رہتا تھا... اسے خدشہ رہتا ہو گا کہ اگر فریدہ کا کسی عشق لڑ گیا تو وہ عشق شادی ہی پر منتج ہو گا اور پھر گویا ایک سونے کی چڑیا قدیر خاں کے ہاتھ سے نکل جائی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

لیکن قدیر خاں کا وجود اور عدم وجود برابر ہی تھا.... ہر وقت نشے میں دھت رہتا.... اس وقت بھی بوتل اس کے ہاتھ میں تھی.... وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے رائی کی خالص وہسکی کا چھوٹا سا گھونٹ لے لیتا.... لوگوں نے اسے شراب کی بوتل کے بغیر کبھی نہیں دیکھا تھا۔

گاڑی تیز رفتاری سے فراٹے بھر رہی تھی.... فریدہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی.... وہ ہمیشہ ہی نہ جانے کن خیالوں میں کھوئی رہتی تھی اور اس کی آنکھوں میں ایک نامعلوم سی اداسی کی دھندلی دھندلی سی پرچھائیاں رقص کرتی رہتی تھیں .... وہ بہت کم گو تھی عام فلمی تتلیوں سے بہت مختلف .... لوگوں نے شاذو نادر ہی مسکراتے دیکھا تھا.... فلمی حلقوں میں اور فلمی اخباروں تک میں ....اس قسم کی باتیں شائع ہوتی رہتی تھیں کہ فریدہ کو اندر ہی اندر کوئی غم کھائے جا رہا ہے.... لیکن وہ غم کیسا تھا؟ اس کی نشاندہی کسی نے نہیں کی تھی۔

گاڑی ایک ہلکے سے دھچکے کے ساتھ رکی.... فریدہ بدستور اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی دروازہ کھول کر نیچے اتری.... ارے.... اور پھر ایک جھٹکے سے جہاں تھی وہیں رک گئی.... حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

گاڑی کسی عمارت ہی کے احاطے میں رکی تھی لیکن وہ احاطہ اسٹوڈیو کا ہرگز نہیں تھا.... وہ تو کوئی رہائشی عمارت معلوم ہوتی تھی۔

"یہ تم کہاں آ گئے ڈرائیور" فریدہ نے تیز لہجے میں کہا۔

ڈرائیور گاڑی سے اتر آیا تھا.... اسے دیکھتے ہی فریدہ کے ذہن کو

دوسرا جھٹکا لگا.... یہ اس کا ڈرائیور نہیں تھا.... کوئی اجنبی صورت تھی لیکن وہ فریدہ کے ڈرائیور کی وردی پہنے ہوئے تھا.... ٹوپی بھی ویسی ہی تھی۔

فریدہ کے ذہن کو تیسرا جھٹکا اس وقت لگا جب اس نے خود کو تین آدمیوں کے نرغے میں پایا.... یہاں اندھیرا تھا اس لئے ان آدمیوں کی شکلیں نہیں دکھائی دی تھیں .... ان میں سے ایک نے بڑی سختی سے فریدہ کا بازو پکڑ لیا۔

"ارے ارے.... قدیر خاں چیختا ہوا گاڑی سے نیچے اترنے لگا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے یہ کیا غنڈہ گردی ہے" میں پولیس.... پولیس.... ہیلپ.... ہیلپ...." اس کی آواز حلق میں گھٹ کر رہ گئی.... نقلی ڈرائیور نے اس کا منہ دبا دیا تھا۔

فریدہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا تھا.... دہشت سے سارے جسم میں سنسنی پھیل گئی تھی.... اس نے چیخنا چاہا مگر آواز نہیں نکل سکی .... پھر اچانک اس کی کنپٹی پر کسی سخت چیز کی ضرب لگی .... آنکھوں کے آگے تارے ناچ گئے اور پھر دوسرے لمحے وہ تارے گھپ ٹوپ تاریکی میں چھپ چکے تھے۔

ہوش میں آنے پر اس نے خود کو ایک کمرے میں تنہا پایا۔ وہ ایک آرام دہ کرسی پر پڑی ہوئی تھی.... بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پلکیں جھپکا جھپکا کر چاروں طرف دیکھنے لگی.... کمرہ سستے قسم کے فرنیچر سے آراستہ تھا۔ سامنے والی دیوار میں دو کھڑکیاں تھیں جن کے بیچ میں ایک

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

دروازہ تھا.... فریدہ ڈگمگاتے قدموں سے اس کی طرف بڑھی.... اسے کھولنا چاہا مگر ناکام رہی .... وہ باہر سے بند تھا.... اس کے بعد فریدہ نے کھڑکیوں پر طالع آزمائی کی.... کھڑکیاں خیر.... کھل تو گئیں مگر ان کو نکاسی کا ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا تھا.... دونوں ہی کھڑکیوں میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں .... دوسری طرف راہداری تھی۔

فریدہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو چکی تھیں .... خدایا یہ کیا اسرار ہے.... کیا اب ساری زندگی یہی سب کچھ ہوتا رہے گا۔

ابھی پندرہ ہی دن قبل وہ ایک ایسے ہی حادثے سے دو چار ہو چکی تھی لیکن وہ حادثہ اس کے اپنے ملک میں نہیں پیش آیا تھا۔

ایک کمیونسٹ ملک کے دارالحکومت میں فلمی میلہ منعقد ہوا تھا.... اس میلے میں فریدہ ہی کی ایک فلم بھیجی گئی تھی اور اس کے ساتھ جو فلمی وفد گیا تھا اس کی قیادت بھی فریدہ ہی نے کی تھی.... وہاں ان لوگوں کا قیام وہاں کے سب سے بڑے ہوٹل میں تھا لیکن اس بڑے ہوٹل سے بھی فریدہ کو پراسرار طور پر غائب کر دیا گیا تھا.... صرف فریدہ ہی کو نہیں بلکہ مشہور رقاصہ پکھراج کو بھی جو اس وفد میں شامل تھی۔

وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں سوئی تھیں مگر جب ان کی آنکھ کھلی تھی تو انہوں نے خود کو ایک اجنبی جگہ پر پایا تھا.... ان کے گرد کئی نقاب پوش موجود تھے اور ان میں سے ایک نقاب پوش کی آنکھیں؟

فریدہ اس وقت بھی ان آنکھوں کو یاد کر کے کانپ گئی.... بڑی

خوفناک آنکھیں تھیں .... سرخ.... انتہائی سرخ.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے نقاب کے سوراخوں میں دو انگارے دہک رہے ہوں۔

فریدہ اور پکھراج کو جس طرح غائب کیا گیا تھا اسی پراسرار طریقے سے واپس بھی پہنچا دیا گیا تھا اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکی تھی۔

دوسری صبح جب ان دونوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ واقعہ بتایا تو وہ لوگ مذاق اڑانے لگے.... بات ہی ناقابل یقین تھی.... ان لوگوں کے خیال میں یہ ناممکن تھا کہ انہیں اغوا کر کے واپس بھی پہنچا دیا جاتا اور ہوٹل والے اس سے بے خبر رہ جاتے.... اس کے علاوہ ان دونوں کا بیان بھی عجیب سا تھا.... انہوں نے بتایا تھا کہ ان خوفناک آنکھوں نے ان سے کچھ باتیں کی تھیں مگر ان کو یہ یاد نہیں رہا کہ وہ کیا باتیں تھیں۔

کبھی نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ان دونوں نے خواب دیکھا ہو گا لیکن یہ خیال ظاہر کرنے والے خود بھی حیران تھے.... ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ دو مختلف کمروں میں سونے والے دو افراد یکساں خواب دیکھیں۔

اخباری نمائندے تقریباً ہر وقت ہر فلمی وفد کے ارکان کے پیچھے لگے رہتے تھے لہٰذا فریدہ اور پکھراج کی کہانی ان کے علم میں بھی آ گئی.... اخبارات میں بڑی سنسنی خیز سرخیاں جمائی گئیں اور اخبارات میں یہ بات آنے کی دیر تھی کہ کمیونسٹ ملک کا محکمہ سراغرسانی حرکت میں آ گیا.... فریدہ اور پکھراج سے لگاتار دو دن تک پوچھ گچھ ہوتی رہی مگر وہ دونوں جو

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کہانی سنا چکی تھیں اس میں ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کر سکیں۔

پھر بعد میں وہاں اس قسم کی افواہیں اڑنے لگیں کہ ان دونوں نے محض سنسنی پھیلانے کے لئے یہ کہانی گڑھی تھی۔

بہرحال وہ واقعہ اس وقت فریدہ کے ذہن میں تازہ ہو چکا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ کیا پھر انہیں خوفناک آنکھوں سے واسطہ پڑے گا؟

فریدہ پھر اسی آرام کرسی پر آ بیٹھی... وقت گزرتا رہا... اس دوران میں فریدہ کو اپنے باپ کا بھی خیال آیا تھا لیکن بہت سرسری طور پر... شاید اسے اپنے باپ سے کوئی جذباتی لگاؤ تھا ہی نہیں۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا... اب بارہ بجے تھے لیکن کوئی بھی اس کمرے میں نہیں آیا تھا... فریدہ پھر کرسی سے اٹھی اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی... ایک بار تو اس نے سوچا کہ چیخنا چلانا شروع کر دے لیکن پھر اس نے محسوس کیا کہ یہ حماقت ہو گی... اگر چیخنے چلانے سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا تو وہ لوگ اسے یونہی نہ چھوڑ دیتے... اس کے منہ میں کپڑا بھی ٹھونسا جا سکتا تھا۔

اچانک فریدہ کو اپنے ڈرائیور کا خیال آیا... نہ جانے اس بیچارے کا کیا حشر ہوا ہو گا... اس کی جگہ اس دوسرے آدمی نے نہ جانے کس طرح لی تھی فریدہ سوچتی رہی اور اس کا دماغ الجھتا رہا۔

آدھا گھنٹہ اور گزر گیا... عمارت میں بدستور سناٹا چھایا ہوا محسوس ہو رہا تھا... کوئی آواز نہیں تھی کوئی آہٹ نہیں تھی۔

اب یہ انتظار فریدہ کے اعصاب میں تناؤ پیدا کرنے لگا تھا وہ چاہتی تھی کہ جو کچھ ہونا ہے جلد از جلد ہو جائے... یہ سوال بڑا تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا کہ اب کیا ہو گا؟

پندرہ منٹ اور گزرے اور پھر فریدہ سنبھل کر کھڑی ہو گئی... اس نے دروازے کے باہر قدموں کی آہٹ سنی تھی... وہ دھڑکتے دل کے ساتھ... دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

دروازہ کھلا اور دو پستہ قد چینی کمرے میں داخل ہوئے... انہوں نے وہیں رک کر فریدہ کو گھور کر دیکھا پھر آگے آئے... انہوں نے دروازہ بند کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی۔

فریدہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی... وہ ان چینیوں کو دیکھ کر کچھ زیادہ ہی سراسیمہ ہو گئی تھی... نہ جانے کیوں اسے وہ دونوں چینی بہت برے آدمی معلوم ہو رہے تھے... بہت ہی برے۔

بیٹھ جاؤ... چینی نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فریدہ سے کہا۔ فریدہ کھڑی رہی۔

لڑکی... کیا تم نے سنا نہیں؟ چینی پھر بولا۔ "کیا تم انگریزی نہیں سمجھتیں؟... ہمیں تھوڑی سی دقت تو ہو گی لیکن ہم اردو بھی بول سکتے ہیں۔"

فریدہ چپ چاپ کرسی کی طرف مڑی اور بیٹھ گئی۔

"اس کا مطلب ہے تم انگریزی جانتی ہو... چینی نے پر اطمینان انداز

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

میں سر ہلایا۔

دوسرا چینی خاموش ہی رہا تھا... فریدہ ان کی طرف دیکھتی رہی... دروازہ اب بھی کھلا ہوا تھا لیکن فریدہ کو یقین تھا کہ بھاگ نکلنے کی کوشش بے سود ہی ثابت ہو گی... وہ ان دونوں چینیوں سے زیادہ پھرتیلی ثابت نہیں ہو سکتی تھی... اگر وہ کسی طرح کمرے سے نکل بھی جاتی تو وہ دونوں دوڑ کر اسے پکڑ سکتے تھے... اور پھر اس بات کی بھی ضمانت نہیں دی جا سکتی تھی کہ کمرے کے باہر کوئی اور موجود نہ ہو گا۔

"ہم تم سے دو تین سوال کریں گے۔" وہی چینی پھر بولا۔ "تم ان کا بالکل صحیح صحیح جواب دو گی... اگر نہیں دو گی تو پھر ہمیں تشدد کا ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا... ویسے مجھے امید ہے کہ تم ہمیں دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرو گی... میں تم کو یہ بھی بتا دوں کہ جھوٹ بولنے کی کوشش بے سود ہو گی... ہم اتنی زیادہ باتوں سے واقف ہیں کہ تمہارے جھوٹ کا اندازہ فوراً ہو جائے گا... میں تمہیں بتا دوں کہ ہم کیا کیا جانتے ہیں۔" چینی بغیر رکے بولتا چلا جا رہا تھا... اس کے لہجے میں سختی نہیں تھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بڑے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہو رہی ہو۔

"تم مشہور فلم اسٹار فریدہ ہو۔۔" چینی کہتا رہا۔ "تم نے کچھ دن پہلے اس فلمی وفد کی قیادت کی تھی جو ایک کمیونسٹ ملک کے فلمی میلے میں شرکت کے لئے گیا تھا... تم لوگ وہاں ایک ہوٹل میں مقیم تھے اور وہیں سے ایک رات .... ٹھہرو... پہلے مجھے کچھ دوسری باتیں بتا دینا چاہیں... اس

ملک میں کمیونسٹوں ... کے دشمن ایک مغربی ملک کے جاسوس .... سرگرم کار تھے .... ان جاسوسوں نے کمیونسٹوں کا کوئی اہم راز چرا لیا تھا غالباً" وہ وہاں کی وزارت خارجہ کے کچھ کاغذات تھے .... ان جاسوسوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ ان کاغذات کو اس ملک سے نکل لے جاتے .... مجبوراً" انہوں نے تم کو اور تمہارے وفد کی ایک رقاصہ نکھراج کو اپنا آلہ کار بنایا۔"

فریدہ نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ چینی ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"ٹھہرو مجھے اپنی بات ختم کر لینے دو... اس کے بعد جو دل چاہے کہنا۔"

فریدہ خاموش رہ گئی اور چینی کہتا رہا۔ "ان لوگوں نے تم کو ہوٹل سے اغوا کر لیا اور تم دونوں ان کا آلہ کار بننے پر آمادہ ہو گئیں .... یہ کس طرح ہوا ہو گا؟ ہم اس بات سے بے خبر ہیں .... بہرحال چند وجوہات کی بناء پر ہم یہ یقین کر لینے کے لئے مجبور ہیں کہ وہ راز تم دونوں کے حوالے کر دیا گیا تھا اور تمہیں یہ بات سمجھا دی گئی تھی کہ جب تم اپنے وطن واپس پہنچو گی تو ان جاسوسوں کے ساتھی تم سے ملیں گے اور تم وہ راز ان کے حوالے کر دو گی.... اب یہ بتاؤ کہ کیا اس مغربی ملک کے مقامی جاسوس تم سے ملاقات کر چکے ہیں.... اور کیا تم وہ راز ان کے حوالے کر چکی ہو؟"

"یہ سب باتیں بکواس ہیں میں کسی جاسوس کا آلہ کار نہیں بنی۔"

فریدہ نے جواب دیا۔

چینی نے معنی خیز نظروں سے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا۔

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

چند لمحے خاموش رہی اور پھر وہی فریدہ سے دوبارہ مخاطب ہوا۔

"اچھا۔۔ بتاؤ کہ تم نے اور پکھراج نے جو کہانی اڑائی تھی اس میں سچائی کا تھوڑا سا عنصر بھی شامل تھا؟"

"کون سی کہانی"

"خوفناک آنکھوں کی کہانی۔"

"اس کا ایک لفظ بھی غلط نہیں۔"

چینی نے ایک بار پھر اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور پھر بولا۔ "کیا خیال ہے فونی؟"

"میرا خیال ہے کہ اس لڑکی کے لہجے میں سچائی کی بو ہے۔"

"پھر ہمیں کیا سمجھنا چاہیے۔"

"اس کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جا سکتا کہ ان آنکھوں نے ان لڑکیوں کو ہپناٹائز کیا تھا اور اس طرح ان لڑکیوں کو معلوم بھی نہیں ہو سکا کہ یہ کسی کا آلہ کار بن چکی۔۔۔ یہ ممکن ہے اس راز کا نصف حصہ اس لڑکی کو ذہن نشین کرایا گیا ہو اور باقی نصف اس رقاصہ پکھراج کو۔۔۔ نصف حصے والی بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دو لڑکیوں کو اغوا کرنے کے مقصد کچھ اور نہیں ہو سکتا۔"

"ہوں۔" چینی پرخیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

"سنو چیانگ" فونی پھر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ہمیں اس لڑکی سے باتیں کرنے میں وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے۔۔۔ یہ بیچاری تو خود ہی اس

بات سے بے خبر ہے کہ اس کے دماغ میں کوئی راز پوشیدہ ہے۔"

"پھر ہم کیا کریں؟" چیانگ نے کہا۔

"کسی ہپناٹسٹ کو تلاش کرنا ضروری ہے۔۔۔ وہی اس لڑکی کو ہپناٹائز کر کے اس کے دماغ سے وہ راز نکلوا سکے گا۔"

"لیکن تمہارے خیال کے مطابق وہ اس راز کا نصف حصہ ہو گا۔"

"ہاں" فونی نے سر ہلایا۔ "جلد ہی ہمیں اس لڑکی پکھراج کو بھی اغوا کرنا پڑے گا۔۔۔ آج تو وہ ہمارے ہاتھ لگ نہیں سکی۔"

وہ دونوں انگریزی ہی میں گفتگو کر رہے تھے۔۔۔ ان کی باتیں سن کر فریدہ کے جسم میں سنسنی پھیلتی چلی گئی۔۔۔ کیا یہ حقیقت تھی کہ اس کے دماغ میں کوئی اہم راز پوشیدہ تھا؟۔۔۔ ایک غیر ملکی راز۔۔۔ اور وہ خود اس راز سے بے خبر تھی۔۔۔ کتنا عجیب تھا یہ۔۔۔ وہ اپنے ہی دماغ میں موجود راز سے بے خبر تھی۔

"ٹھیک ہے۔" چیانگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہمیں کسی ہپناٹسٹ ہی کے ذریعے کام نکالنا ہو گا۔"

دفعتاً ایک فائر ہوا اور فونی کے منہ سے ایک کراہ نکل گئی۔۔۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے آگے جھکتا چلا گیا۔۔۔ خون کی سرخی اس کے ہاتھ پر بھی آ گئی تھی۔

فوراً ہی دوسرا فائر بھی ہوا۔ یہ گولی چیانگ کے سینے میں پیوست ہوتی لیکن چیانگ ہوشیار ہو چکا تھا۔ اس نے خود کو فرش پر اس طرح گرا

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

دیا جیسے جڑ سے اکھڑا ہوا درخت گرتا ہے.... جو گولی اس پر چلائی گئی تھی اس نے چند فٹ کے فاصلے پر فرش کا پلاسٹر ادھیڑ دیا۔

وہ دونوں ہی فائر ایک روشندان سے ہوئے تھے۔

پھر تیسرا فائر ہوا لیکن یہ فائر چیانگ نے کیا تھا.... کمرے کا بلب ایک دھماکے سے پھٹا اور کمرے میں تاریکی چھا گئی۔

فریدہ دہشت کے عالم میں کرسی پر بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا دل بڑی شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔

عمارت میں بہت سے دوڑتے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں گونجنے لگیں تھیں.... اور پھر لگا تار فائرنگ ہونے لگی.... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے دو گروہوں میں ٹکراؤ ہو گیا ہو۔

کمرے کے اندر سناٹا چھا گیا تھا.... کسی قسم کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی اس کے باوجود بھی فریدہ کا خوف و ہراس بڑھتا چلا جا رہا تھا.... اس پر غشی سی طاری ہونے لگی تھی۔

اور پھر جب اس کے ہوش و حواس بحال ہوئے تو اس نے دیکھا کہ وہ پولیس کسٹڈی میں تھی۔

○

پکھراج بہت مقبول و معروف رقاصہ تھی.... یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ فون کھڑکھڑاتی اور پولیس والے وہاں پہنچنے میں دیر لگا دیتے.... تھانے کے ایس ایچ او صاحب تک دوڑے چلے آتے تھے۔ اور اب پکھراج انہیں وہ واقعہ سنا رہی تھی۔

عمران ایک کرسی پر بیٹھا اونگھتا رہا۔۔ وہ پولیس کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے کھسک لینا چاہتا تھا لیکن پکھراج؟.... وہ اس کا پیچھا چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوئی تھی۔

پکھراج کے بیان کے دوران میں ایس ایچ او بار بار عمران کو گھورنے لگتا.... جب پکھراج خاموش ہو گئی تو ایس ایچ او بولا۔

"مس پکھراج آپ کو اپنے ساتھ باڈی گارڈ ضرور رکھنا چاہیے۔"

"میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے ساتھ اس قسم کا واقعہ بھی پیش آ سکتا ہے۔" پکھراج نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اگر میرے یہ دوست میرے ساتھ نہ ہوتے تو...." پکھراج نے ایک جھرجھری سی لے کے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

ایس ایچ او نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھا اور بلند آواز میں بولا۔

"کیا آپ کو نیند آ رہی ہے۔"

"ہاں" عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا آپ کو نیند آ رہی ہے؟" ایس ایچ او نے دہرایا۔

"نہیں تو۔"

"آپ اونگھ رہے ہیں۔"

"جب مجھے نیند آتی ہے تو میں ہرگز نہیں اونگھتا۔" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا بات ہوئی... ایس ایچ او متحیرانہ انداز میں بولا۔

"بس عادت ہے اپنی اپنی۔" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔ "جب مجھے نیند نہیں آتی تو میں اونگھتا ہوں اور جب نیند آتی ہے تو .... ھپ.... میرا خیال ہے کہ آپ کو اس جگہ ضرور جانا چاہیے جہاں مس پکھراج کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔"

"اوہ .... ہاں" ایس ایچ او نے چونک کر کہا اور پھر بولا۔ "لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ لوگ وہاں نہ ہوں گے.... اب اگر کچھ تاخیر سے بھی وہاں پہنچا جائے تو کوئی حرج نہیں ہو گا لہٰذا ضروری ہے کہ روانگی سے پہلے آپ بھی اپنا بیان قلم بند فرما دیں۔"

"قلم میں بند" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔ "میں نہیں سمجھ

سکتا کہ بیان کو قلم میں کس طرح بند کیا جا سکتا ہے۔"

پکھراج ہنس پڑی۔

"میں نے قلم بند کہا تھا۔" ایس ایچ او بولا۔ "یعنی آپ کا بیان لکھ لیا جائے۔"

"اوہ معاف کیجئے گا میری اردو ذرا کمزور ہے۔" عمران نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔ "وہ... دراصل اس کی ذمہ داری میرے والدین پر ہے.... آپ تو جانتے ہی ہوں گے کہ اپنی اولاد کو انگریزی اسکول میں تعلیم دلانا آج کل فیشن بن گیا ہے.... اردو جائے جہنم میں۔ وہ تو مادری زبان ہے.... پدری زبان آنا بہت ضروری ہے.... ہاں تو کیا کہا تھا آپ نے ؟ میں اپنے بیان کو کیا کروا دوں؟"

"قلمبند" ایس ایچ او نے ایک سانس لے کر کہا۔

"لیکن میرا بیان ظاہر ہے کہ وہی ہو گا جو مس پکھراج بھی دے چکی ہیں۔"

"آپ کے بارے میں تفصیلات بھی ضبط تحریر میں آنی ضروری ہیں۔"

"اچھا... اچھا.... عمران سر ہلانے لگا۔

"آپ کا نام؟"

عمران نے اپنا نام ڈگریوں سمیت دہرا دیا۔

"کیا۔" ایس ایچ او چونک پڑا۔ وہ حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہا

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

تھا۔

"تک.... کیا میرا نام اچھا نہیں ہے؟" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ.... آپ.... رحمان صاحب کے صاحبزادے ہیں؟" ایس ایچ او بولا۔

"آہم"۔ عمران خواہ مخواہ منہ چلانے لگا۔

"آپ نے بتایا نہیں"۔ ایس ایچ او پھر بولا۔

"اوہ.... ہاں.... شاید وہ میرے والد ہیں.... دراصل ان سے الگ ہوئے اتنا عرصہ گزر چکا ہے کہ یہ بات یاد نہیں رہتی۔"

ایس ایچ او مسکرایا تھا.... اس نے کہا۔ "ہاں میں نے سنا تھا کہ آپ کی ان سے نہیں بنتی۔"

"بات دراصل اس کے برعکس ہے۔" عمران نے احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ "دراصل ان کی مجھ سے نہیں بنتی.... میری تو ہر ایک سے بن جاتی ہے"۔

"کس کا ذکر ہے یہ؟" پکھراج پلکیں جھپکاتی ہوئی بولی۔ "کون رحمان صاحب؟"

"انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل۔"

"اوہ" پکھراج چونک پڑی۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو کچھ کرنا ہے جلدی کیجئے" عمران ایس ایچ

او سے بولا۔ "کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ اب میں بالکل نہیں اونگھ رہا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"اب مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"اوہ" ایس ایچ او ہنس پڑا۔

"میں اب جلد از جلد اپنے گھر جا کر سو جانا چاہتا ہوں۔" عمران مسی سی صورت بنا کر بولا۔

ذرا ہی دیر بعد دو پولیس کاریں پکھراج کے گھر سے روانہ ہوئیں۔

ایک کار میں عمران اور پکھراج تھے .... ایس ایچ او ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" پکھراج بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

لیکن پکھراج نے پھر کچھ نہیں کہا.... شاید اس کے ذہن میں رحمان صاحب چکرا رہے تھے۔ وہ بڑبڑا کر کسی سوچ میں ڈوب گئی تھی .... عمران نے اسے ٹوکنا ضروری نہیں سمجھا۔

پولیس کاریں اس جگہ پہنچ کر رک گئیں جہاں پکھراج کی گاڑی کھڑی تھی سڑک پر بدستور سناٹا چھایا ہوا تھا۔

"کیا اس سڑک پر بالکل آمدورفت نہیں رہتی"۔ ایس ایچ او

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بڑبڑایا۔

"دن میں بھی کم ہی سے ایسا ہوتا ہے کہ ادھر سے کوئی گزرتا ہو۔" پکھراج نے کہا وہ سب گاڑیوں سے اتر آئے تھے۔

ایس ایچ او کو وہاں کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جسے اہم سمجھا جا سکتا۔ سڑک پر صرف اس گاڑی کے ٹائروں کے نشانات ملے جس میں پکھراج کو اغوا کرنے کا پروگرام تھا۔

دفعتاً" ایس ایچ او نے چونک کر پکھراج سے کہا۔ "میں آپ سے ایک اہم بات پوچھنا تو بھول ہی گیا۔ آپ نے اس گاڑی کا نمبر تو دیکھا ہو گا۔"

"نہیں میں اس کی طرف دھیان نہیں دے سکی تھی۔"

"یہی عالم ادھر بھی ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ نمبر عمران کے ذہن میں محفوظ تھے البتہ وہ یہ ضرور سوچ رہا تھا کہ نمبرپلیٹ جعلی بھی ہو سکتی ہے۔

وہاں سے کافی دیر بعد واپسی ہوئی .... عمران اس فکر میں تھا کہ پولیس رخصت ہو تو اسے تنہائی میں پکھراج سے کچھ باتیں کرنے کا موقع مل جائے۔

لیکن پکھراج کے بنگلے پر پہنچتے ہی ایک نئی صورت حال سامنے آئی۔

صرف چند ہی لمحے قبل ایک پولیس کار وہاں پہنچ کر رکی تھی اور اس میں سے دو پولیس آفیسر اترے تھے.... ان دونوں کا تعلق پولیس ہیڈ کوارٹر

سے تھا۔

وہ دونوں پکھراج کے ملازمین سے پکھراج کے بارے میں پوچھ ہی رہے تھے کہ یہ قافلہ وہاں پہنچا۔

ان دونوں پولیس آفیسرز نے بتایا کہ آج ہی رات فلم اسٹار فریدہ کو اغوا کر لیا گیا تھا اور جس عمارت میں وہ لے جائی گئی تھی وہاں دو مختلف پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئیں تھیں.... فائرنگ کی آواز نے پولیس کی ایک پیٹرولنگ کار کو اس عمارت کی طرف متوجہ کیا تھا لیکن جلد ہی فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئیں اور جب پولیس اس عمارت میں داخل ہوئی تو وہاں ایک لاش اور دو زندہ افراد ملے.... لاش ایک بدنام جرائم پیشہ فونی کی تھی فریدہ کا باپ ایک کمرے میں قید تھا اور دوسرے کمرے میں فریدہ بے ہوش پڑی تھی.... اسی کمرے میں فونی کی لاش ملی تھی۔

فریدہ نے ہوش میں آنے پر جو بیان دیا وہ ایسا ہی تھا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ پکھراج بھی خطرے میں ہے چنانچہ وہ دونوں پولیس آفیسر فوراً" پکھراج کے گھر پہنچے تھے۔

فریدہ کا تفصیلی بیان سامنے آنے پر عمران کے چہرے سے گہری تشویش ظاہر ہونے لگی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

رحمان صاحب سخت غصے میں تھے.... غصہ عمران پر آیا تھا کیونکہ پکھراج اور فریدہ کے بارے میں شائع ہونے والی خبر میں پکھراج کے ساتھ عمران کا نام بھی موجود تھا.... صرف اسی کا نام ہوتا تو کچھ زیادہ اہم بات نہ ہوتی لیکن اس کے ساتھ رحمان صاحب کا حوالہ بھی موجود تھا۔

"اب یہ کمبخت فلمی رقاصاؤں کے ساتھ بھی آوارہ گردی کرنے لگا ہے۔" رحمان صاحب گرج کر بولے۔

فیاض سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اس کی صورت پر ایسی پھٹکار برس رہی تھی جیسے وہ خود بھی کسی رقاصہ کے ساتھ لہو و لعب میں شریک رہا ہو.... رحمان صاحب اس کے سامنے اپنے غصے کا اظہار اسی انداز میں کر رہے تھے جیسے عمران کی حرکات کی تمام تر ذمہ داریاں فیاض ہی پر عائد ہوتی ہو۔

ویسے رحمان صاحب نے فیاض کو اپنے دفتر میں بلایا اس لئے تھا کہ اس سے ایک اہم معاملے پر گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت تک انہوں نے اخبار ٹھیک سے نہیں پڑھا تھا.... گھر پر ایک سرسری سی ہی نظر ڈال سکے تھے.... وہ خبر انہوں نے دفتر ہی میں آ کر پڑھی تھی.... فیاض کو خبر پڑھنے سے پہلے چپراسی کے ذریعہ بلوا بھیجا تھا۔

"بتاؤ" رحمان صاحب نے اخبار میز پر پٹختے ہوئے کہا۔ "یہ اس قسم کی عورتوں کے ساتھ کب سے رہنے لگا ہے۔"

"میں نہیں سمجھ سکتا۔" فیاض کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"کیا نہیں سمجھ سکتے۔"

"عورتوں سے عمران اس طرح بدکتا ہے جیسے گھوڑا اپنے سائے سے۔"

"پھر یہ کیا ہے۔" رحمان صاحب نے اخبار اٹھا کر فیاض کے سامنے پٹخ دیا۔

"میں یہ خبر پڑھ چکا ہوں۔"

"پھر۔"

"میرا خیال ہے.... فیاض کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"جلدی کہو۔"

"کیا مطلب۔"

"شاید اسے علم ہو کہ پکھراج کو اغوا کرنے کی کوشش کی جائے گی.... مجھے تو یقین ہے جناب کہ ایسی ہی کوئی بات ہو سکتی ہے.... عمران کو ان لغویات سے کوئی دلچسپی نہیں میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔"

رحمان صاحب نے فوراً ہی کچھ نہیں کہا.... وہ فیاض ہی کی طرف دیکھ رہے تھے مگر ان کا ذہن کہیں اور معلوم ہوتا تھا.... شاید وہ اسی امکان

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

پر غور کرنے لگے تھے جس کی طرف فیاض نے ان کی توجہ مبذول کرائی تھی... وہ بالکل سامنے ہی کی بات تھی لیکن رحمان صاحب کو اس کا خیال نہیں آ سکا تھا... دراصل عمران کے ساتھ اپنا نام بھی دیکھ کر انہیں اتنی شدت سے غصہ آیا تھا کہ عقل اس آگ کا ایندھن بن گئی تھی۔

لیکن اب یہ بھی ممکن نہ تھا کہ وہ فوری طور پر فیاض کے خیال کی تائید کر دیتے۔

"ضروری نہیں ہے۔" وہ آہستہ سے بولے۔ "وہ تنہا زندگی بسر کر رہا ہے غلط راہوں پر نکل سکتا ہے۔"

"بہرحال میں آج ہی اس سے ملاقات کروں گا۔"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ معاملہ بھی دیکھنا پڑے گا۔" رحمان صاحب نے سوچتے ہوئے کہا۔ "یہ غیر ملکی جاسوسوں کا ہنگامہ ہے... کیا یہ ممکن نہیں کہ اس معاملے سے کرنل شوبن کا بھی کچھ تعلق ہو۔"

"ہو تو سکتا ہے کیونکہ کرنل شوبن کا تعلق اسی کیمونسٹ ملک سے ہے جس کا دورہ ہمارا فلمی وفد کر چکا ہے۔"

"تمہاری تفتیش کس منزل میں ہے۔"

"دو ایک مشتبہ آدمیوں کی نگرانی کروائی جا رہی ہے جن کا تعلق کرنل شوبن سے ہو سکتا ہے۔"

"نگرانی کب تک ہو گی۔" رحمان صاحب نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم... مجھے امید ہے کہ کرنل شوبن زیادہ عرصے تک خود کو پوشیدہ نہیں رکھ سکے گا۔"

"یہ تم نے چار دن قبل بھی کہی تھی۔"

"میں اب... ایک دوسرا طریقہ کار اختیار کرنے والا ہوں۔"

"اس احمق کے پاس دوڑے جاؤ گے۔"

ظاہر ہے کہ اشارہ عمران ہی کی طرف تھا۔

"خیر کچھ بھی کرو" رحمان صاحب پھر بولے۔ "کسی طرح بھی کرنل شوبن کا پتہ چلنا چاہیے۔ اور ہاں ... معلوم کرنا کہ یہ پکھراج کا کیا چکر تھا۔"

فیاض رحمان صاحب سے اجازت لے کر اٹھ گیا اور رحمان صاحب اپنے پائپ میں تمباکو بھرتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

ایف بی آئی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے ان دنوں ان کی پریشانیاں کافی بڑھی ہوئی تھیں... جیسے جیسے الیکشن کا وقت قریب آتا جا رہا تھا ملک بھر میں ہنگامے بڑھتے جا رہے تھے اور دارالحکومت میں اس کا زور کچھ زیادہ ہونا ہی چاہیے تھا۔

سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیاں بڑھی ہوئی تھیں لیکن سنگین صورت حال ایک کیمونسٹ گروپ کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی... ہڑتالیں... مظاہرے... مطالبات اور بے مقصد نعروں کا طوفان آیا ہوا تھا... مگر نہیں... بے مقصد کیوں؟... کیمونسٹ گروپ کا مقصد یہ تھا کہ انتخابات نہ ہو سکیں... ہنگاموں کی تحریک اسی کیمونسٹ گروپ کی چلائی ہوئی تھی.... وہ

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

مل بھر میں اتنا انتشار برپا کر دینا چاہتے تھے کہ اس کی آڑ میں سرخ انقلاب لا سکیں۔

لاقانونیت پھیلانے والے ان عناصر کی سرکوبی کے لئے ایف بی آئی کو میدان میں آنا پڑا تھا... آئے دن گرفتاریاں عمل میں آ رہی تھیں لیکن .... ہنگاموں کا زور کسی طرح بھی نہیں ٹوٹ رہا تھا۔ کیمونسٹ گروپ کی زمین دوز سرگرمیاں برابر جاری تھیں.... ایف بی آئی کو اس مرکزی دماغ کی تلاش تھی جو یہ ہنگامے کروا رہا تھا۔

اچانک ایف بی ائی کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ مرکزی دماغ کرنل شوبن کا ہے۔

کرنل شوبن ایک کیمونسٹ ملک کا جاسوس تھا.... اب ایف بی آئی نے اپنی سرگرمیاں کرنل شوبن کی گرفتاری کے لئے وقف کر دیں۔۔۔ حکومت اس سلسلے میں اس کیمونسٹ ملک سے احتجاج کر سکتی تھی لیکن اسی صورت میں جب اس بات کا ثبوت حاصل کر لیا جاتا کہ ان ہنگاموں میں کرنل شوبن کا دماغ کام کر رہا ہے۔

اس کیمونسٹ ملک کے سفارتخانے کے دو ایسے آدمیوں کی نگرانی جاری تھی جن کے بارے میں یہ شبہ تھا کہ وہ کرنل شوبن سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

اس نگران کو دس گیارہ دن گزر چکے تھے لیکن ابھی تک کرنل شوبن کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا تھا۔

جولیا نافٹر واٹر آج صبح سے فلم اسٹار فریدہ کی کوٹھی کے گرد منڈلا رہی تھی لیکن خود اسے علم نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے.... ایکسٹو سے بس اتنا ہی حکم ملا تھا کہ وہ فلم اسٹار فریدہ کی کوٹھی کے گرد منڈلاتی رہے۔

لیکن جولیا کو اندازہ ضرور تھا کہ یہ معاملہ کافی اہمیت رکھتا ہے... اہمیت کا اندازہ اخبارات سے ہوا تھا جن میں فریدہ اور پکھراج کی خبریں شائع ہو چکی تھیں۔

ان خبروں نے پبلک میں کافی سنسنی پھیلائی تھی اور اس بات پر یقین کر لیا گیا تھا کہ مغربی ملک کے جاسوسوں نے اس کیمونسٹ ملک کا راز چرا کر ان دونوں فلم ایکٹریسوں کے ذریعہ اسمگل کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے مقامی ساتھی اس راز کو اپنے قبضے میں لیتے ان دونوں ایکٹریسوں پر کسی اور ملک کے جاسوسوں نے ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کر ڈالی۔

عام طور پر یہ سمجھا جا رہا تھا کہ وہ چینی جاسوس تھے کیونکہ چینیوں کو بھی اس کیمونسٹ ملک کے راز سے دلچسپی ہو سکتی تھی... چین ایک

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کمیونسٹ ملک سہی لیکن اس کا کمیونزم دوسرے کمیونسٹ ملکوں سے مختلف ہے... یہی وجہ ہے کہ چین اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں ٹھنی رہتی ہے۔

لیکن جولیا کو ذاتی طور پر اس بات میں شبہ تھا کیونکہ اخبارات میں یہ بات بھی شائع ہو چکی تھی کہ فونی اور چیانگ کا تعلق جرائم کی دنیا سے تھا۔

فونی مر چکا تھا... چیانگ کی تلاش جاری تھی لیکن وہ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

جولیا کا خیال تھا کہ وہ دونوں جرائم پیشہ افراد چینی جاسوس نہیں ہو سکتے... البتہ یہ ضرور ممکن تھا کہ وہ کسی آلہ کار بن گئے ہوں... اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ جاسوسوں نے ان کو اپنا آلہ کار کیوں بنایا؟ ایسے کاموں میں تو بڑی راز داری کی ضرورت ہوتی ہے... ایسے موقعوں پر غیر ملکی جاسوس خود ہی سامنے آتے ہیں نہ کہ کرائے کے آدمیوں کو سامنے لائیں۔

بہرحال جولیا کا دماغ کافی الجھا ہوا تھا... وہ کوئی قطعی نتیجہ اخذ نہیں کر سکی تھی .... اس کے ذہن میں دوسرا خیال یہ تھا کہ فریدہ اور پکھراج خطرات میں گھری ہوئی ہیں مغربی ملک کو تو ان دونوں کی فکر ہونی ہی چاہیے تھی اور اس کیمونسٹ ملک کے جاسوسوں کا بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہونا ضروری تھا لیکن ان دونوں کے علاوہ بھی کسی ملک کے جاسوس اس راز کے حصول کی کوشش کر سکتے تھے۔

ان دونوں فلم ایکٹریسوں کی وجہ سے اچھا خاصا ہنگامہ ناگزیر ہو چکا تھا۔

پولیس ان دونوں کی حفاظت کر رہی تھی... دونوں کی رہائش گاہوں پر سخت پہرہ تھا... کسی کو بھی ان دونوں سے ملنے کی اجازت نہیں تھی... شناساؤں کو صرف اتنی اجازت تھی کہ ان دونوں سے فون پر گفتگو کر سکتے تھے۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ان فلمسازوں کو بڑی پریشانی ہو گئی ہو گی جن کی فلموں میں وہ دونوں کام کر رہی تھیں۔

جولیا فریدہ کی کوٹھی کے گرد منڈلاتی رہی اور اس کا دماغ ان تمام باتوں کی آماجگاہ بنا رہا... وہ اب یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اگر اسی طرح یہاں منڈلاتی رہی تو کسی نہ کسی کی نظروں میں آ جائے گی.... مناسب تو یہ ہوتا کہ ڈیوٹی بدلتی رہتی... اس کے سب ساتھی ایک ایک گھنٹے بعد یہ فرض انجام دیتے رہتے۔

یہ خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی شامت اعمال نے دھکا دیا تو وہ ایک قریبی ٹیلیفون بوتھ سے ایکسٹو کو رنگ کرنے لگی۔

"ایکسٹو۔" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اٹ از جولیا سر۔"

"میں یہ عرض کرنا چاہتی تھی کہ اگر ڈیوٹی بدلتی رہتی تو مناسب تھا۔"

"کیا مطلب۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"اگر صرف میں ہی فریدہ کی کوٹھی کے گرد منڈلاتی رہی تو کسی نہ کسی کی نظر میں آ جاؤں گی۔"

"شٹ اپ۔" ایکسٹو نے اتنی زور سے ڈانٹا تھا کہ جولیا دم بخود رہ گئی۔

"ہیلو۔" ایکسٹو پھر دہاڑا۔

"یس... یس... سس... سر۔"

"مجھے بیوقوف سمجھتی ہو۔"

"نن... نہیں... سر" جولیا روہانسی ہو گئی۔

"پھر تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے۔"

"میں ... معافی... چاہتی ہوں... جناب"

دوسری طرف سے "کلک" کی آواز سنائی دی... سلسلہ منقطع کیا جا چکا تھا۔

ریسیور ہک سے لٹکاتے وقت جولیا کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں... ایکسٹو کا سخت لہجہ ہمیشہ ہی اس کے دل پر چوٹ لگاتا تھا اور آج تو حد ہی ہو گئی تھی... ایکسٹو نے شاید ہی کبھی اتنی زور سے ڈانٹا ہو... جولیا کا دل چاہ رہا تھا کہ فون بوتھ ہی میں پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے... وہ بمشکل خود پر قابو رکھ سکی... وینٹی بیگ سے رومال نکال کر بھیگی ہوئی آنکھیں خشک کیں اور پھر اسے اپنے رونے پر غصہ آنے لگا... کیا ضرورت تھی رونے کی؟ اگر اس جنگلی انسان کو اس کی پرواہ نہیں

تھی تو وہ کیوں اس کے لئے دیوانی ہوئی جاتی ہے... جہنم میں جائے وہ... اجڈ ہے بالکل... جس کو کسی کے جذبات کا احساس نہ ہو وہ انسان تو نہیں ہو سکتا۔

وہ اپنے اوپر تاؤ کھاتی ہوئی فون بوتھ سے نکلی اور فٹ پاتھ سے گزرتے ہوئے ایک آدمی سے ٹکرا گئی۔

"بدتمیز بدمعاش" جولیا دھاڑی حالانکہ غلطی اس کی تھی۔

بیچارہ راہگیر ہکا بکا رہ گیا اور جولیا تیزی سے آگے نکل چلی گئی... اگر رک جاتی تو وہاں اچھا خاصا مجمع لگ جاتا اور شاید اس بیچارے راہگیر کی پٹائی بھی ہو جاتی... معاملہ ایک خوبصورت عورت کا ہو تو لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ غلطی کس کی تھی۔

جولیا فریدہ کی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے سے گزر رہی تھی کہ ایک آدمی اس کے قریب سے یہ کہتا ہوا نکل گیا۔

"تم خطرے میں ہو... میرے پیچھے پیچھے چلی آؤ"۔

جولیا نے چونک کر اس آدمی کی طرف دیکھا... نہ جانے وہ کون تھا... شاید اس کے ساتھیوں میں سے کوئی ہو... جولیا اس کی آواز اور لہجے پر غور نہیں کر سکی تھی لیکن اس کے قدم اس آدمی کے پیچھے اٹھتے چلے گئے۔

اس آدمی نے ایک کار کا دروازہ کھولا۔ "چلو بیٹھو"

اب جولیا نے اس آدمی کا چہرہ دیکھا... وہ اس کے لئے قطعی اجنبی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

تھا۔

"جلدی کرو.... میں میک اپ میں ہوں تم مجھے پہچان نہیں سکو گی...." اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

دوسرے ہی لمحے جولیا کار میں تھی.... فوراً ہی اجنبی نے بھی اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کر لیا.... انجن پہلے ہی اسٹارٹ تھا گاڑی حرکت میں آ گئی۔

"میک اپ میں ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم مجھ سے بھی اپنی اصلی آواز میں گفتگو نہ کرو؟" جولیا بولی۔

اجنبی نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے آنکھوں سے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا جو گاڑی چلا رہا تھا .... اس اشارے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ .... ڈرائیونگ کرنے والے کی موجودگی میں کوئی گفتگو نہ کی جائے۔

جولیا خاموش ہو گئی لیکن اب وہ بے چین بھی ہو گئی تھی.... سوچ رہی تھی کہ کسی چکر میں تو نہیں پھنس گئی ہے؟

لیکن اب یہ سب کچھ سوچنا بے کار تھا.... ان باتوں پر اسی وقت تک غور کیا جا سکتا تھا جب تک وہ گاڑی میں نہیں بیٹھی تھی لیکن اسے کیا کہا جائے کہ ایکسٹو سے بات کرنے کے بعد وہ دماغی طور پر اتنی پرسکون نہیں رہ گئی تھی کہ کچھ سوچ سمجھ سکتی۔

گاڑی فراٹے بھر رہی تھی.... اجنبی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھنے لگتا....

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے تعاقب کا خدشہ ہو۔

جولیا کے بیگ میں اعشاریہ دو پانچ کا پستول موجود تھا لیکن فی الحال وہ اسے بیگ سے نکالنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتی تھی.... اجنبی اس کی طرف سے غافل نہیں تھا اگر وہ دشمن ہی تھا تو جولیا کے پستول نکالنے کی مہلت نہیں مل سکتی تھی.... وہ اس سے بیگ چھین لیتا لہٰذا جولیا نے سوچا کہ پستول نکالنے کی کوشش اسی وقت کرنی چاہیے جب کوئی مناسب موقعہ ہاتھ آ جائے۔

بہرحال اب جولیا کا ذہن پوری طرح جاگ رہا تھا.... وہ سوچنے لگی کہ اگر یہ آدمی اس کے ساتھیوں ہی میں سے ہے تو کون ہو سکتا ہے .... جسامت تو تنویر کی سی تھی.... مگر جولیا کا ذہن اس بات کو قبول نہیں کر سکا کہ وہ تنویر ہو گا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"میں کہتا ہوں... تم کو بتانا ہی پڑے گا۔" فیاض نے تپائی پر گھونسہ مارتے ہوئے کہا۔

"اب اور کس طرح بتاؤں سوپر۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "تم یقین کیوں نہیں کرتے کہ مجھے پکھراج سے عشق ہو گیا ہے.... ہائے.... یہ عشق بھی کیا چیز ہے.... لوگ کہتے ہیں کہ عشق ہو جائے تو بھوک اڑ جاتی ہے لیکن یہ سب کتابوں کی باتیں معلوم ہوتی ہیں .... میں تو صبح سے ابتک تین مرتبہ کھانا کھا چکا ہوں... تم بھی عشق کرو سوپر فیاض اور کھا کھا کر موٹے ہو جاؤ... بقول کنفیوشش...."

"کنفیوشش گیا جہنم میں!"

"تم کو کیسے پتہ چلا؟!" عمران نے متحیرانہ انداز میں کہا۔ "میرا خیال ہے کہ یہ بات اخبارات میں نہیں آ سکی۔"

فیاض چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر نرم لہجے میں بولا۔ "دیکھو عمران سنجیدگی اختیار کرو... یہ معاملہ اب بڑی اہمیت اختیار کر چکا ہے.... آج دوپہر کو سارے معاملات میرے محکمے کو ہینڈ اوور کئے جا چکے ہیں.... تمہارے والد

کی پریشانیاں کافی بڑھ چکی ہیں۔"

"ان کی پریشانیاں دیکھ دیکھ کر میں وقت سے پہلے بوڑھا ہو جاؤں گا۔" عمران مغموم لہجے میں کہا۔

"لہذا کیوں نہ ان کی پریشانیاں دور کر دو۔"

"لیکن اب میں یہی چاہتا ہوں سوپر فیاض کہ بوڑھا ہو جاؤں... سنا ہے کہ بڑھاپے میں عشق کرنے کی صلاحیت کافی بڑھ جاتی ہے۔"

جواب ایسا ہی تھا کہ فیاض ایک بار پھر جھنجھلا گیا۔

"تم کو شبے میں گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔" فیاض دانت پیس کر بولا۔

"کس شبے میں سوپر؟"

"تمہارا تعلق بھی کسی دوسرے ملک کے جاسوسوں سے ہو سکتا ہے اور اس لئے تم لوگ پکھراج کے پیچھے لگے تھے۔"

"شاندار" عمران نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔ "مجھے ڈر ہے سوپر فیاض کہ تم دو گھنٹوں کے اندر اندر معرفت کے درجے پر فائز ہو جاؤ گے۔"

فیاض بھنا کر کھڑا ہو گیا۔ "اچھی بات ہے.... تم دیکھ ہی لو گے"

"تمہیں معرفت کے درجے پر فائز ہوتے دیکھنا میری زندگی کی آخری خواہش ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اس خواہش کی تکمیل کے بعد مجھے کوئی اور کام نہیں رہ جائے گا اور سیاست کے میدان کود کر ساری قوم کا بیڑا غرق کرنے کی تیاری... اوہ"۔ عمران چونک کر خاموش ہو

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

گیا۔

فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔۔۔ عمران نے لپک کر ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو"

"مسٹر عمران پلیز۔"

"میں بول رہا ہوں۔"

"اٹ از والش منزل ہیڈ کوارٹر؟" آواز آئی۔۔۔ اس مرتبہ عمران نے اسے پہچان لیا۔۔۔ وہ لیفٹیننٹ شہباز کی آواز تھی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے؟" عمران نے کنکھیوں سے فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو جاتے جاتے رک گیا تھا۔

"ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی کال آئی تھی۔۔۔ اس کا پیغام ہے کہ آپ اس سے فوراً" ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کریں۔"

"اچھا" عمران نے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا اور فیاض کی طرف بڑھتا ہوا مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا کر بولا۔ "پھر کب ملاقات ہو گی سوپر۔"

"تم اپنے آپ کو کیا کچھ سمجھنے لگے ہو۔" فیاض نے نچلا ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں سوپر" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "آج کل میں اپنے آپ کو ۔۔۔ لنگوٹی باز قلندر سمجھنے لگا ہوں۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ اس کمبخت گیت سے کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوٹتا۔۔۔ دو ہی راستے رہ گئے تھے ۔۔۔ آج کل عشق کر رہا ہوں اسے لئے خودکشی نہیں کر سکتا تھا لہذا لنگوٹی باز قلندر بن

گیا۔۔۔ عنقریب دھمال ڈالنا شروع کر دوں گا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ دھمال کسے کہتے ہیں ۔۔۔ ویسے لنگوٹی باز قلندر کی اصطلاح بھی میری ذاتی اختراع ہے۔۔۔ لغت نہ دیکھنا ورنہ اسے اپنے سر پر مار لو گے۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹاٹا۔"

عمران نے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی ۔۔۔ وہ محسوس کر چکا تھا کہ فیاض کھڑا تو ہو گیا ہے لیکن رخصت ہرگز نہیں ہو گا۔۔۔ اس کی موجودگی میں گھر کا ٹرانسمیٹر استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا لہذا یہی ایک صورت تھی کہ عمران گھر سے نکل بھاگتا اور گاڑی میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر استعمال کرتا۔

اس سے پہلے کہ فیاض باہر نکلتا عمران زینے طے کر کے نیچے پہنچ چکا تھا۔

اوپل ریکارڈ حرکت میں آئی۔۔۔ عمران نے فیاض کی نظروں سے بچانے کے لئے اسے ایک قریبی سڑک پر موڑتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ بلیک زیرو۔۔۔ ایکسٹو کالنگ۔۔۔ ہیلو۔۔۔ بلیک۔۔۔"

عمران ٹرانسمیٹر میں یہ الفاظ زیادہ مرتبہ نہیں دہرا سکا۔

"بلیک زیرو۔۔۔ سر" آواز آئی۔ "میں اس وقت ایک نیلی کار کا تعاقب کر رہا ہوں۔۔۔ اس میں دو غیر ملکی ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ جولیا ان کے ساتھ کہاں جا رہی ہے۔ ان میں سے ایک غیر ملکی نے فریدہ کی کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے جولیا سے کچھ کہا تھا اور جولیا اس کے پیچھے چلتی ہوئی اس کار میں جا بیٹھی تھی۔۔۔ اوور۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"تم اس وقت کہاں ہو۔۔۔ اوور۔"

"مارسٹن روڈ پر۔ اوور۔"

"نیلی کار والوں کا تعاقب کا شبہ تو نہیں ہوا ہے؟۔۔۔ اوور۔"

"میرا خیال ہے کہ نہیں ۔۔۔ میں بڑی احتیاط سے تعاقب کر رہا ہوں کبھی کبھی اپنی گاڑی ان کے آگے نکال لے جاتا ہوں۔۔۔ اوور۔"

"رابطہ قائم رکھو۔۔۔ اوور۔"

عمران کی اوپل ریکارڈ پچاس ساٹھ میل کی رفتار سے مارسٹن روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

جو کچھ بھی ہوا تھا عمران کی خواہش کے عین مطابق ہوا تھا لیکن یہ اطلاع حیرت انگیز تھی کہ جولیا اپنی خوشی سے اس کار میں جا بیٹھی تھی۔

○

گاڑی ایک عمارت کے احاطے میں داخل ہو کر پورٹیکو میں جا رکی۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو" جولیا تیز لہجے میں کہا۔

دوسرے ہی لمحے اس اجنبی نے جولیا کے وینٹی بیگ پر جھپٹا مارا۔ جولیا نے بچانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔۔ بیگ اب اجنبی کے ہاتھ میں تھا۔ وہ گاڑی سے اتر گیا۔

"نیچے آجاؤ" اجنبی کا لہجہ سرد تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟" جولیا غرائی۔

"کیا تمہیں کھینچ کر نیچے اتارا جائے؟"

"تم کو اس کے لئے بھگتنا پڑے گا۔" جولیا غراتی ہوئی گاڑی سے اتر آئی۔ اجنبی جولیا کو دھکیلتا ہوا دروازے کی طرف لے چلا۔

ڈرائیونگ کرنے والے نے انجن اسٹارٹ رکھا تھا۔۔۔ جولیا کے اترنے کے بعد گاڑی حرکت میں آئی۔۔۔ رفتار بہت کم تھی اور غالباً" اسے گیراج کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔

جولیا کو عمارت کے جس کمرے میں لے جایا گیا، وہاں دو آدمی پہلے ہی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

سے موجود تھے اور وہ بھی غیر ملکی معلوم ہوتے تھے.... انہوں نے جولیا کو دیکھ کر طویل سانسیں لیں اور پھر ان کے ہونٹوں پر جو مسکراہٹ نظر آئی اسے اطمینان بخش ہی کہا جا سکتا تھا۔

اجنبی نے جولیا کو ایک کرسی پر دھکیل دیا اور جولیا اسے کھا جانے والے انداز میں گھورنے لگی۔

"اب تم اپنے تمام ساتھیوں کے نام اور پتے نوٹ کروا دو"۔ اجنبی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے ساتھی؟" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"بیوقوف بنانے کی کوشش مت کرو۔ ظاہر ہے کہ تم انہیں میں سے ایک ہو جنہوں نے ان فلم ایکٹریسوں کے ذریعہ ہمارے ملک کا راز اسمگل کیا ہے۔"

"نہ جانے تم کیا بکواس کر رہے ہو؟" جولیا نے پہلے سے زیادہ تیز ہو کر کہا۔

لیکن وہ سوچ رہی تھی کہ بہرحال یہ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں.... اسے مغربی ملک کے جاسوسوں کے ساتھ سمجھ رہے ہیں۔

"تم فلم اسٹار فریدہ کی کوٹھی کے گرد کیوں منڈلا رہی تھیں؟" اجنبی نے جولیا سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں صرف ادھر سے گزر رہی تھی۔"

"تم ہمیں بیوقوف نہیں بنا سکتیں۔"

"تم ویسے ہی بیوقوفی کا مظاہرہ کر رہے ہو.... مجھے نہ جانے کیا سمجھ بیٹھے ہو۔"

اجنبی چند لمحے اسے گھورتا رہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر کمرے میں پہلے سے موجود آدمیوں سے بولا۔

"کرنل کو اطلاع دے دو۔"

ان میں سے وہ جو فون کے قریب بیٹھا ہوا تھا ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا اور پھر ماؤتھ پیس میں بولا۔

"کرنل شوبن پلیز...." وہ چند لمحے ریسیور کان سے لگائے رہا پھر بولا۔

"یس سر.... یس.... وہ لڑکی آ گئی ہے لیکن کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہے.... یس.... یس.... اوکے سر.... اوکے.... وہ ریسیور کریڈل پر رکھ کر جولیا کو لانے والے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "کرنل کا حکم ہے کہ لڑکی کی زبان ہر قیمت پر کھلوائی جائے.... تشدد کا ہر طریقہ اختیار کیا جائے.... حتیٰ کہ یہ لڑکی سب کچھ بتا دے یا مر جائے۔"

جولیا نے اپنے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑتی محسوس کی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

جس عمارت میں جولیا کو لے جایا گیا تھا اس سے کچھ ہی فاصلے پر ایک کار کھڑی ہوئی تھی... اس میں دو سفید فام غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔

دور دور تک سناٹا چھایا ہوا تھا... دراصل یہ ایک نو آباد کالونی تھی... مکمل بنی ہوئی عمارتوں کی تعداد زیادہ نہیں تھی... کچھ عمارتیں ادھوری ہی پڑی ہوئی تھیں... خالی پلاٹ بھی کافی تھے... ان میں سے بعض کی بنیادیں تک نہیں کھدی تھیں... لیکن وہ کار جس پلاٹ کے قریب کھڑی تھی اس کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں... ایک بنیاد تو اس کار کے اتنی قریب تھی کہ اس میں چھپا ہوا وہ آدمی ان دونوں غیر ملکیوں کی آوازیں صاف سن رہا تھا۔

وہ آدمی عمران کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

یہ غیر ملکی بھی اس نیلی کار کے تعاقب میں لگے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے... بلیک زیرو کو ان لوگوں کے بارے میں ذرا دیر سے پتہ چلا تھا... اس نے ٹرانسمیٹر پر عمران کو اس کی اطلاع دی تھی اور پھر تعاقب میں پہلے سے زیادہ محتاط ہو گیا تھا... اسے نہ صرف نیلی کار والوں کی نظروں سے بچنا تھا بلکہ ان غیر ملکیوں سے بھی پوشیدہ رہنا تھا۔

جب عمران کی برق رفتار اوپل ریکارڈ بلیک زیرو کے قریب پہنچ گئی تھی تو عمران نے بلیک زیرو سے کہا تھا کہ اب وہ تعاقب کے اس سلسلے سے بالکل کٹ جائے لیکن قرب و جوار کی کسی سڑک پر موجود رہے۔

بلیک زیرو نے تعمیل کی تھی اور عمران نے تعاقب جاری رکھا تھا۔

پھر وہ نیلی کار اس عمارت میں داخل ہو گئی تھی اور غیر ملکیوں نے اپنی گاڑی کو اس عمارت سے کچھ فاصلے پر ہی روک لیا تھا... عمران کی اوپل ریکارڈ ان... دونوں کے آگے تھی لہٰذا آگے جا کر عمران نے اسے بائیں جانب موڑ دیا تھا... بلیک زیرو سے برابر والی سڑک پر ملاقات ہوئی تھی... عمران نے اسے اس عمارت کے قریب پہنچنے کی ہدایت کی تھی جس میں جولیا کو لے جایا گیا تھا... خود عمران عمارتوں کی آڑ لیتا اور کھدی ہوئی بنیادوں میں چلتا ہوا اس کار کے قریب پہنچ گیا تھا... جس میں وہ دونوں غیر ملکی موجود تھے... ان میں سے ایک غالباً ٹرانسمیٹر پر کسی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا... عمران کو اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو... ہیلو... ایم... ہیلو ایم... جیفرسن کالنگ۔"

"ایم۔ اٹنڈنگ... اوور۔" بہت مدھم آواز تھی... عمران بمشکل سن سکا۔

"ابھی ذرا دیر پہلے بھی ہم نے آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوئے تھے.... ایک عجیب واقعہ ہوا ہے.... وہ لڑکی جو فلم سٹار فریدہ کے گھر کی نگرانی کر رہی تھی.... اب ماڈل کالونی کی ایک عمارت میں ہے.... فریدہ کے گھر کے سامنے ایک آدمی اس کے قریب سے گزرا تھا اور وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی تھی.... پھر وہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی اس کار میں جا بیٹھی تھی.... جس کا دروازہ اسی آدمی نے کھولا تھا.... پھر وہ آدمی بھی گاڑی میں بیٹھ گیا.... ہم اس گاڑی کا تعاقب کرتے ہوئے ماڈل کالونی تک آئے ہیں.... اوور"۔

"آخر اس کا کیا مطلب ہوا.... تم کچھ اندازہ لگا سکتے ہو.... اوور"۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ کرنل شوبن اس عمارت میں موجود ہو.... اوور"۔

"کیا کہا جا سکتا ہے باس.... ممکن ہے ہو.... ممکن ہے نہ ہو"۔

"اچھا دیکھو! بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے.... ہمیں ان لوگوں کا ایک ٹھکانہ تو معلوم ہو گیا.... اب جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیے.... تم لوگ وہاں سے ہٹ جاؤ.... تمہاری گاڑی کو وہاں کھڑا دیکھ کر وہ لوگ کھٹک بھی سکتے ہیں.... میں اس عمارت کی نگرانی کے لئے کسی اور کو مقرر کر دوں گا.... کوئی ایسی تدبیر کرنی ہو گی کہ نگرانی کرنے والے کو دیکھ کر بھی وہ لوگ کسی شبے میں نہ پڑ سکیں.... اچھا.... اور کوئی خاص بات؟.... اوور"۔

"نہیں باس.... اوور"۔

"تم لوگ فوراً واپس لوٹ آؤ.... اوور اینڈ آل"۔

ٹرانسمیٹر بند ہونے کی "کلک" سنائی دی اور پھر گاڑی کا انجن اسٹارٹ ہوا۔

عمران اس بنیاد میں تقریباً اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ جب اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ گاڑی کافی دور جا چکی ہے تو اس نے تھوڑا سا اچکتے ہوئے باہر جھانکا.... گاڑی ایک موڑ پر جا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی.... عمران کپڑے جھاڑتا ہو بنیاد سے نکل آیا اور جلد جلد قدم اٹھاتا ہوا اس طرف چل پڑا جہاں بلیک زیرو کو منتظر ہونا چاہیئے تھا۔

"وہ لوگ کون تھے؟" بلیک زیرو نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"سسرال والے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن پر واہ مت کرو۔ لڑکی تو ابھی اپنے میکے ہی میں ہے نا؟"

بلیک زیرو ہنسنے لگا۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کک.... کیا مطلب؟" بلیک زیرو گڑبڑا گیا۔

"جولیا"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"واہ.... وہ" بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لی۔ "جی ہاں.... وہ عمارت ہی میں ہو گی.... میں نے ان میں سے کسی کو بھی باہر نکلتے ہوئے نہیں دیکھا.... ہمیں جلد از جلد اندر داخل ہونا چاہیئے جناب.... وہ جولیا کا نہ جانے کیا حال کریں"۔

"سامنے سے داخلہ تو مناسب نہیں ہو گا.... پیچھے سے چلتے ہیں....

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

پانی کا پائپ ہمیں چھت پر پہنچا دے گا... اور پھر زینے... لیکن ٹھہرو... اگر ہم ادھر گئے اور وہ ادھر سے رخصت ہو گئے تو شاید کنفیوشس بھی اس موقع کے لئے کچھ نہ کہہ سکے گا لٰہذا تم یہیں رکو... میں اکیلا جاتا ہوں"۔

بلیک زیرو چاہتا تو یہی تھا کہ عمران کے ساتھ عمارت میں داخل ہو لیکن جب عمران اس سے وہیں رکنے کے لئے کہہ دیا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اسے وہیں رکنا پڑتا۔

عمران چلا گیا... بلیک زیرو اس عمارت کے پھاٹک سے کچھ یہ فاصلے پر ایک ادھوری بنی ہوئی عمارت کی آڑ لئے کھڑا تھا... یہاں سے وہ پھاٹک سے لے کر برآمدے تک ہر چیز دیکھ سکتا تھا۔

روش پر سرخ بجری بکھری ہوئی تھی... دائیں بائیں پودے لگے ہوئے تھے... پورٹیکو میں پام کے گملے رکھے ہوئے تھے... برآمدے میں دو دروازے تھے جن پر پالش کی ہوئی تھی... دونوں دروازے بند تھے۔

بلیک زیرو اپنی جگہ پر کھڑا بے چینی سے پہلو بدلتا رہا... وہ اس وقت کا منتظر تھا جب اسے عمران کی طرف سے عمارت میں داخل ہونے کا اشارہ ملتا۔ ویسے اس کو اشارہ ملنے کی توقع کم ہی تھی... اس کا خیال تھا کہ عمارت میں داخل ہو جائے... اس صورت میں ظاہر ہے کہ عمران کے اشارے کے بجائے فائرنگ کی آواز ہی عمارت کے باہر تک آئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ بلیک زیرو کا اضطراب بڑھتا چلا گیا... اس کے اندازے کے مطابق اب عمران کو اس عمارت کے اندر ہی ہونا چاہئے

تھا۔

کچھ فاصلے کی ایک عمارت کے پھاٹک سے ایک کار نکلی اور فراٹے بھرتی ہوئی بلیک زیرو کے سامنے سے گزر گئی۔

بلیک زیرو نے گھڑی دیکھی... عمران کو گئے ہوئے بیس منٹ ہو چکے تھے۔

پانچ منٹ اور گزر گئے اور اس وقت بلیک زیرو چونکا... اس کی نظریں اس عمارت کے برآمدے کی طرف تھیں... دونوں بند دروازوں میں سے ایک آہستہ آہستہ کھلتا نظر آ رہا تھا... بلیک زیرو پلکیں جھپکائے بغیر اس کی طرف دیکھتا رہا... جلد ہی اسے عمران کی شکل نظر آئی جو دروازے سے کھوپڑی باہر نکالے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا... پھر اس کی نظریں بلیک زیرو پر جم گئیں... اس نے سر کی جنبش سے بلیک زیرو کو اشارہ کیا۔

بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا... اسے اس خیال سے مایوسی ہوئی تھی کہ عمران نے اس کی مدد کے بغیر ہی ان لوگوں کو قابو میں کر لیا تھا۔

بلیک زیرو برآمدے میں پہنچا اور پھر کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے چھوٹتے ہی عمران سے پوچھا تھا۔

"کیا رہا"۔

"میدان صاف ہے"۔

"نہیں" بلیک زیرو اچھل پڑا۔

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"ایک ایک کمرہ دیکھ چکا ہوں"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"لیکن میں نے اس میں سے کسی کو بھی باہر نکلتے نہیں دیکھا"۔

"مجھے یقین ہے"۔ عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا"۔ اس طرف کے دونوں دروازے اندر سے بند تھے اس لئے ان کے ادھر سے جانے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا"۔

"تو پھر"۔

"ایک عقبی دروازہ بھی ہے"۔ عمران نے کہا۔ "اور وہ اندر سے بند تھا نہ باہر سے"۔

"اوہ"۔

"خیر.... آؤ میں ایک بار پھر یہاں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں"۔

وہ دونوں ساری عمارت میں چکراتے پھرے لیکن وہاں جولیا تھی نہ وہ لوگ ایک کمرے میں فون موجود تھا.... عمران نے اتنی احتیاط سے اس کا ریسیور اٹھایا کہ اگر اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات موجود ہوں تو مٹ نہ سکیں.... پھر وہ ملٹری ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے لگا.... رابطہ قائم ہو جانے پر اس نے بحیثیت ایکسٹو احکامات دیے کہ ماڈل کالونی کی اس عمارت پر قبضہ کرلیا جائے۔

جب ملٹری پولیس وہاں پہنچی عمران اور بلیک زیرو وہاں سے جا چکے تھے۔

شام تک صورت حال اور زیادہ گھمبیر ہو گئی.... پولیس سے فریدہ اور پکھراج کا چارج ایف۔ بی۔ آئی نے لیا تھا اور اس کے بعد ایف بی آئی کی جگہ ملٹری نے لے لی تھی.... ایف۔ بی۔ آئی کو حکم ملا تھا کہ وہ اس معاملے سے قطعی الگ رہے۔

اسی شام کو عمران وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے ان کے گھر پر ملا۔ گفتگو شروع ہوئی.... عمران خلاف معمول سنجیدہ نظر آ رہا تھا.... اس نے سر سلطان کو جولیا کے غائب ہونے کے بارے میں تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"پھر اب کیا ہو گیا"۔ سر سلطان نے بیساختہ کہا۔

"اس وقت میرے تمام ماتحت اس کی تلاش میں ہیں"۔

"کیا تمہیں اس عمارت میں کوئی سراغ ملا تھا"۔

"نہیں!"

"پھر تمہارے ماتحت کن خطوط پر کام کر رہے ہیں"۔

"جو باتیں میرے علم میں پہلے سے تھیں ان کے سہارے کام ہو رہا

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

ہے"۔

"کل رات... کیا تمہیں علم تھا کہ پکھراج کو اغوا کرنے کی کوشش کی جائے گی"۔

"نہیں"۔

"لیکن تم اس وقت پکھراج کے ساتھ تھے"۔

"دراصل"۔ عمران نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا"۔ کافی دن سے ایک ایسے آدمی پر میری نظر تھی جس کے بارے میں یہ شبہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ غیر ملکی جاسوس ہے... میں فارغ اوقات میں اس کی نگرانی کیا کرتا تھا... دراصل میرا شبہ زیادہ مضبوط نہیں تھا... اچانک یہ بات میرے علم میں آئی کہ بیولک... پکھراج کی نگرانی کر رہا ہے"۔

"بیولک اس آدمی کا نام ہے"۔

"جی ہاں"۔ عمران نے کہا۔ "دو دن اسی طرح گزر گئے کہ وہ پکھراج کی نگرانی کرتا رہا اور میں اس کی... جب اس طرح کوئی بات نہ بنی تو میں کل رات پکھراج سے جا ٹکرایا... جی ہاں... میں نے کل رات ہی اس سے راہ و رسم پیدا کی تھی کہ اس کی گاڑی میں اس کے ساتھ جا رہا تھا کہ وہ واقعہ پیش آیا"۔

"کیا گاڑی میں بیولک ہی تھا"۔

"جی نہیں... وہ کوئی اور تھا... لیکن تھا وہ بھی غیر ملکی... صرف ڈرائیونگ کرنے والا مقامی آدمی تھا... بہرحال میں نے اس کار کے نمبر

ذہن نشین کر لئے تھے۔ آج دوپہر کو مجھے معلوم ہو گیا کہ اس نمبر کی کار ڈاکٹر میکلین کی ہے۔

"ڈاکٹر میکلین"۔ سرسلطان چونک کر بولے۔ "یہ وہی ڈاکٹر میکلین تو نہیں جو کئی سال ہوئے عیسائی مشنری کے ساتھ یہاں آیا تھا"۔

"وہی"۔ عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "اس نے جارج ٹاؤن کے علاقے میں ایک چھوٹا سا ہسپتال قائم کر رکھا ہے جہاں غربا کا مفت علاج کیا جاتا ہے"۔

"مجھے معلوم ہے"۔ سرسلطان نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "اس کو سوشل حلقوں میں بڑی عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے"۔

"میں عنقریب اسے بہت زیادہ عزت کی نظروں سے دیکھوں گا"۔

"اوہ! عمران... بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے اس پر ہاتھ نہ ڈال دینا... ہنگامہ برپا ہو جائے گا... اس کی رسائی اعلیٰ حکام تک ہے"۔

"میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کا بھی دوست ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"خیر... خیر... میری دوستی سے تو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا لیکن صوبائی گورنر اس کے بہت بے تکلف دوست ہیں"۔

"مجھے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ میرے ملک کے دشمنوں کی رسائی کہاں تک ہے... یہ تو ظاہر ہے کہ اس قسم کے لوگ اعلیٰ حکام سے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بناتے رکھتے ہیں....."

"اچھا خیر.... تو پھر تم نے اس کے سلسلے میں کیا کیا"۔

"فی الحال اس کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے کہ اس پر نظر رکھی جائے"۔

"کیا پیولک کا تعلق ڈاکٹر میکلین ہی سے ہے"۔

"اگر کوئی تعلق ہے تو ابھی مجھے اس کا علم نہیں ہو سکا.... بہرحال نگرانی پیولک کی بھی ہو رہی ہے"۔

"تم نے جولیا کو فریدہ کی کوٹھی کی نگرانی پر کیوں مقرر کیا تھا"۔

"میں چاہتا تھا کہ وہ ان لوگوں کی نظر میں آ جائے تو جن کو فریدہ اور پکھراج سے دلچسپی ہے.... میں چاہتا تھا کہ وہ لوگ جولیا پر ہاتھ ڈالیں اور میں ان پر ہاتھ صاف کر دوں لیکن چوٹ ہو گئی"۔

"تو وہ اب ڈاکٹر میکلین ہی کے قبضے میں ہو گی"۔

"نہیں.... وہ کرنل شوبن کے قبضے میں ہے"۔

"شوبن...." سرسلطان چونک پڑے۔

"ہاں"۔ عمران نے کہا۔ "میں نے ابھی آپ کو یہ نہیں بتایا کہ ایک اور گاڑی بھی تھی جس نے ماڈل کالونی کی اس عمارت تک نیلی کار کا تعاقب کیا تھا.... اس گاڑی میں دو غیر ملکی تھے اور میں کسی طرح ان دونوں کی گفتگو سننے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

عمران نے وہ واقعہ تفصیل سے بتا کر کہا۔ "اس آدمی نے ٹرانسمیٹر پر جو گفتگو کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولیا پر کرنل شوبن کے آدمیوں

نے ہاتھ ڈالا ہے اور وہ لوگ کرنل شوبن کی تلاش میں ہیں.... ٹرانسمیٹر پر جس شخص کو رپورٹ دی گئی تھی اسے۔ "ایم" کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا.... اسم سے مراد میکلین بھی ہو سکتی ہے"۔

"گویا دو گروہ سرگرم کار ہیں"۔

"فریدہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اسی سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اس معاملے میں ایک سے زیادہ گروہ دلچسپی لے رہے ہیں.... ایک گروہ کیمونسٹوں کا ہے جس کی سربراہی کرنل شوبن کر رہا ہے.... ظاہر ہے کہ وہ اپنے ملک کے اس راز کو بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے.... دوسرا گروہ ڈاکٹر میکلین کا ہے.... یہ لوگ ظاہر ہے کہ اسی ملک سے تعلق رکھتے ہیں جاسوسوں نے ان فلم ایکٹریسوں کے ذریعے سے کوئی اشتراکی راز ہمارے ملک میں اسمگل کیا ہے.... مجھے شبہ ہے کہ شاید کوئی تیسری طاقت بھی اس معاملے میں دلچسپی لے رہی ہے لیکن اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔

"اس واقعہ سے اس کیمونسٹ ملک کے سفارت خانے میں بڑی ہلچل مچ گئی ہے.... ان کے سفیر نے آج ہی دوپہر کو صوبائی گورنر سے ملاقات کی تھی.... کیمونسٹ ملک کی حکومت چاہتی ہے کہ ان دونوں لڑکیوں کو ان کے حوالے کر دیا جائے لیکن یہ ملاقات فیصلہ کن ثابت نہیں ہو سکی.... شاید گورنر صاحب اس سلسلے میں صدر مملکت سے گفتگو کریں گے"۔

"کیمونسٹ ملک کی حکومت کو اختلاج قلب کا شکار ہونا چاہئے تھا

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

لیکن ظاہر ہے کہ ان دونوں لڑکیوں کو اس کیمونسٹ ملک کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ وہ بہرحال ہمارے ملک کی شہری ہیں اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری ہماری ہی اوپر عائد ہوتی ہے"۔

سرسلطان کچھ سوچتے ہوئے سرہلانے لگے اور پھر چونک کر بولے۔

"تم نے اس گاڑی کے نمبر بھی نوٹ کئے ہوں گے جس نے نیلی کار کا تعاقب کیا تھا"۔

"جی ہاں۔۔۔ اس کے مالک کا بھی پتہ چل چکا ہے۔۔۔ جیفرسن ہی اس کا مالک ہے جس نے ٹرانسیٹر پر اپنے باس "ایم" کو رپورٹ دی تھی۔۔۔ وہ بیکر اسٹریٹ میں رہتا ہے اور دوائیں بنانے والی ایک غیر ملکی کمپنی کی مقامی شاخ کا مینجر ہے"۔

"تم ابھی کہہ چکے ہو کہ کسی تیسری پارٹی کا بھی امکان ہے"۔

"جی ہاں"۔

"یہ تم کس بنیاد پر کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ پکھراج کو اغوا کرنے کی کوشش میں ڈاکٹر میکلین کا ہاتھ تھا۔۔۔ ظاہر ہے کہ فریدہ کو بھی۔۔۔"

"ضروری نہیں ہے"۔ عمران نے سرسلطان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "فریدہ کو اغوا کرنے والی کوئی تیسری پارٹی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ ان لوگوں نے فریدہ کو تو اغوا کر لیا مگر پکھراج کے معاملے میں ناکام رہے۔۔۔ پھر شاید کسی طرح ڈاکٹر میکلین یا کرنل شوبن کے آدمیوں کو پتہ چل گیا کہ فریدہ

کو اغوا کر کے کس عمارت میں لے جایا گیا ہے۔۔۔ وہ لوگ اس عمارت پر چڑھ دوڑے۔۔۔ ٹکراؤ ہوا۔۔۔ فائرنگ ہوئی۔۔۔ ایک اجنبی ہلاک ہوا اور پھر دونوں ہی پارٹیوں کے آدمی فریدہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ پولیس پہنچ گئی تھی۔۔۔ دیکھئے یہ صرف امکان ہے۔۔۔ ضروری نہیں کہ درست ثابت ہو۔۔۔ تیسری پارٹی کے امکان کا جائزہ میں صرف اس لئے لے رہا ہوں کہ بیولک اور ڈاکٹر میکلین کا تعلق ابھی تک ثابت نہیں ہو سکا ہے"۔

"چیانگ کا بھی کوئی پتہ نہیں چل سکا"۔

"اگر وہ لگ گیا تو معاملہ کسی نہ کسی حد تک صاف ہو جائے گا۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں چینی کرائے کے آدمی تھے۔۔۔ ان کا تعلق جرائم کی دنیا سے تھا۔۔۔ میں ان دونوں کے ماضی سے کافی حد تک با خبر ہوں۔۔۔ وہ غیر ملکی جاسوس نہیں ہو سکتے"۔

"لیکن کسی پارٹی کا ایک ایسے معاملے میں کرائے کے آدمیوں کو سامنے لانا عجیب سی بات ہے"۔

"یہ بات مجھے بھی کھٹک رہی ہے"۔ عمران نے تفکرانہ لہجے میں کہا۔

"ماڈل کالونی کی اس عمارت سے کوئی بھی سراغ نہیں ملا؟"

"اگر آپ کی مراد جولیا کے سراغ سے ہے تو کوئی بھی نہیں۔۔۔ ویسے کئی آدمیوں کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔۔۔ وہ کار بھی گیراج میں موجود تھی جس میں جولیا کو وہاں لے جایا گیا تھا۔۔۔ پتہ چلا ہے کہ اس عمارت اور

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

اس کار کا مالک سیم آفریدی نام کا ایک آدمی ہے.... شاید ابھی گھر پہنچنے پر مجھے ان دونوں کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے.... خیر یہ باتیں تو ختم ہوئیں.... اب مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ کسی ماہر ہپناٹسٹ کا بندوبست کیجئے"۔

"کیوں" سر سلطان نے بیساختہ کہا۔

"کوئی ماہر ہپناٹسٹ ہی یہ معلوم کر سکتا ہے کہ ان دونوں فلم ایکٹریوں کے دماغ میں کیا راز پوشیدہ ہے"۔ عمران نے کہا۔ "ممکن ہے کہ وہ راز ہمارے ملک کے لئے بھی کچھ اہمیت رکھتا ہو.... انتخابات میں گڑبڑ کرنے کے لئے اشتراکیوں نے آج کل ہمارے ملک میں ہنگامے کھڑے کر رکھے ہیں.... ممکن ہے کہ اس راز سے اشتراکیوں کے آئندہ عزائم کا کچھ پتہ چل سکے"۔

"تم ٹھیک کہہ رہے" سر سلطان نے آہستہ سے کہا۔"یہ بہت ضروری ہے"۔

"کیا آپ اس کا انتظام کر سکیں گے.... دراصل مجھے اس وقت دوسری طرف متوجہ رہنا ضروری ہے ورنہ خود ہی کچھ کرتا"۔

"یہ انتظام تو ہو جائے گا.... تم اس کی فکر مت کرو"۔

"اچھی بات ہے.... اب میں چلتا ہوں"۔

"جولیا کا پتہ جلد از جلد چلنا چاہئے"۔ سر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

عمران متفکرانہ انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔ پھر بولا۔

"کرنل شوبن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں"۔

"بہت زبردست اشتراکی ہے.... اپنے ملک کی ملٹری سیکرٹ سروس کا سرگرم کارکن ہے.... پچھلے دنوں اسے ایک بار یہاں دیکھا گیا تھا.... تمہارے باپ کے محکمے کو بھی اس کی تلاش ہے لیکن وہ دوبارہ نہیں دکھائی دیا.... شبہ کیا جا رہا ہے کہ ہماری یہاں جو اشتراکی ہنگامے ہو رہے ہیں ان میں اسی کا دماغ کام کر رہا ہے"۔

"ہوں.... اچھا" عمران کھڑا ہو گیا۔

سر سلطان بھی کھڑے ہو گئے وہ عمران سے باتیں کرتے ہوئے برآمدے تک چلے آئے تھے.... اچانک انہوں نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آج پہلی مرتبہ میں تم کو اتنا سنجیدہ دیکھ رہا ہوں"۔

"ہاں"۔ عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔ "جب سے سلیمان کی بیوی میکے گئی ہے۔ وہ بہت اداس رہنے لگا ہے.... اسی کی وجہ سے فکرمند ہوں.... وہ آج صبح مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اسے دو دن کی چھٹی دے دوں تاکہ وہ جا کر اپنی بیوی کو لے آئے.... سوچ رہا ہوں اسے آج شام کو چھٹی دے دوں گا"۔

"بہک گئے" سر سلطان کہتے ہوئے ہنس پڑے۔

"اچھا اب اجازت دیجئے"۔

عمران نے ان سے مصافحہ کیا اور برآمدے سے اتر کر اپنی اوپل ریکارڈ میں جا بیٹھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

ڈاکٹر میکلین سگار سلگا کر متفکرانہ نظروں سے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی عورت کی طرف دیکھنے لگا۔

اس عورت کی عمر تیس سال سے زیادہ نہیں رہی ہو گی... ڈاکٹر میکلین کی ہم وطن ہی تھی... متناسب الاعضا بھی تھی اور خوبصورت بھی... ہلدا نام تھا... ڈاکٹر میکلین کے ہسپتال میں نرس تھی... ان دونوں کے درمیان میں وہی تعلق تھا جو کسی ملک کے دو جاسوسوں کے درمیان میں ہو سکتا ہے... لیکن نجی طور پر ان کے تعلق میں کچھ گہرائی بھی تھی جس سے گروہ کے دو ایک ہی آدمی واقف تھے۔

ہلدا اپنے ساتھیوں کی سرگرمی میں باقاعدہ حصہ نہیں لیتی تھی... ڈاکٹر میکلین ہی نے اسے کسی وجہ سے روک رکھا تھا لیکن بعض اوقات وہ ہلدا سے مشورہ ضرور لیتا تھا... ہلدا کی ذہانت اس کے ساتھیوں کے لئے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی... اسی ذہانت نے ڈاکٹر میکلین کو اس کی طرف جھکنے پر مجبور کر دیا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ ایک خشک مزاج آدمی سمجھا جاتا تھا۔

ڈاکٹر میکلین کی قیام گاہ ہسپتال کے قریب ہی تھی... ایک چھوٹا سا خوبصورت بنگلہ... ہلدا اور ڈاکٹر میکلین اسی بنگلے کے ایک کمرے میں بیٹھے مصروف گفتگو تھے۔

ڈاکٹر میکلین نے سگار کا ایک گہرا کش لے کر دوبارہ بولنا شروع کیا۔

"ہاں تو میں تمہیں بتا رہا تھا کہ جیفرسن نے جب مجھے وہ رپورٹ دی تو میں نے اسے ماڈل کالونی سے ہٹا دیا اور اس عمارت کی نگرانی کے لئے میڈکس کو وہاں بھیجا۔"

"میڈکس اس کام کے لئے بے حد مناسب آدمی تھا۔" ہلدا نے سر ہلا کر کہا۔

"ہاں... وہ دیسی عیسائی ہے نا... اس کے علاوہ میں نے اسے بھیجا بھی اس حیثیت سے تھا کہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہوتا... وہ آئسکریم بیچنے والا سائیکل رکشہ لے کر گیا تھا... وہ اس عمارت کے قرب و جوار میں آئسکریم بیچتا پھرتا لیکن اس کی نوبت نہیں آ سکی۔"

ڈاکٹر میکلین چند لمحے کچھ سوچتا رہا اور پھر بولا۔ نہ جانے ان لوگوں کو خطرے کا احساس کیسے ہو گیا تھا کہ وہ لوگ اس عمارت سے بھاگ نکلے تھے۔"

"بھاگ نکلے تھے..." ہلدا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔" میکلین نے جواب دیا۔ "انہوں نے عمارت کا عقبی دروازہ استعمال کیا تھا... میڈکس عین اس وقت وہاں پہنچا جب وہ لوگ عقبی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

دروازے سے باہر نکل رہے تھے ان کی تعداد چار تھی.... اور پانچویں وہ لڑکی... جیفرسن نے جب اس گاڑی کا تعاقب کیا تھا تو خیال یہی تھا کہ وہ لڑکی بھی انہیں میں سے ایک ہوگی لیکن میڈکس کے مشاہدے میں آنے والی ایک بات نے اس کی تردید کر دی۔ ان چاروں نے لڑکی کو گھیرے میں لے رکھا تھا... ایک کے ہاتھ میں پستول تھا جس کی نال لڑکی کی کمر سے لگی ہوئی تھی.... میڈکس کے آئسکریم رکشہ کو دیکھ کر اس آدمی نے جلدی سے پستول اپنی جیب میں رکھ لیا اور اس لڑکی کی طرف جھک کر آہستہ سے کچھ کہا... غالباً" دھمکی دی ہوگی کہ اگر اس نے شور مچایا تو اسے شوٹ کرنے کے لئے پستول جیب سے نکالا بھی جا سکتا ہے۔"

ڈاکٹر میکلین جب داستان کے اس حصے پر پہنچا تو ہلدا کے چہرے پر تفکر کا غبار چھا چکا تھا.... ڈاکٹر میکلین نے سگار کا ایک کش لیا اور کہتا رہا۔

"میڈکس نے ایسا ظاہر کیا جیسے کچھ نہ دیکھا ہو.... وہ آئسکریم کی صدا لگاتا ہوا گزرا چلا گیا.... جب وہ بڑی سڑک پر پہنچا تو اس کی آواز سن کر چند بچے اپنے گھروں سے نکل آئے.... میڈکس کھڑا ہو کر ان بچوں کو آئسکریم بیچنے لگا.... ذرا ہی دیر بعد وہ چاروں آدمی اور وہ لڑکی اس کے قریب سے گزرے لیکن میڈکس نے ان پر اچٹتی سی نظر بھی نہیں ڈالی اور بچوں کی طرف متوجہ رہا... بات طویل ہوتی جا رہی ہے.... مختصر طور پر یوں سمجھ لو کہ ان لوگوں کو اس کالونی میں کوئی ٹیکسی تو نہ مل سکی لیکن ایک تانگہ مل گیا جس پر وہ لوگ .... امپیریل بار پہنچے.... میڈکس نے ان کا تعاقب کیا تھا.... وہ لوگ اس شراب خانے کی اوپر منزل پر چلے گئے.... وہ منزل شراب خانے کے مالک ہی کے استعمال میں رہتی ہے.... ایک زینہ شراب خانے کے اندر سے بھی اوپر کی طرف جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں نے عقبی گلی کا زینہ استعمال کیا تھا.... ایک خاص بات یہ کہ جب وہ لوگ تانگے سے اترے تھے وہ لڑکی بے ہوش تھی.... ان میں سے ایک نے اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا.... تانگے والے سے شاید انہوں نے یہ بہانہ کر دیا ہو کہ وہ لڑکی بیمار ہے۔"

ڈاکٹر میکلین خاموش ہو کر سگار کے ہلکے ہلکے کش لیتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔ ہلدا بولی۔" اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ امپیریل بار کا مالک بھی کرنل شوبن کا آدمی ہے۔"

"قطعی طور پر۔"

"مگر ان لوگوں کو آخر ایسی کیا گھبراہٹ ہوئی تھی کہ وہ اپنی گاڑی بھی اس عمارت میں چھوڑ کر عقبی دروازے سے بھاگ نکلے۔"

"مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ ان کے فرار کے تھوڑی ہی دیر بعد ملٹری پولیس نے اس عمارت پر چھاپہ مارا تھا۔"

"اوہ" ہلدا ہونٹ سکوڑ کر چند لمحے ڈاکٹر میکلین کی طرف دیکھتی رہی اور پھر کہا۔ "گویا ان لوگوں کو آنے والے خطرے کا احساس ہو گیا تھا۔"

"ظاہر تو یہی ہوتا ہے لیکن سوال یہ ہے وہ ان کو خطرے کا احساس ہوا کیونکر۔"

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

ہلدا متفکرانہ انداز میں سر ہلا رہی تھی۔

"اور اس لڑکی کا معاملہ بھی الجھن میں ڈالے ہوئے ہے۔" ڈاکٹر میکلین بولا۔

"ظاہر ہے کہ اس کا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہونا چاہیے.... اس عمارت پر ملٹری کا چھاپہ یہی ظاہر کرتا ہے۔"

"لیکن وہ اپنی خوشی سے ان لوگوں کے ساتھ گئی تھی۔"

"ہو سکتا ہے وہ دھوکہ کھا گئی ہو۔"

"چلو پھر اسے یہی سمجھ کر اغوا کیا گیا ہو گا کہ وہ ہم میں سے ایک ہے۔"

"ہاں یہ ممکن ہے.... اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اسے تیسری پارٹی سے متعلق سمجھے ہوں۔" ہلدا نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ناکامی نہیں ہو گی.... اتنا تو ہو چکا ہے کہ اس کے کچھ آدمی ہماری نظروں میں آ گئے ہیں۔"

ڈاکٹر میکلین نے سگار کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑی اور سائڈ بورڈ کی طرف دیکھنے لگا جس پر مختلف قسم کی شراب کی بوتلیں بڑے سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں.... سوڈے کا سائفن اور گلاس بھی وہیں موجود تھے۔

"کیا کچھ پینے کا موڈ ہو رہا ہے" ہلدا مسکرائی۔

"اگر تم اپنے ہاتھوں سے پلاؤ تو کیا بات ہے۔" ڈاکٹر میکلین بھی مسکرایا تھا۔

"وہسکی؟"

"تم جانتی ہو کہ میں اور کچھ پسند نہیں کرتا۔"

ہلدا اٹھی اور سائڈ بورڈ کی طرف بڑھ گئی۔

ڈاکٹر میکلین نے اپنے قریب رکھے ہوئے فون کا ریسیور اٹھایا اور کسی کے نمبر رنگ کرنے لگا.... دوسری طرف گھنٹی بجی.... ریسیور اٹھایا گیا اور آواز آئی۔

"جیفرسن اسپیکنگ۔"

"اٹ از ایم۔"

"یس باس۔"

"آٹھ بجے سے امپیریل بار کی نگرانی تم خود کرو گے۔"

"او کے باس۔"

ڈاکٹر میکلین نے ریسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ سوچ کر دوبارہ اٹھایا اور نمبر گھمائے۔

"جیفرسن" وہ ماؤتھ پیس میں بولا۔

"یس باس"

"تم شراب خانے کی نگرانی باہر سے نہیں کرو گے.... اندر جا کر بیٹھ جانا مگر اتنی زیادہ نہ پینا کہ ہوش و حواس کھو بیٹھو.... تمہیں شراب خانے کے ماحول کا مشاہدہ کرنا ہے.... خاص طور پر شراب خانے کے مالک پر نظر رکھنا۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"عقبی دروازے کی نگرانی کون کرے گا باس۔"

"وہاں میں کسی اور کو مقرر کروں گا۔"

"او کے باس"

ڈاکٹر میکین نے سلسلہ منقطع کیا اور دوبارہ کسی کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ ہلدا وہسکی کا ڈبل پیگ بنا کر لے آئی تھی۔۔۔ گلاس تپائی پر رکھ دیا تھا۔ خود اپنے لئے وہ بیئر کی بوتل اور گلاس اٹھا لائی تھی۔

صفدر نے ایک طویل سانس لی اور امپیریل بار کے سائن بورڈ کو گھورنے لگا۔

وہ جیفرسن کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک پہنچا تھا۔۔۔ جیفرسن شراب خانے کے اندر جا چکا تھا لیکن صفدر؟ وہ شراب خانے میں کیسے داخل ہوتا۔۔۔ اگر داخل ہوتا تو پینی بھی پڑتی اور شراب سونگھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ اگر یہ کہا جائے کہ فرض کی ادائیگی کی خاطر پی لینے میں کوئی حرج تو بھی بات نہیں بنتی تھی۔۔۔ صفدر اس معاملے میں بالکل اناڑی تھا۔۔۔ شاید دو ہی پیگ پی لینے کے بعد اس کی کھوپڑی الٹی ہو جاتی۔۔۔ شاید یہ بھی یاد نہ رہتا کہ "فرض" کی ہجے کیا ہے اور "ادائیگی" قطب شمالی کو کہتے ہیں یا بینگن کے بھرتے کو۔

صفدر چند لمحے انتظار کرتا رہا کہ شاید جیفرسن واپس لوٹے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جیفرسن شراب خانے ہی میں جم گیا تھا۔۔۔ صفدر نے پر تفکر انداز میں چاروں طرف دیکھا لیکن اسے جس چیز کی تلاش تھی وہ نہیں دکھائی دی۔ ٹیلیفون۔۔۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

صفدر چاہتا تھا کہ ایکسٹو کو اس صورت حال سے آگاہ کرنے کے بعد اپنے لئے ہدایات حاصل کرے لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ سڑک کے موڑ تک جاتا۔ وہاں ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ موجود تھا۔

لیکن صفدر کو خدشہ یہ تھا کہ جب وہ ایکسٹو کو فون کر کے واپس لوٹے تو جیفرسن یہاں سے رخصت نہ ہو چکا ہو۔

چند منٹ شش و پنج میں گزر گئے.... جیفرسن اب تک باہر نکلتا نہیں دکھائی دیا تھا.... صفدر نے سوچا کہ جیفرسن اتنی دیر رکا ہے تو پھر کچھ پی کر ہی رخصت ہو گا.... اگر صرف دو پیگ پئے تو بھی کم از کم آدھا گھنٹہ تو لگنا ہی چاہیے.... اسے اندر گئے ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے اور آدھا گھنٹہ مکمل ہونے میں بیس منٹ باقی تھے۔

صفدر لپکتا ہوا فون بوتھ تک پہنچا اور ایکسٹو کو رنگ کیا.... دوسری طرف گھنٹی بجی.... فوراً ہی ریسیور بھی اٹھایا گیا۔

"ہیلو" ایکسٹو کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں صفدر ہوں جناب۔"

"کوئی خاص بات؟"

صفدر نے اسے صورت حال سے آگاہ کر دیا۔

"ہوں" دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی پھر کہا گیا۔ "شراب خانے کے سامنے انتظار کرو۔"

صفدر پوچھنا چاہتا تھا کہ کس بات کا انتظار کرے لیکن دوسری طرف

سے سلسلہ منقطع کیا جا چکا تھا.... صفدر نے ایک ٹھنڈی سانس لی.... ریسیور ہک سے لٹکایا.... بوتھ سے نکلا اور شراب خانے کی طرف چل پڑا۔

بیس منٹ گزرنے پر صفدر کو معلوم ہو سکا کہ ایکسٹو نے اس سے کس کا انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔

وہ عمران تھا.... میک اپ میں تھا.... لیکن صفدر نے اسے فوراً پہچان لیا کیونکہ اس ریڈی میڈ میک اپ میں وہ عمران کو ان گنت بار دیکھ چکا تھا۔

"کیا وہ شراب خانے ہی میں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں"

"آؤ" عمران نے صفدر کا ہاتھ پکڑا اور سڑک پار کرنے لگا۔

"کیا مطلب"

"آج دل بھر کر پئیں گے.... کب تک برہمچاری بنے رہیں۔"

"عمران صاحب"۔ صفدر نے احتجاج کیا۔

لیکن عمران اسے کے احتجاج کو خاطر میں لانے والا کب تھا.... وہ اسے شراب خانے میں لے آیا.... ایک میز پر جیفرسن بھی بیٹھا نظر آیا تھا.... گلاس اور شراب کی بوتل اس کی میز پر موجود تھی.... وہ تنہا تھا۔

عمران اور صفدر ایک خالی میز پر بیٹھ گئے.... صفدر بے حد حیران تھا.... جانتا تھا کہ عمران بھی ان لوگوں میں سے ہے جو کبھی ضرورتاً بھی نہیں پیتے۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

عمران نے ویٹر سے "جن" کی ایک خاص برانڈ کی بوتل لانے کے لیے کہا۔

"اوہ" اچانک صفدر نے ایک طویل سانس لی۔ "کیا اس برانڈ کی بوتل آپ کی جیب میں بھی موجود ہے۔"

"اور وہ پانی سے بھری ہوئی تھی۔" عمران بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔ "بہت دیر میں سمجھے تم۔"

"اور اس لئے سمجھ گیا کہ ایک دوبار پہلے بھی اس قسم کا اتفاق ہو چکا ہے ورنہ میرے فرشتے بھی نہ سمجھ سکتے۔"

عمران سر ہلانے لگا۔

ابھی شراب خانے کی کافی میزیں خالی پڑی تھیں لیکن آہستہ آہستہ پر ہوتی جا رہی تھیں۔

"وہ ابھی تک اکیلا ہی ہے۔" عمران نے جیفرسن کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"مجھے حیرت ہے۔" صفدر بڑبڑایا۔

"اس کے اکیلا ہونے پر؟"

"نہیں"

"پھر"

"میں سمجھ رہا تھا کہ جیفرسن یہاں پینے کے لئے آ بیٹھا ہے لیکن اب جبکہ ایکسٹو نے آپ کو بھی یہاں بھیج دیا ہے میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ جیفرسن کی یہاں آمد کوئی خاص اہمیت رکھتی ہے۔"

"یقیناً" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اس کی یہاں آمد کا مقصد محض شراب پینا ہرگز نہیں ہو سکتا لیکن میں نہیں جانتا کہ دوسرا مقصد کیا ہو گا... شاید اس مقصد کا علم ایکسٹو کو بھی نہ ہو۔"

"کیا بات ہوئی۔"

"بات یہ ہوئی کہ کرنل شوبن کی تلاش میں کیپٹن فیاض بھی ہے... دو ایسے آدمیوں پر کیپٹن فیاض کی نظر ہے جن کے بارے میں یہ شبہ ہے کہ وہ کرنل شوبن سے ملاقات کرتے رہتے ہوں گے... ان دونوں آدمیوں کا تعلق اس کمیونسٹ ملک کے سفارتخانے سے ہے... جب وہ دونوں آدمی فیاض کی نظروں میں ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ میری نظروں میں نہ ہوں۔"

عمران ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا ہی تھا کہ صفدر بول پڑا۔

"بات اب بھی سمجھ میں نہیں آئی۔"

"بات اس وقت سمجھ میں آئے گی جب میں تم کو یہ بتاؤں گا کہ ان دونوں آدمیوں میں سے ایک کو میں نے دو مرتبہ اس شراب خانے میں آتے ہوئے دیکھا ہے یہ کل دوپہر اور پرسوں دوپہر کی بات ہے۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اس شراب خانے سے کرنل شوبن کا کچھ تعلق ہے۔"

"ہاں... اسی امکان کو مدنظر رکھتے ہوئے ایکسٹو نے مجھے بھی یہاں

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بھیجا ہے.... اب ہم دیکھیں گے کہ جیفرسن یہاں کیوں آتا ہے۔"

گفتگو کا سلسلہ ذرا دیر کے لئے رک گیا کیونکہ ویٹر شراب لے آیا تھا.... سوڈے کا سائفن اور دو گلاس بھی تھے۔

"اور کچھ جناب.... اور کچھ" ویٹر نے پوچھا۔

"نہیں.... جاؤ"۔ صفدر نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

ویٹر چلا گیا.... اس کے جاتے ہی شراب کی بوتل عمران کے کوٹ کی جیب میں پہنچ گئی اور دوسری بوتل جیب سے نکل کر میز پر آ گئی.... یہ سب کچھ اتنی صفائی سے ہوا تھا کہ اس کا علم کسی کو بھی نہ ہو سکا ہو گا۔

عمران نے پانی کے دو "پیگ" بنائے اور جھومتا ہوا بولا۔

"پیو.... آج دل بھر کر پیو۔"

صفدر مسکرایا دیا.... اور پھر اس نے گلاس اٹھا کر پانی ملے ہوئے سوڈے کی ایک چسکی لی۔

"جیفرسن کی یہاں آمد کا مقصد تو یہی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو بھی اس بات کا علم ہے کہ اس شراب خانے سے کرنل شوبن کا بھی کچھ تعلق ہے" صفدر چند لمحے بعد بولا۔

عمران اثبات میں سر ہلانے لگا۔

صفدر پھر بولا۔ "لیکن آخر یہ لوگ کرنل شوبن کے چکر میں کیوں ہیں۔"

"اس پر نظر رکھنا چاہتے ہوں گے تاکہ اگر وہ ان دونوں فلم

ایکٹریسوں پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ لوگ اس بات سے بے خبر نہ رہ سکیں اور اس کے خلاف بروقت قدم اٹھا سکیں۔"

"جولیا کا اب تک کچھ پتہ نہیں چل سکا"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"اس مرتبہ ایکسٹو کو بڑی گہری چوٹ ہوئی ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب.... کیسی چوٹ"

"ہمیشہ وہ بروقت اپنے ماتحتوں کی مدد کو پہنچ جاتا تھا لیکن اس مرتبہ...." عمران اچانک خاموش ہو گیا۔

چار آدمیوں کی ایک پارٹی برابر والی میز پر آ بیٹھی تھی۔

عمران چند لمحے کی خاموشی کے بعد صفدر کی طرف جھکتا ہوا آہستہ سے بولا۔

"اب ہم اپنے خاص موضوع پر بالکل گفتگو نہیں کریں گے۔"

صفدر سر ہلا کر اپنی جیب میں سگریٹ کا پیکٹ ٹٹولنے لگا۔

عمران نے گنگنانا شروع کر دیا۔ "جادوگر سیاں.... چھوڑو موری بیاں...."

"واہ.... صفدر ہنس پڑا۔" کوئی اور گیت نہیں یاد آیا آپ کو۔"

اس سے پہلے کہ عمران جواب میں کچھ کہتا شراب خانے میں کئی آوازیں بلند ہوئیں۔

"ہے.... ہے جونی"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"بے.... بے"

مختلف میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ کسی کو پکار رہے تھے۔

صفدر کی نظریں اس بوڑھے پر جم گئیں جو لنگڑاتا ہوا شراب خانے میں داخل ہوا تھا لوگ۔ اسی کو پکار رہے تھے.... ہر ایک کی خواہش تھی کہ بوڑھا اسی کی میز پر پہنچ جائے.... لیکن صفدر یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ بوڑھے میں ایسی کیا خصوصیات تھیں جو دوسروں کو اس کی طرف متوجہ کر سکتیں....

بوڑھے کا سوٹ استری سے بے نیاز تھا.... نہ صرف استری سے بے نیاز تھا بلکہ اس کی لاتعداد شکنیں یہ ظاہر کر رہی تھیں کہ وہ مہینوں سے بوڑھے کے جسم سے الگ نہیں ہوا ہے.... کچھ اسی قسم کی حالت قمیض کی تھی.... شاید وہ کبھی سفید رہی ہو لیکن اب گہرے رنگ کے سوٹ سے "میچ" کرنے لگی تھی.... سوٹ بہت قدیم تراش کا تھا اور گلے میں جھولتی ہوئی ٹائی بھی جارج پنجم کے زمانے کی معلوم ہوتی تھی۔

بوڑھے کی رنگت و سفید تھی لیکن اس پر میل کچیل کی ہلکی سی تہہ کو دور سے بھی محسوس کیا جا سکتا تھا.... اس کے چہرے کا بیشتر حصہ بھوری داڑھی اور مونچھوں میں چھپا ہوا تھا.... ہونٹ تو بالکل ہی دکھائی نہیں دے رہے تھے.... ہونٹوں میں دبا ہوا بغیر پالش کا پائپ ڈاڑھی اور مونچھوں کے درمیان میں دبا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ چھوٹی چھوٹی نیلی آنکھیں چندھیائی ہوئی سی تھیں۔

صفدر نے اسے ایک میز پر جمتے دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ دوسری میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے چہروں پر مایوسی چھا گئی تھی.... ان لوگوں کے چہرے کھل اٹھے تھے جن کو اس بوڑھے کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ انہوں نے فوراً ہی بوڑھے کے لئے ڈبل پیگ کا آرڈر دیا۔ بوڑھا مسکراتی ہوئی نظروں سے شراب خانے کا جائزہ لے رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟" صفدر نے آہستہ سے پوچھا۔

"اس شراب خانے کا مالک۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا؟" صفدر متحیر رہ گیا۔

"ہاں۔" عمران نے سر ہلاتے ہو ئیکہا۔ "بڈھا بڑا کنجوس ہے.... وہ اس شراب خانے کا مالک ہے لیکن تم اس کا لباس دیکھ ہی رہے ہو.... سنا ہے صرف کرسمس کے موقع پر صاف ستھرا لباس پہنتا ہے اور پھر وہ سال بھر تک اس کے جسم سے نہیں اترتا.... اپنے ہی شراب خانے میں بیٹھ کر دوسروں کے پیسے کی شراب پیتا ہے.... اب وہ جن لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہے وہی اس کی شراب نوشی کا بار اٹھائیں گے۔"

"مگر کیوں اٹھائیں گے"

"اپنی دلچسپی کی خاطر۔"

"کیا مطلب"

"وہ بڑی دلچسپ باتیں کیا کرتا ہے.... اسے چلتی پھرتی انسائیکلوپیڈیا سمجھ لو.... ایک دو پیگ پی لینے کے بعد اس کی زبان چلنا شروع ہوتی ہے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

اور پھر رکنے کا نام نہیں لیتی.... شاعری میں بھی درک رکھتا ہے... ملٹن اور گوئٹے کا تو حافظ ہے۔"

"رہتا کہاں ہے۔"

"اسی شراب خانے کی اوپر کی منزل پر۔"

وہسکی کا ڈبل پیگ بوڑھے جونی کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا.... پہلا ہی گھونٹ لے کر اس نے کوئی ایسی بات کہی تھی کہ اس کے ہم نشینوں نے قہقہے لگائے تھے۔

صفدر نے محسوس کیا کہ جیفرسن بھی بوڑھے جونی کی طرف متوجہ تھا۔

وقت گزرتا رہا... شراب خانے کی دو ایک ہی میزیں خالی رہ گئیں.... لوگ پی رہے تھے اور بہک رہے تھے .... قہقہے لگا رہے تھے.... زور زور سے باتیں کر رہے تھے... بوڑھے جونی کی آواز بھی بلند ہو چکی تھی.... وہ ملکہ جوزیفائن اور نپولین بونا پارٹ کی شادی.... اور ان کے تعلقات .... اور ان اسباب و علل پر روشنی ڈال رہا تھا جن کی وجہ سے جوزیفائن نے طلاق پائی تھی۔

عمران اور صفدر.... پانی ملا سوڈا .... یا.... سوڈا ملا پانی پیتے رہے۔

اچانک صفدر نے ایک طویل القامت آدمی کو شراب خانے میں داخل ہوتے دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ بوڑھا جونی اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"دوستو" بوڑھا کھڑا ہوتا ہوا اپنے ساتھیوں سے بولا۔ "میں صرف پانچ منٹ کی اجازت چاہوں گا۔"

وہ شراب کا گلاس ہاتھ میں لئے لنگڑاتا ہوا نووارد کے قریب گیا.... آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں اور پھر وہ دونوں کاؤنٹر کے پیچھے چلے گئے جہاں اوپری منزل پر جانے کے لئے زینے تھے۔

صفدر نے دیکھا کہ جیفرسن کی نظریں بھی ان دونوں کا تعاقب کر رہی تھیں۔

عمران آگے جھک کر دھیمی آواز میں بولا۔" یہ ایک نئی شخصیت نظروں میں آئی ہے.... جب وہ واپس لوٹے تو تم اس کا تعاقب کرو گے۔"

صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

بوڑھا جونی اپنے ساتھیوں سے پانچ منٹ کی اجازت لے کر گیا تھا لیکن وہ اتنا وقت گزرنے سے پہلے ہی زینے اترتا نظر آیا.... اب وہ تنہا تھا.... اس نووارد اجنبی کو اوپر ہی چھوڑ آیا تھا۔

○

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

جولیا ٹہلتے ٹہلتے تھک گئی تو اسے پھر آرام کرسی پر بیٹھنا پڑا۔ کئی مرتبہ ایسا ہو چکا تھا... بے چینی اسے ٹہلنے پر مجبور کرتی تھی اور تھک کر اسے پھر کرسی کا رخ کرنا پڑتا تھا۔

کمرے میں چند پرانی آرام کرسیوں اور تین پایوں والی ایک تپائی کے علاوہ کسی قسم کا فرنیچر نہیں تھا... فرش پر ایک میلی سی دری بچھی ہوئی تھی... دیواروں پر قدرتی مناظر کی تصویروں کے فریم تھے جن کے شیشوں پر جمی ہوئی گرد کی تہہ نے ان مناظر کو دھندلا کر دیا تھا۔

کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں تھی البتہ دروازے دو تھے... غالباً" یہ کمرہ دو کمروں کے بیچ میں تھا... دروازوں کی پالش کبھی کی ختم ہو چکی تھی...

بے ہوشی کے بعد ہوش میں آنے پر جولیا نے خود کو اسی کمرے میں پایا تھا۔

ماڈل کالونی کی اس عمارت سے روانگی کی قطعی اچانک ہوئی تھی... وہ تینوں آدمی آپس میں مشورہ کر رہے تھے کہ جولیا کی زبان کھلوانے کے

لئے کس قسم کے تشدد سے آغاز کیا جائے... ابھی وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچے تھے کہ وہ آدمی جو کار کو غالباً" گیرج کی طرف لے گیا تھا گھبرایا ہوا سا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے تینوں کو اطلاع دی کہ سڑک پر کچھ ہی دور ایک کار کھڑی ہوئی ہے جس میں دو غیر ملکی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا سڑک پر اس طرح کار کھڑی رکھنا مشکوک ہے۔

جو آدمی جولیا کو وہاں لے گیا تھا اس آدمی کے ساتھ کے سے باہر نکل گیا... باقی دونوں آدمی جولیا پر پہرہ دینے کے لئے وہیں رکے رہ گئے تھے... جلد ہی وہ دونوں آدمی بھی واپس لوٹ آئے اور پھر ان لوگوں کی باتوں سے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ وہاں سے فرار ہونا چاہتے ہوں۔

جولیا مضطرب ہو گئی... وہ سوچ رہی تھی کہ شاید اس کے ساتھیوں ہی نے اس کو تلاش کیا ہو... ایکسٹو کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہو اور وہ راست اقدام کے لئے اس کی ہدایات کے منتظر ہوں۔

جولیا چاہتی تھی کہ کسی طرح ان چاروں کو فرار ہونے سے روکے لیکن یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

ان چاروں نے کچھ ضروری سامان اکٹھا کیا اور جولیا کو لے کر عقبی دروازے سے باہر نکل گئے... انہیں کچھ دیر تک پیدل چلنا پڑا اور پھر ایک تانگہ مل گیا... اس میں سوار ہونے کے بعد ان میں سے ایک نے اچانک جولیا کی ناک پر بھیگا ہوا سا رومال رکھ دیا تھا... کلوروفارم کی تیز بو جولیا کی قوت شامہ سے ٹکرائی تھی اور پھر اسے اپنے اردگرد کے ماحول کا احساس

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

رہ گیا تھا نہ اپنے وجود کا۔

آنکھ اسی کمرے میں کھلی تھی۔۔ ان چاروں میں سے کوئی نہیں دکھائی دیا تھا... پھر ایک گھنٹہ گزر جانے کے بعد بھی کسی کی شکل نہیں دکھائی دی تھی تو جولیا نے ایک طرف کا دروازہ پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

"خاموش رہو" دوسرے کمرے سے کسی آدمی کی غراہٹ سنائی دی تھی۔ "شور مچاؤ گی تو ذبح کر دیا جائے گا۔"

جولیا نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا تھا لیکن اسے خاموش رہنا ہی پڑا۔

کمرے کی لائٹ جولیا نے خود ہی جلا لی تھی... دن کافی دیر ہوئی ختم ہو چکا تھا... اب جولیا بھوک بھی محسوس کر رہی تھی اور پیاس بھی... اس جولیا نے سوچا شاید یہی تشدد کا آغاز ہے۔

لیکن اب کیا ہو گا... جولیا پریشان تھی... یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اس کے ساتھی یہاں تک پہنچ سکیں گے یا نہیں... وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جولیا مایوس ہوتی چلی گئی... اگر اس کے ساتھی یہاں تک پہنچ چکے ہوتے تو اب تک انہوں نے کوئی قدم ضرور اٹھا لیا ہوتا۔

جولیا محسوس کر رہی تھی کہ برابر والے کمرے میں کچھ آدمی موجود ہیں اس نے ایک مرتبہ دروازے سے کان لگا کر ان کی باتیں بھی سنی تھیں... باتوں کا تعلق کسی خاص معاملے سے نہیں تھا اس لیے جولیا نے زیادہ دیر تک دروازے کے قریب رہ کر اپنی ٹانگیں نہیں تھکائی تھیں۔

نو بجے کے قریب جولیا نے ایسی آواز سنی جیسے برابر والے کمرے کا دروازہ کھلا اور بند ہوا ہو۔

"گڈ نائٹ باس" دو آوازوں نے بیک وقت کہا تھا۔

جولیا تیزی سے چلتی ہوئی دروازے تک پہنچ گئی... اب اس کمرے ہونے والی گفتگو کسی اہمیت کی حامل ضرور ہوتی کیونکہ ان کا "باس" آیا

کیا یہ کرنل شوبن ہو گا؟ جولیا نے سوچا۔

"لڑکی کہاں ہے؟" ایک کرخت آواز سنائی دی۔

لیکن کرخت ہونے کے باوجود بھی وہ آواز اتنی دھیمی تھی کہ اگر جولیا نے دروازے سے کان نہ لگا رکھے ہوتے تو ایک لفظ بھی نہ سن سکتی۔

"برابر والے کمرے میں ہے باس"۔ جواب دیا گیا۔

"تو میں تم کو ابھی میرے ساتھ چلنا ہے۔"

"او کے باس۔"

"تم نے کبھی ڈاکٹر جیلانی کا نام سنا ہے۔"

"وہ مشہور ہپناٹسٹ؟"

"ہاں۔ وہی۔" کرخت اواز نے کہا۔ "یہاں کے حکام نے اس کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ فلمسٹار فریدہ اور بکھراج کو ہپناٹائز کر کے ان کے دماغ سے وہ راز نکلوا لے۔"

"اوہ"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

چند لمحے کے توقف سے کرخت آواز نے پھر کہا۔ "آج ہی رات کو ساڑھے گیارہ بجے ایک فوجی آفیسر کیپٹن نادر' ڈاکٹر جیلانی کے گھر جائے گا اور اسے لے کر فریدہ کے گھر پہنچے گا.... اگر وہ لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں تو ہمیں شکست ہو جائے گی۔"

"پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا باس" پر تشویش لہجے میں پوچھا گیا... یہ وہی آدمی تھا جسے "نومین" کے نام سے مخاطب کیا گیا تھا۔

"تم قد و قامت میں ڈاکٹر جیلانی سے مختلف نہیں ہو.... تم پر ڈاکٹر جیلانی کا میک اپ کر دیا جائے گا... میں نے ڈاکٹر جیلانی کے اغوا کا بندوبست کر لیا ہے.... تم اس کی جگہ لے لو گے اور کیپٹن نادر کے ساتھ فریدہ کے گھر پہنچو گے۔" اچانک وہ خاموش ہو گیا... جیسے کوئی خیال آ گیا ہو.... پھر بولا۔ "اس لڑکی کو کھانا وغیرہ دیا جا چکا ہے؟"

"نہیں باس"

"کیوں" آواز میں غراہٹ تھی۔

"وہ... وہ...." جواب دینے والا ہکلا کر رہ گیا۔

"فوراً" بندوبست کرو۔"

جولیا حیران رہ گئی۔ آخر اس مہربانی کا مطلب؟

تھوڑی ہی دیر میں جولیا کے سامنے کھانا موجود تھا.... کھانا لانے والے کی صورت جولیا کے لئے اجنبی تھی... وہ ان چاروں میں سے نہیں تھا... جب وہ کھانا رکھ کر چپ چاپ واپس جانے لگا تو جولیا بولی۔

"تم لوگ آخر چاہتے کیا ہو.... مجھے یہاں کیوں قید رکھا گیا ہے؟"

اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا.... پلٹ کر دیکھا تک نہیں ... جیسے گونگا بہرہ ہو.... وہ کمرے سے نکل گیا... دروازہ پر بند ہو چکا تھا۔

جولیا نے کھانے میں تکلف سے کام نہیں لیا.... بے تحاشہ بھوک محسوس کر رہی تھی.... البتہ کھانے کے دوران میں بھی اس کے چہرے پر تفکر کا غبار چھایا ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ ایسی پوزیشن میں نہیں تھی جسے اطمینان بخش کہا جا سکتا۔

کھانے کی ٹرے میں پانی سے بھرا ہوا جگ اور گلاس بھی موجود تھا... جولیا نے دن بھر کر پانی پیا.... اور پھر غنودگی سی محسوس کرنے لگی۔

دروازہ پھر کھلا... وہی آدمی تھا.... اس مرتبہ کافی لے کر آیا تھا.... اس نے اب بھی جولیا سے کوئی بات نہیں کی... چپ چاپ کھانے کے برتن سمیٹے اور کمرے سے چلا گیا۔

کافی پیتے ہوئے جولیا سوچ رہی تھی کہ ایکسٹو کو شاید اس بات کا علم کسی طرح بھی نہ ہو سکے کہ کرنل شوہن کیا چال چلنے والا تھا....

جولیا کی دانست میں کرخت آواز والا آدمی کرنل شوہن ہی ہو سکتا تھا... اس نے اس بات کے انتظامات کر لیے تھے کہ ڈاکٹر جیلانی کے میک اپ میں اس کا اپنا آدمی فریدہ کے گھر پہنچ جاتا۔

وہاں پہنچ کر اسے کیا کرنا تھا؟ جولیا اس بات سے بے خبر تھی.... اسے ان لوگوں کی مکمل گفتگو سننے کا موقع نہیں مل سکا تھا.... وہ دروازے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

سے کان لگائے کھڑی تو رہی تھی لیکن وہ لوگ شاید کسی دوسرے کمرے میں چلے گئے تھے۔

کافی پی کر خالی پیالی ٹرے میں رکھتے وقت جولیا کو اپنا ہاتھ کانپتا محسوس ہوا۔ دوسرے ہی لمحے وہ سارے جسم میں سنسناہٹ محسوس کر رہی تھی.... دماغ چکرانے لگا تھا.... آنکھوں کے آگے اندھیرا سا پھیلنے لگا....

اوہ.... خدا۔ کہیں ان لوگوں نے مجھے زہر تو نہیں دے دیا۔

جولیا اس سوال پر زیادہ دیر تک غور نہیں کر سکی.... اس کے تمام احساسات جیسے ایک سیاہ دلدل میں دھنستے چلے جا رہے تھے.... پھر اسے کوئی بھی احساس نہیں رہ گیا۔

○

کچھ اور لوگوں نے بھی کرسیاں گھسیٹ لی تھیں اور اس میز کے گرد جا بیٹھے تھے جہاں بوڑھا جوئی رومن شہنشاہوں کے سنگدلانہ اور سفاکانہ ذہنیت کے قصے سنا رہا تھا۔

ذرا ہی دیر بعد وہ اجنبی بھی زینے اترتا نظر آیا.... وہ اکیلا نہیں تھا.... اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔

"واہ! یہ کیا؟" عمران بڑبڑایا۔ اس کی نظریں جیفرسن کی طرف تھیں۔

صفدر نے دیکھا کہ جیفرسن اپنا بل ادا کر رہا تھا اور اس کے انداز سے جلد بازی ظاہر ہو رہی تھی.... وہ بل ادا کر کے تیزی سے چلتا ہوا شراب خانے سے نکل گیا۔

"مائی ڈیر صفدر" عمران آگے جھک کر آہستہ سے بولا"۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ جیفرسن کا پٹھا بھی اس اجنبی کا تعاقب کرنا چاہتا ہے۔

"پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی"۔

"یعنی میں بھی اس اجنبی کا تعاقب کروں"۔

"قطعی طور پر اور یہ کہنا تو فضول ہی ہے کہ جیفرسن کو اس کا پتہ نہیں چلنا چاہئے"۔

وہ اجنبی اس دوسرے آدمی کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا"۔ بوڑھے جونی نے اس کی طرف ذرا بھی دھیان نہیں دیا... اجنبی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔

"بس اب تم بھی اٹھ جاؤ... الوداع"۔ عمران نے گلوگیر سی آواز میں کہا۔

صفدر نے کرسی چھوڑ دی... اجنبی اور اس کے ساتھی کے پیچھے وہ بھی شراب خانے سے نکل گیا... اس کے جانے کے بعد عمران نے بوتل میں بچا ہوا سارا پانی گلاس میں انڈیل لیا... سائفن سے اس میں سوڈے کی دھار ماری اور "حق ہے" کا زور دار نعرہ لگا کر گلاس منہ سے لگا لیا۔

لوگوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن زیادہ لفٹ نہیں دی۔ سبھی اپنی دھن میں مست تھے۔

عمران نے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور اس کی آنکھوں کے آگے انگلی نچاتا ہوا بولا۔

"تم ایک بات ہرگز نہیں جانتے ہوگے"۔

"کون سی بات جناب؟" ویٹر مسکرایا۔

"لیلیٰ کی اماں کا نام کیا تھا؟"

"مجھے واقعی نہیں معلوم"۔

"میں جانتا ہوں"۔ یہ عمران نے فخریہ انداز میں چھاتی ٹھونک کر کہا۔

"اس کا نام مجنوں تھا... کنفیوشس نے اپنے ڈرامے ہیلمیٹ میں مجنوں اور غالب کی محبت کا... کا... وہ لکھا ہے... وہ... وہ... کیا نام... یاد نہیں آرہا ہے... تم تو جانتے ہوگے؟"

"نہیں صاحب میں یہ بھی نہیں جانتا"۔ ویٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"تم سمجھتے ہو میں نشے میں ہوں... شراب چڑھ گئی ہے... لیکن مجھ پر صرف پانی چڑھا ہے... پانی... ہاہا... بل لاؤ"۔

پھر نہ جانے کیا ہوا تھا کہ عمران کی میز پر رکھے ہوئے دونوں گلاس فرش پر گر کر چکنا چور ہوگئے۔

"ٹوٹ گئے تم" عمران جھومتا ہوا بولا۔ "چلو کوئی بات نہیں... ہمارا دل بھی ٹوٹ چکا ہے... کل ایک شاعر صاحب کہہ رہے تھے کہ دل بھی ایک شیشہ ہوتا ہے... ہونہہ... بیوقوف... میں ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ آلو بخارا ہوتا ہے"۔ عمران کرسی پر بیٹھا جھومتا اور بڑبڑاتا رہا۔

شراب کے بل میں ٹوٹے ہوئے گلاسوں کی قیمت بھی شامل تھی۔

عمران نے ادائیگی کی اور ڈگمگاتے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا۔

"کیسی بہار، آگ لگا دو بہار میں" وہ گنگناتا ہوا شراب خانے سے

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

نکل گیا۔

کچھ فاصلے پر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی چند گاڑیوں میں عمران کی اوپل ریکارڈ بھی شامل تھی۔۔۔ عمران اس کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر دھنس گیا۔

اس وقت ضرورت اسی بات کی تھی کہ عمران گھر پر موجود رہتا۔۔۔ کسی وقت بھی صفدر کی طرف سے کوئی خاص رپورٹ مل سکتی تھی۔۔۔ صدیقی۔۔۔ نعمانی اور تنویر کا فون بھی آ سکتا تھا۔۔۔ ان تینوں نے تو شاید اسے فون کیا بھی ہو!۔۔۔ صدیقی اور نعمانی کو عمران نے ماڈل کالونی کی عمارت کے مالک ضیغم آفریدی کے بارے میں تحقیقات پر مامور کیا تھا اور خاور کی ڈیوٹی بیولک کی نگرانی تھی۔

بیولک۔۔۔؟ اس کی شخصیت عمران کو ابھی تک الجھن میں ڈالے ہوئے تھی۔۔۔ یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ کسی تیسری ہی پارٹی کا رکن ہو گا لیکن اب تک یہ بات بھی ثابت نہیں ہو سکتی تھی کہ اس کا تعلق ڈاکٹر میکلین سے ہے یا کرنل شوبن سے۔

گھر پہنچ کر عمران نے سب سے پہلے سر سلطان کو فون کیا۔

"سلاما لیکم"۔

"اوہ! عمران۔۔۔ جولیا کا کچھ پتا چلا؟" سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تک نہیں"۔ عمران نے جواب دیا پھر کہا۔ "آپ نے اس کام کا کیا کیا"۔

"کون سا کام؟"

"ڈیڈی کے بال بچوں میں سے میرا نام حذف کروا دیجئے"۔

"کیا بکنے لگے" سر سلطان کو غصہ آ گیا۔

"پھر اور کیا کروں"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "آپ کو بھی یاد نہیں رہا ہے کہ میں نے آپ سے کس کام کے لئے کہا تھا"۔

"اوہ۔۔۔ شاید تم ہپناٹسٹ کے بارے میں کہہ رہے ہو"۔

"اف فوہ آپ کو یاد ہے"۔ عمران نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

"عمران میں تمہارے دونوں کان اکھاڑ ڈالوں گا"۔ سر سلطان غضیلی آواز میں بولے۔

"اچھا ہے"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا"۔ لنگوٹی باز قلندر کا گیت سن سن کر میرے کان پک گئے ہیں۔۔۔ اب یہ اکھڑ ہی جائیں تو جان چھوٹے۔۔۔ غوں۔۔۔ غوں۔۔۔ غوں غوں۔۔۔" عمران حلق سے عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگا۔

"او گدھے میں ریسیور رکھ دوں گا"۔ سر سلطان جھنجلا گئے۔

"ریسیور رکھنے سے پہلے اس کام کے بارے میں بتا دیجئے گا"۔

"سنجیدگی سے سنو" سر سلطان غرائے۔

"سنائیے"۔

ہپناٹسٹ کا انتظام ہو گیا ہے۔۔۔ تم نے ڈاکٹر جیلانی کا نام سنا ہی ہو گا۔۔۔ آج ہی رات کو ایک ملٹری آفیسر کیپٹن نادر اس کے گھر جائے گا اور

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

اسے لے کر فریدہ کے گھر پہنچ گا... فریدہ کے بعد پکھراج کا نمبر ہے"۔

"آج کس وقت"۔

"کیپٹن نادر گیارہ بجے ڈاکٹر جیلانی کے گھر پہنچے گا... ڈاکٹر جیلانی نے یہی وقت دیا ہے... اس سے پہلے اسے فرصت نہیں تھی"۔

"اچھی بات ہے"۔ ٹھیک ہے اب میں مطمئن ہوں... نتیجے کا منتظر رہونگا... کیا آپ اس وقت فریدہ کی کوٹھی پر موجود ہونگے"۔

"کیا مجھے وہاں ہونا چاہئے؟"

"آپ کو اس کمرے میں ہونا چاہئے جہاں فریدہ کو چپنا ٹائز کیا جائے گا"۔

"اچھی بات ہے"۔

"بس مجھے اسی کے بارے میں پوچھنا تھا"۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا... چند لمحے سوچتا رہا اور پھر دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے لگا... اس کا خیال تھا کہ اگر نعمانی صدیقی یا تنویر نے اسے فون کیا ہو گا تو اس کی طرف جواب نہ ملنے پر اپنی رپورٹ دانش منزل بھیج دی ہو گی۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں اس وقت لیفٹننٹ ساجد کی ڈیوٹی تھی... اس نے بتایا کہ نعمانی نے اپنی اور صدیقی کی مشترکہ رپورٹ ڈکیٹٹ کروائی ہے۔

عمران نے پوری رپورٹ سنی اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

نعمانی اور صدیقی کی رپورٹ کے مطابق ضیغم آفریدی سیلانی قسم کا آدمی تھا... پینتالیس سال سے کچھ زیادہ عمر ہو گی لیکن وہ مجرد زندگی گزار رہا تھا۔ دولت اتنی تھی جو اس کی زندگی کے لئے کافی ہوتی... حلقہ احباب اچھا خاصا وسیع تھا مگر ان میں سے کسی کو بھی یہ بات نہیں معلوم تھی کہ ضیغم آفریدی کے عزیز رشتے دار تھے یا نہیں... ان دنوں وہ سوئٹزرلینڈ گیا ہوا تھا... واپسی میں ایک مہینہ اور لگتا۔ اس کے گھر میں صرف دو ملازم تھے... ایک باورچی اور ایک چوکیدار باورچی کو وہ چھٹی دے گیا تھا لیکن چوکیدار کو موجود ہونا چاہئے تھا۔

چوکیدار کی عدم موجودگی اس بات پر دال تھی کہ مجرموں نے عمارت کو اپنے استعمال میں لانے کے لئے اسے آلہ کار بنا لیا ہو گیا... ممکن ہے اسے کوئی موٹی رقم دے کر وعدہ کیا گیا ہو کہ وہ اس کے مالک کی واپسی سے پہلے پہلے اس عمارت کو چھوڑ دیں گے۔

سوئٹزرلینڈ میں ضیغم آفریدی کس جگہ مقیم تھا؟ یہ بات اس کے حلقہ احباب میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم تھی۔

عمران اگر چاہتا تو ضیغم آفریدی کا پتہ لگنے میں زیادہ دن نہیں لگتے کیونکہ وہ بذریعہ پاسپورٹ ہی گیا تھا... سوئٹزرلینڈ کے حکام کو اس کے پتے سے آگاہ ہونا ہی چاہئے تھا۔

عمران نے چیونگم کا ایک پیس منہ میں ڈالا اور اسے دانتوں سے آہستہ آہستہ کچلتا ہوا سوچنے لگا کہ کیا اسے ضیغم کا پتہ لگانا چاہئے۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

سلیمان کھانے کی ٹرے لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرے عمران کے سامنے رکھی اور چپ چاپ واپس جانے لگا۔

"ابے او" عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "یہ اداس بھیڑ کی طرح تھوتھنی کیوں لٹکی ہوئی ہے"۔

"مجھے مت چھیڑیے صاحب میں بہت اداس ہوں"۔

"کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ چنے کی دال زیادہ نہ کھایا کر.... معدہ چوپٹ ہو جائے تو میں بھی اداس ہو جاتا ہوں"۔

"میں تحسین کی وجہ سے اداس ہوں صاحب"۔

"ہائیں کیا مطلب"۔

"جب سے وہ اپنے میکے گئی ہے یہ گھر مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے"۔

"ابے نہیں! کیوں جھوٹ بول رہا ہے"۔ عمران نے خوفزدہ سے انداز میں کہا۔

"یقین کیجئے صاحب"۔

"لل.... لیکن.... یہ مجھے تو.... ابتک.... کاٹ کھانے کے لئے نہیں دوڑا"۔

"آپ کی بات اور ہے صاحب"۔

"ابے واہ.... اس گھر کا مالک میں ہوں یا تو ہے.... اس گھر کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مجھے چھوڑ کر تجھے کاٹنے دوڑے.... تیرے گوشت میں کیا کچھ

زیادہ پروٹین ہے"۔

"اوولٹین"۔ سلیمان بڑبڑایا۔ "ہاں صاحب... اوولٹین کا ڈبہ ختم ہو گیا ہے.... آپ پیسے دیں تو لے آؤں"۔

عمران نے جیب سے پرس نکال کر پانچ کا ایک نوٹ سلیمان کو دیا۔

"جلدی سے لے آ دوڑ کر"۔

سلیمان سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

اب عمران.... بڑے اطمینان سے کھانے کی طرف متوجہ ہوا۔ یہ ایسا ہی لگا تھا جیسے سلیمان سے ساری باتیں اوولٹین کے ڈبے ہی کے لئے ہوئی تھیں۔

○

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

وہ عمارت عام آبادی سے کچھ الگ تھلگ تھی.... اس کے عقب میں دور تک کھیتوں کے سلسلے پھیلے ہوئے تھے۔ بائیں جانب کچھ فاصلے پر ایک دریا بہتا تھا.... وہ کھیت اسی دریا سے سیراب ہوتے تھے.... ان کھیتوں کے پہلو میں ذرا ہٹ کر کسانوں کی ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ وہ شہری آبادی سے صرف ایک فرلانگ ہٹ کر تھی لیکن الگ تھلگ ہونے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کوئی گاؤں ہو.... ایک چھوٹا سا گاؤں جس میں بیس بائیس کچے پکے مکانات تھے اور مویشیوں کا ایک باڑہ۔

اس ماحول میں وہ عمارت بڑی عجیب معلوم ہوتی تھی ممکن ہے پہلے کبھی اس عمارت میں یہاں کا زمیندار رہا کرتا ہو.... وہ عمارت تھی بھی قدیم طرز کی.... اس کے گرد کوئی احاطہ نہیں تھا.... البتہ جھنڑ جھنکاڑ کی کوئی کمی نہیں تھی.... آگے کی جانب برگد کا ایک بوڑھا درخت تھا۔

وہ اجنبی اور اس کا ساتھی امپریل بار سے سیدھے یہیں آئے تھے۔ جیفرسن برابر ان کے تعاقب میں لگا ہوا تھا.... وہ دونوں اس سے بے خبر تھے اور اسی طرح وہ صفدر کے وجود سے لاعلم تھا۔

اجنبی اور اس کا ساتھی عمارت میں جا چکے تھے.... صفدر ایک جھاڑی میں چھپا ہوا برگد کی آڑ میں کھڑے ہوئے جیفرسن کی طرف دیکھ رہا تھا۔

عمارت کی دو تین کھڑکیاں روشن نظر آ رہی تھی.... باقی عمارت تاریک پڑی تھی.... چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا.... جھینگروں کی آوازیں اتنے تسلسل سے سنائی دے رہی تھیں کہ اس سناٹے کا جزو بن گئی تھیں۔

کچھ دور کسانوں کی بستی پر بھی سناٹا چھایا ہوا تھا.... مکانات کی روشنیاں ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کی مانند نظر آ رہی تھیں۔

صفدر کی ساری توجہ جیفرسن کی طرف تھی۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ جیفرسن اب کیا قدم اٹھائے گا لیکن وقت گزرتا رہا جیفرسن نے کوئی قدم نہیں اٹھایا.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اسی برگد کے نیچے کھڑے کھڑے ساری رات گزار دے گا۔

صفدر کا ذہن اس اجنبی میں بھی الجھا ہوا تھا.... کیا وہ کرنل شوبن ہو سکتا ہے.... کیا جیفرسن نے اسے پہچان لیا تھا؟ شاید اسی لئے اس نے اس کا تعاقب کیا ہو۔

صفدر سوچتا رہا.... کبھی کبھی بستی کی طرف سے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دے جاتی تو صفدر کی سوچ کا تار ٹوٹ جاتا۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا۔

"کمبخت" صفدر نے دانت پیستے ہوئے دل ہی دل میں کہا۔ "کیا اسی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

درخت کے نیچے کھڑے کھڑے زندگی گزارنے کا ارادہ ہے"۔

اسے جیفرسن پر تاؤ آنے لگا تھا.... تاؤ آنے کی بات بھی تھی....

جیفرسن کو یا تو یہاں سے واپس لوٹ جانا چاہئے تھا اور یا پھر اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے تھی.... عمارت میں داخل ہو کر یہاں کے مکینوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جا سکتی تھی.... یا کم از کم حاصل کرنے کی کوشش ضرور کی جا سکتی تھی۔ اور اگر معلومات حاصل کرنے سے دلچسپی نہ ہو تو پھر واپسی۔

دس منٹ اور گزر گئے۔

اچانک جیفرسن حرکت میں آتا دکھائی دیا اور صفدر نے اطمینان کی سانس لی.... دوسرے ہی لمحے وہ زمین پر رینگتا ہوا جیفرسن کا تعاقب کر رہا تھا۔

جیفرسن اس عمارت کے پہلو میں پہنچا.... اس طرف بیل کی جٹائیں تھیں جو عمارت کی چھت تک چلی گئی تھیں.... جیفرسن نے ایک جٹا پکڑ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ کیا اور پھر زمین پر بیٹھ کر شاید جوتے اتارنے لگا.... صفدر تاریکی کی وجہ سے یہ نہیں دیکھ سکا کہ جیفرسن نے اپنے جوتے وہیں چھوڑ دیئے تھے یا ان کو جیب میں ٹھونس لیا تھا....وہ جٹا پکڑ کر اوپر چڑھتا چلا گیا۔

عمارت یک منزلہ تھی.... جیفرسن جلد ہی چھت تک پہنچ گیا.... آسمان پر بکھرے ہوئے تاروں کے پیش منظر میں اس کا ہیولہ چند لمحوں کے

لئے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔

اسی اثنا میں صفدر اپنے جوتے اتار کر کوٹ کی جیبوں میں ٹھونس چکا تھا.... وہ لپکتا ہوا ان جٹاؤں کے قریب پہنچا اور پھر وہ بھی بڑی پھرتی سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا.... چھت کے قریب پہنچ کر اس نے سب سے پہلے صرف سر بلند کیا تاکہ جائزہ لے سکے۔

سپاٹ چھت سنسان پڑی تھی.... جیفرسن دکھائی نہیں دیا.... اس کا اتنی جلدی کہیں غائب ہو جانا تعجب خیز تھا۔

صفدر چھت پر پہنچ گیا.... یہاں بھی اس نے کھڑے ہو کر چلنے کا خطرہ مول نہیں لیا.... وہ رینگتا ہوا ایک طرف بڑھا.... اس کا خیال تھا کہ نیچے اترنے کے لئے زینے ضرور ہوں گے.... انہیں زینوں کے ذریعے جیفرسن نیچے اترا ہو گا۔

مگر.... زینے کہیں بھی نہیں تھے.... البتہ یہ معلوم ہو گیا کہ جیفرسن کہاں غائب ہوا تھا.... اس چھت سے تقریباً" چار فٹ نیچے ایک اور چھت تھی.... غالباً" اس چھت کا تعلق عمارت کے اندرونی دالان سے تھا۔

جیفرسن دالان کی چھت پر موجود تھا اور ایک روشندان سے کسی کمرے میں جھانک رہا تھا.... صفدر آہستگی سے دالان کی چھت پر اترا۔ یہاں نہ جانے کیا چیز پڑی تھی کہ صفدر کا پیر پھسل گیا.... وہ گرتے گرتے بچا.... اچھی خاصی آوازیں پیدا ہو گئی تھیں.... جیفرسن بڑی تیزی سے اس کی طرف مڑا اور پھر اس نے ایک فائر بھی جھونک مارا۔ صفدر بال بال بچا

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

تھا۔ جیفرسن نے گھبرا کر گولی چلانے کے بجائے ذرا سنبھل کر ٹریگر دبایا ہوتا تو صفدر کے جنت رسید ہونے میں کوئی کسر نہ رہ جاتی۔

صفدر نے ایک جست لگائی... وہ کسی بھی چیز کی آڑ نہیں لے سکتا تھا لیکن اسے مناسب تدبیر بروقت سوجھ گئی۔

صفدر نے جب فائر کیا تو جیفرسن اچھل کر اوپر کی چھت پر پہنچ چکا تھا اور اسی طرح اس نے خود کو محفوظ کر لیا تھا۔

پے درپے فائرنگ ہونے لگی دونوں ایک دوسرے کو جواب دے رہے تھے... صفدر سوچ رہا تھا کہ یہ ہوا بہت برا۔ کمبخت نہ جانے کیا چیز پڑی تھی وہاں کہ پیر پھسل گیا۔

اچانک جیفرسن نے فائرنگ بند کر دی... شاید وہ بھاگ نکلنے کی فکر کر رہا تھا۔ کم از کم صفدر نے یہی سوچا... اور پھر فیصلہ کیا کہ خود اسے یہاں سے بھاگ ہی نکلنا چاہئے۔

جیفرسن شاید اسی راہ سے واپس جا رہا تھا جس سے آیا تھا لیکن صفدر کے لئے وہ راہ خطرناک تھی... وہ ادھر جا کر جیفرسن کی گولی کا شکار ہو سکتا تھا۔

کچھ سوچ کر صفدر نے کوئی فیصلہ کیا اور تیزی سے چلتا ہوا چھت کے کنارے تک پہنچ گیا... ریوالور اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ چوکنی نظروں سے چاروں طرف دیکھتا جا رہا تھا۔

زمین کی سطح سے دالان کی چھت زیادہ بلند نہیں تھی... صفدر پنجوں

کے بل نیچے کودا اور عمارت کے عقب کی طرف دوڑا۔ وہ فوری طور پر عمارت کے سامنے نہیں پہنچنا چاہتا تھا کیونکہ یہ بات ممکن تھی کہ جیفرسن اس کی تاک میں ہو۔

وہ کھیتوں میں گھستا چلا گیا اور پھر اچانک اس نے ایسی آواز سنی جیسے کوئی دروازہ کھلا ہو... وہ چونکا۔

عمارت کا عقبی دروازہ کھلا تھا اور دو سائے باہر نکلتے نظر آئے تھے... وہ دونوں بھی کھیتوں میں گھستے چلے آئے... صفدر گیہوں کی بالیوں میں سانس روکے پڑا تھا... وہ دونوں اس کے قریب ہی آ کر رکے۔

"تم اس طرف سے نکل جاؤ" ایک آدمی نے ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی کی۔ "راستے سے تم واقف ہی ہو۔"

"کرنل" دوسرے آدمی نے کہا۔ "ہمیں دیکھنا چاہئے تھا کہ وہ کون لوگ تھے"۔

"فضول باتیں نہ کرو" سخت لہجے میں کہا گیا۔ "اگر ہم یہیں الجھ گئے تو سارا پلان دھرا رہ جائے گا... تم سے جو کہا جا رہا ہے وہ کرو"۔

"بہت بہتر"۔

"بس جاؤ"۔

دوسرا آدمی اس اس سمت میں بڑھتا چلا گیا جدھر جانے کا اسے حکم ملا تھا۔ صفدر کے خیال کے مطابق حکم دینے والا ہی اجنبی تھا۔

اس آدمی کو رخصت کر کے وہ اجنبی کھیتوں ہی کھیتوں میں آگے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بڑھنے لگا.... اس کی رفتار خاصی تیز تھی.... صفدر رینگتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے اسے اسی کی نگرانی کرنے کا حکم بھی دیا تھا۔

اس وقت ہوا تیز سے چلنے لگی تھی.... گیہوں کی بالیں تیزی سے ہل رہی تھیں.... ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے بے شمار سانپ رینگ رہے ہوں.... بالیوں کے ہلنے سے سرسراہٹ کی ایسی ہی آواز پیدا ہو رہی تھیں۔

کھیت تقریباً چار فرلانگ کی چوڑائی میں پھیلے ہوئے تھے.... اس چوڑائی کو عبور کرنے کے بعد وہ اجنبی جنگل میں داخل ہو گیا.... یہ جنگل کافی رقبے میں پھیلا ہوا تھا.... آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ گھنا ہوتا چلا گیا تھا۔

صفدر برابر اس اجنبی کے تعاقب میں لگا رہا۔

○

Hameedi@pakistanipoint.com

گیارہ بجنے والے تھے۔

عمران اب تک جاگ رہا تھا.... صفدر کی کال کی توقع تھی.... وہ جولیا کے لئے بھی فکر مند تھا.... اسے غائب ہوئے کافی گھنٹے گزر چکے تھے.... عمران سوچ رہا تھا کہ اب کوئی ڈائریکٹ ایکشن لینا ہی پڑے گا.... امپریل بار پر چھاپہ مارا جا سکتا تھا.... عمران سوچ رہا تھا کہ جولیا شاید ہی وہاں مل سکے.... البتہ اس چھاپے سے اتنا فائدہ ضرور ہوتا کہ.... کرنل شوبرٹ کے کچھ آدمی ہاتھ لگ جاتے.... ان پر تشدد کر کے جولیا کے بارے میں کچھ معلوم ہونے کی امید تھی۔

اچانک ایکسٹو والے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا.... اسے توقع تھی کہ دوسری طرف صفدر ہو گا لیکن جب جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران اچھل پڑا۔

"تم کہاں سے بول رہی ہو؟" عمران نے تیزی سے پوچھا۔

"میں گھر پر ہوں جناب" جولیا نے کہا۔ "مجھے کرنل شوبرٹ کے آدمیوں نے اغوا...."

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"میں جانتا ہوں"۔ عمران اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ "ماڈل کالونی کی اس عمارت پر چھاپہ بھی مارا گیا تھا لیکن...."

"وہ لوگ اس عمارت میں زیادہ دیر نہیں رکے تھے"۔ جولیا نے کہا۔ "مجھے کسی اور جگہ منتقل کر دیا گیا تھا"۔

"تفصیل سے بتاؤ"۔

جولیا نے اپنی داستان دہرانی شروع کی.... درمیان میں کبھی کبھی عمران کوئی سوال کر بیٹھتا.... جولیا جواب دیتی اور داستان کا سلسلہ دوبارہ شروع کرتی.... پھر اچانک ہی اس نے کہا۔

جناب میری داستان سے زیادہ اہم آپ کے لئے ایک اور اطلاع ہے"۔

"کیا کسی ایسے ہپناٹسٹ کا بندوبست کیا گیا ہے جو گیارہ بجے کے بعد کسی وقت فلم اسٹار فریدہ کے گھر پہنچے گا؟"۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا....؟" عمران نے چونک کر کہا۔

"میں نے ان لوگوں کی گفتگو سنی تھی.... ان لوگوں نے اس بات کا انتظام کر لیا ہے کہ ڈاکٹر جیلانی کے میک اپ میں انہیں کا ایک آدمی کیپٹن نادر کے ساتھ فریدہ کے گھر پہنچے گا"۔

"اوہ!" عمران نے چونک کر اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

گیارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔

جولیا نے کہا۔ "کیپٹن نادر جس وقت ڈاکٹر جیلانی کے گھر پہنچے گا اس

وقت تک کرنل شوبین کا کوئی آدمی ڈاکٹر جیلانی کی جگہ لے چکا ہو گا"۔

"اچھا جولیا میں تمہاری باقی کہانی بعد میں سنوں گا.... تم چوہان کو فون کر کے اپنے گھر بلا لو تاکہ اگر پھر کوئی خطرہ پیش آئے تو تم دونوں مل کر اس کا مقابلہ کر سکو"۔

عمران نے جولیا کا جواب سنے بغیر سلسلہ منقطع کیا اور فریدہ کے گھر کے نمبر ڈائل کرنے لگا.... وہ سر سلطان سے بات کرنا چاہتا تھا.... اسے توقع تھی کہ سر سلطان فریدہ کی کوٹھی پر پہنچ چکے ہوں گے۔

دوسری طرف سے ایک ملٹری آفیسر کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان پلیز!" عمران نے کہا۔

"کون بول رہا ہے؟" پوچھا گیا۔

"ایکسٹو"۔

دو تین لمحوں کے لئے دوسری طرف سناٹا چھا گیا اور پھر بھرائی ہوئی آواز آئی۔

"ہولڈ آن پلیز!"

عمران نے انتظار کیا.... کوئی تین منٹ بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"۔

"فریدہ کی کوٹھی کے قریب جو ڈاکخانہ ہے فوراً وہاں پہنچیے"۔

"کیوں" سر سلطان نے استعجابیہ انداز میں پوچھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور جلدی سے سلسلہ منقطع کر دیا... اسے ڈر تھا کہ سرسلطان پھر کوئی سوال داغ دیں گے۔

عمران نے بڑی پھرتی سے کپڑے تبدیل کئے... سیاہ جیکٹ اور سیاہ پتلون پہننے میں اس نے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگائے تھے۔

اوپل ریکارڈ آندھی طوفان کی طرح روانہ ہوئی... اس وقت ٹھیک گیارہ بجے تھے... سڑکوں پر ٹریفک بھی برائے نام تھا... عمران کو تیز رفتار ڈرائیونگ میں دقت نہیں ہوئی... اس وقت اس کا ذہن بیک وقت دو باتوں میں الجھا ہوا تھا... اول یہ کہ جولیا اپنے گھر کیسے پہنچ گئی اور دوسرے یہ کہ ڈاکٹر جیلانی کے میک اپ میں کرنل شوبن کا آدمی زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا تھا... یہ بات تو ممکن نہیں تھی کہ وہ فریدہ کو وہاں سے نکال لے جاتا۔

کار ہوا سے باتیں کر رہی تھی... دس منٹ میں عمران اس ڈاکخانہ کے سامنے جا رکا... سرسلطان کی کار ایک طرف کھڑی ہوئی تھی... سرسلطان اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھے... عمران کو ان سے اس حماقت کی امید تھی بھی نہیں کہ وہ ڈرائیور کو لے کر آئینگے۔

عمران نے اپنی گاڑی لاک کی اور تیزی سے قدم اٹھا کر سرسلطان کی گاڑی کے قریب پہنچا... دروازہ کھول کر سرسلطان کے برابر ہی میں بیٹھ گیا۔

"فریدہ کی کوٹھی... جلدی کیجئے" عمران نے کہا۔

سرسلطان نے گاڑی چلا دی اور پھر بولے۔ "آخر بات کیا ہے؟"

"ڈاکٹر جیلانی کے بھیس میں کرنل شوبن کا آدمی ہو گا"۔

"نہیں!" سرسلطان چونک پڑے۔

"مجھے یہی اطلاع ملی ہے... اسی لئے میں نے ضروری سمجھا کہ وہاں پہنچ جاؤں"۔

"لیکن... یہ..." سرسلطان اتنا الجھ گئے تھے کہ اپنا فقرہ مکمل نہیں کر سکے۔ عمران نے جیب سے سیاہ نقاب نکالی اور اپنا چہرہ چھپا لیا۔

فریدہ کی کوٹھی کے پھاٹک پر گاڑی کو روکنا پڑا پھر جب ملٹری سارجنٹ نے دیکھ لیا کہ اس میں سرسلطان ہی بیٹھے تھے تو پھاٹک کھول دیا گیا لیکن ملٹری سارجنٹ سرسلطان کے برابر میں ایک نقاب پوش کو بیٹھا دیکھ کر چونکا ضرور تھا۔

عمارت کے چاروں طرف فوجی سپاہی مستعد کھڑے تھے۔

گاڑی پورچ میں جا رکی... سرسلطان اور عمران گاڑی سے اترے... کیپٹن نادر اور ڈاکٹر جیلانی ابھی وہاں نہیں پہنچے تھے... عمران کو توقع بھی یہی تھی کہ وہ سوا گیارہ سے پہلے نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ کیپٹن نادر ہی کو ڈاکٹر جیلانی کے گھر گیارہ بجے پہنچنا تھا۔

عمران ایک ستون سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

برآمدے میں چند کرسیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر ایک کرنل اور اس سے کم رینک کے دو آفیسر بیٹھے ہوئے تھے... سرسلطان ان کے ساتھ جا بیٹھے تھے... عمران نے خود ہی ان سب سے الگ رہنا پسند کیا تھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

اب عمران پھر یہی سوچ رہا تھا کہ کرنل شوہن نے ڈاکٹر جیلانی کے میک اپ میں اپنے کسی آدمی کو کیوں بھیجا ہے... وہ آدمی یہاں سے فریدہ کو نکال کر ہرگز نہیں لے جا سکتا تھا... زیادہ سے زیادہ یہی بات ممکن تھی کہ وہ آدمی اپنی جان پر کھیل کر فریدہ کو گولی مار دیتا... اس طرح شوہن کے ملک کا وہ راز جو فریدہ کے دماغ میں محفوظ تھا ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتا۔

فریدہ کے بعد پکھراج کے سلسلے میں بھی کسی طرح یہ قدم اٹھانے کی کوشش کی جا سکتی تھی۔

گیارہ بج کر بیس منٹ پر ایک گاڑی پھاٹک پر آ کر رکی اور جانچ پڑتال کے بعد اس کے داخلے کے لئے پھاٹک کھول دیا گیا۔

سر سلطان اور وہ ملٹری آفیسر کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے... انھوں نے کئی مرتبہ عمران کی طرف اس طرح دیکھا تھا جیسے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو... سر سلطان ان لوگوں کو بتا چکے تھے کہ وہ ایکسٹو ہے۔

وہ کار پورچ میں آ رکی... ملٹری کیپٹن اور ڈاکٹر جیلانی اس سے اترے... عمران نے اخبارات میں ڈاکٹر جیلانی کی تصویریں دیکھی تھیں اس لئے اسے پہچان گیا۔

جیسے ہی وہ دونوں برآمدے میں آئے تو عمران کا ریوالور ڈاکٹر جیلانی کے سینے سے جا لگا۔ عمران اسے فریدہ تک پہنچنے ہی نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح فریدہ کی جان خطرے میں پڑ سکتی تھی۔

"کک... کیا مطلب؟" ڈاکٹر جیلانی ہکلایا۔

"ہاتھ اوپر اٹھاؤ" عمران نے گرج کر کہا۔

"لیکن..."

"ہاتھ اوپر اٹھاؤ"۔ عمران پھر گرجا۔

ڈاکٹر جیلانی نے ہاتھ اوپر اٹھا دیے اور نچلا ہونٹ دانتوں سے چباتا ہوا بولا۔

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے"۔

"بہت جلدی سمجھ میں آ جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

دو فوجیوں نے آگے بڑھ کر اپنی رائفلیں ڈاکٹر جیلانی کی کمر سے لگا دیں۔ عمران نے خود ڈاکٹر جیلانی کی تلاشی لی اور اس کے کوٹ کی جیب سے ایک ریوالور برآمد کر لیا۔

"یہ... یہ میرا نہیں ہے"۔ ڈاکٹر جیلانی نے گھبرا کر کہا۔

"اسے کسی کمرے میں لے چلو"۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں فوجیوں سے کہا۔

ڈاکٹر جیلانی کو برآمدے سے قریب ترین کمرے میں لے جایا گیا۔

"تمہیں کرنل شوہن نے یہاں کیوں بھیجا ہے"۔ عمران نے ڈپٹ کر پوچھا۔

"کون شوہن" ڈاکٹر جیلانی نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ "میں تم لوگوں پر ہتک عزت کا دعویٰ کروں گا"۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"مجھے بے حد خوشی ہو گی"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنی جیب سے ایک چپٹی سی شیشی نکالی۔

گھر سے روانہ ہوتے وقت وہ ایمونیا کی شیشی لینا نہیں بھولا تھا۔

"ابھی تمہارا میک اپ صاف ہو جائے گا تو تم مرغ کی بولی بولنا شروع کر دو گے"۔ عمران نے کہا۔

لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد عمران کو اپنے جسم کے مساموں سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ پھوٹتا محسوس ہوا... ڈاکٹر جیلانی کے چہرے پر ایمونیا کی ساری شیشی خالی ہو گئی لیکن اس کے چہرے میں فرق نہیں آیا... وہ میک اپ میں ہرگز نہیں تھا۔

عمران کا دماغ چکرا گیا اور پھر اچانک اسے ایک ایسا خیال آیا کہ اس نے بڑی تیزی سے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔

حالات ایسے تھے کہ فریدہ پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی... گیارہ بج چکے تھے لیکن اس کی آنکھوں میں نیند کا دور دور تک پتہ نہیں تھا... وہ اپنے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی... ایک رسالہ اس کی گود میں کھلا ہوا تھا... وہ اپنے ذہن کو اس رسالے میں الجھا لینا چاہتی تھی مگر ایسا بھی نہ ہو سکا تھا... ایک ہی پیراگراف پڑھ کر وہ بھول جاتی تھی کہ اس نے کیا پڑھا تھا۔

کمرے میں اس کا باپ قدیر خاں بھی موجود تھا اور اس وقت بھی شراب نوشی میں مشغول تھا... اسے اس بات کی فکر نہیں تھی کہ حالات کیا ہیں۔

فریدہ کبھی کبھی اس کی طرف دیکھ لیتی اور وہ جب بھی اس کی طرف دیکھتی اس کی آنکھوں میں نفرت کا احساس جھلملاتا نظر آتا... وہ اپنے باپ کو پسند نہیں کرتی تھی... اسی باپ نے تو اس کو فلم لائن میں ڈالا تھا... فلم لائن... جہاں زندگی ایک رستا ہوا ناسور نظر آتی تھی... فریدہ نے اس ماحول کو جسمانی طور پر تو قبول کر لیا تھا لیکن وہ اسے ذہنی طور پر قبول نہیں

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کر سکی تھی۔

گیارہ بج کر چھپن منٹ پر اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی کیپٹن اندر آیا۔

"آپ میرے ساتھ آیئے"۔ وہ فریدہ سے مخاطب تھا۔

"کیا بات ہے؟" فریدہ نے گھبرائے ہوئے انداز میں کھڑی ہو گئی۔

"جلدی کیجئے" کیپٹن کچھ پریشان نظر آ رہا تھا۔

"میرے ہوتے ہوئے"۔ قدیر خاں نے چھاتی ٹھونک کر کہا۔ "اسے کوئی خطرہ نہیں پیش آ سکتا"۔

فریدہ گھبرا گئی تھی.... وہ جلدی سے کیپٹن کے قریب پہنچی اور وہ اسے لے کر کمرے سے نکلا۔

"اوپر جانے کے لئے زینہ کدھر ہے"۔ کیپٹن نے پوچھا۔

"کیوں!"۔

"آپ میرے ساتھ چھت پر چلیں گی"۔

"اوہ.... خدایا.... میں کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں"۔

"جلد ہی آپ کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا"۔

فریدہ اسے زینے کی طرف لے گئی۔

جب وہ اوپر چڑھ رہے تھے تو بہت سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں آئیں۔ "جلدی کیجئے"۔ کیپٹن مضطرب ہو کر بولا۔ "تیزی سے چڑھئے"۔

عین اس وقت جبکہ وہ اوپر چڑھے چکے تھے زینے کے نیچے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ کیپٹن نادر.... رک جاؤ ورنہ گولی مار دی جائے گی"۔

کیپٹن نادر نے بڑی پھرتی سے فریدہ کی آڑ لے لی اور اپنا ریوالور اس کی کمر سے لگا دیا۔

"خبردار" کیپٹن نادر گرج کر بولا۔ "اگر کسی نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں فریدہ کو گولی مار دوں گا"۔

اچانک فریدہ کو در و دیوار گھومتے محسوس ہوئے.... ذہن کو بڑا زبردست جھٹکا لگا تھا.... وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کیپٹن ہی اس کے لئے ایک خطرہ ہے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

تمام فوجی زینے کی نیچے ہی ٹھٹک گئے.... ان میں وہ نقاب پوش بھی تھا جسے کیپٹن نادر برآمدے میں دیکھ چکا تھا۔

"چلو!" کیپٹن نادر نے فریدہ کو ٹھوکا دیا۔ "ہمیں چھت پر پہنچنا ہے.... چلو.... ورنہ گولی مار دوں گا"۔

وہ دونوں چھت پر پہنچنے کے لئے زینے طے کرنے لگے.... کیپٹن نادر بدستور فریدہ کی آڑ لئے ہوئے تھا.... نہ صرف آڑ لئے ہوئے تھا بلکہ اسے سہارا بھی دیئے ہوئے تھا.... فریدہ کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں.... وہ سہارے کے بغیر زینے طے نہیں کر سکتی تھی۔

"تم یہاں سے نکل نہیں سکو گے کیپٹن نادر" نقاب پوش بولا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"تم اس کی پرواہ مت کرو دوست" نادر نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

فریدہ کا دماغ چکرا رہا تھا... بار بار اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگتا۔

وہ اور کیپٹن نادر چھت پر پہنچ گئے... نقاب پوش اور تمام فوجی بھی اوپر آ گئے تھے مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ نادر کے قریب ہونے کی کوشش کر سکتا۔

فضا میں ایک عجیب سی گونج پیدا ہو رہی تھی... کچھ ہی دور فضا میں ایک ہیلی کوپٹر چکر لگا رہا تھا... نادر نے اپنی جیب سے ایک ٹارچ نکال کر جلائی اور اس کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے بار بار جلانے بجھانے لگا۔

"کوئی میرے قریب نہ آئے"۔ نادر ایک بار پھر گرج کر بولا۔

وہ سب کے سب مضطربانہ انداز میں پہلو بدلنے لگے... ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔

دس منٹ کے اندر اندر وہ ہیلی کوپٹر چھت پر آ اترا۔

"ہم اس ہیلی کوپٹر کو تباہ کر دیں گے کیپٹن نادر"۔ ایک کرنل نے غصیلی آواز میں کہا۔ لیکن کرنل کو خود بھی اپنی دھمکی کے کھوکھلے پن کا پورا پورا احساس تھا۔

اگر وہ اس ہیلی کوپٹر کو تباہ کرتے تو فریدہ بھی زندہ نہ بچتی۔

کیپٹن نادر فریدہ کو لئے ہوئے ہیلی کوپٹر میں سوار ہو گیا۔

چند ہی لمحوں بعد وہ سب بڑی بے بسی سے ہیلی کوپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ رہے تھے۔

○

چیانگ غصے سے دیوانہ ہوا جا رہا تھا... فوئی کی موت کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے وہ اتنی جلدی بھول جاتا... فوئی اس کا بہترین دوست تھا... ان دونوں نے زندگی کا ایک طویل عرصہ ساتھ رہ کر گزارا تھا... بعض معاملات میں ایک دوسرے سے شدید اختلافات رکھنے کے باوجود بھی وہ بہترین دوست تھے۔

فوئی جلد باز قسم کا آدمی تھا... یہی چیز اس کی موت کا باعث ہوئی تھی... روپے کی خاطر اس نے میکن ٹیوش (یا جو کچھ بھی اس کا اصل نام رہا ہو) کی پیشکش "فوراً" ہی قبول کر لی تھیں... کام کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا جبکہ چیانگ کی چھٹی حس اس کو ہوشیار کر رہی تھی... وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ کام اتنا معمولی نہیں جتنا بظاہر دکھائی دے رہا تھا... اس نے فوئی کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن فوئی نے اس کے خدشات کو وہم قرار دیا تھا اور پھر دوستی کی خاطر چیانگ کو اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہونا ہی پڑا تھا۔

وہ دونوں وقت مقررہ پر اس عمارت میں پہنچ گئے تھے جس کا پتہ ان کو میکنٹوش نے دیا تھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

میکیشوش کے ساتھ وہاں دو آدمی اور تھے مگر چیانگ اور فونی سے گفتگو میکیشوش ہی نے کی تھی.... اس نے انہیں بتایا تھا کہ اب انہیں دو لڑکیوں کے بجائے ایک ہی لڑکی سے گفتگو کرنی ہو گی۔

میکیشوش نے ان کو تفصیل سے بتایا تھا کہ انہیں اس لڑکی سے کس قسم کی گفتگو کرنی ہو گی.... وہ سب کچھ جان لینے کے بعد چیانگ کے شبہات قوی نہیں ہوئے تھے بلکہ چیانگ کو یقین آ گیا تھا کہ وہ ایک خطرناک چکر میں پڑ گئے ہیں.... بات صاف ظاہر ہو گئی تھی کہ میکیشوش کا تعلق غیر ملکی جاسوسوں کے گروہ سے ہے۔

"میں نے کیا کہا تھا تم سے؟" چیانگ نے فونی کی طرف دیکھتے ہوئے چینی زبان میں آہستہ سے کہا تھا۔

فونی سرہلا کر رہ گیا تھا... چیانگ کے خدشات واضح صورت اختیار کر چکے تھے۔ لیکن اب یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ اس کام سے انکار کر دیتے.... میکیشوش سے ملی ہوئی کافی رقم خرچ ہو چکی تھی.... ویسے بھی یہ چیانگ کا اصول تھا کہ اگر کسی کام کے لئے ایک بار آمادگی ظاہر کر دے تو پھر قدم نہیں ہٹنا چاہئے۔

ان دونوں کو یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ انہیں جس لڑکی سے گفتگو کرنا ہے وہ فلم اسٹار فریدہ ہے۔

ان دونوں کو اس کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا جہاں فریدہ قید تھی.... ان دونوں نے اس سے اسی قسم کی گفتگو کی جس کے بارے میں انہیں

میکیشوش سے ہدایات مل چکی تھیں۔

اور پھر وہیں وہ منحوس واقعہ پیش آیا.... گولی چلی.... اور فونی ہلاک ہو گیا دوسرا فائر شاید چیانگ کو بھی دوسری دنیا کی سیر کرا دیتا لیکن وہ خود کو بچا گیا اور پھر اس نے فائر کر کے کمرے کا بلب توڑ دیا۔

اسی تاریکی میں چیانگ کو فرار ہونے کا موقع مل سکا تھا۔

عمارت میں مسلسل فائرنگ ہونے لگی تھی... صاف معلوم ہو رہا تھا کہ دو گروہوں میں ٹھن گئی تھی۔

فونی کی لاش ملنے کے بعد پولیس کو ظاہر ہے کہ چیانگ کی تلاش ہوتی کیونکہ ان دونوں کا گٹھ جوڑ پولیس سے پوشیدہ نہیں تھا.... یہ بات چیانگ کے ذہن میں فوراً ہی آ گئی اور پھر یہ کہاں ممکن تھا کہ وہ اپنے گھر کا رخ کرتا۔

اس نے اپنے ایک اور چینی دوست کی یہاں پر پناہ لی تھی.... اپنے اس دوست پر وہ مکمل اعتماد کر سکتا تھا۔

دوسرے دن کے اخبارات سے چیانگ کے یہ شبہات یقین میں بدل گئے کہ میکیشوش غیر ملکی جاسوس تھا اور اس عمارت پر حملہ کرنے والے غالباً وہ لوگ تھے جن کے ملک کا راز فریدہ کے ذہن میں محفوظ تھا۔

اسی صبح چیانگ نے اپنے دوست کے سامنے ایک بہت بڑی قسم کھائی کہ وہ میکیشوش سے اپنے دوست فونی کی ہلاکت کا انتقام لئے بغیر نچلا نہیں بیٹھے گا۔

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"لیکن فوزی کی موت کے ذمہ دار تو حملہ آور تھے"۔ دوست نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی ذمہ داری میکیٹوش پر عائد ہوتی ہے.... وہ انہیں ہوشیار رہنے کا مشورہ دے سکتا تھا.... ظاہر ہے کہ خطرے کا احساس اُسے اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہو گیا.... وہ لوگ ہوشیار رہے ہوں گے یہی وجہ ہے کہ اس عمارت میں ان لوگوں میں سے کسی کی لاش نہیں پائی گئی.... وہ لوگ ہوشیار تھے لہٰذا بچ گئے.... اگر ہم بھی ہوشیار ہوتے تو فوزی کو ہلاک نہ ہونا پڑتا"۔

چیانگ کا جواب معقول تھا۔

اور پھر اسی صبح سے چیانگ نے میکیٹوش کی تلاش شروع کر دی.... وہ پاگلوں کی طرح ادھر سے ادھر مارا مارا پھرتا رہا.... یہ دیوانگی ہی تھی کہ وہ میکیٹوش کو سارے شہر میں تلاش کرتا پھر رہا تھا.... یہ جنونی کیفیت ایسی ہی تھی کہ اسے دوپہر کے کھانے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

چیانگ تھک کر چور چور ہو چکا تھا.... وہ کیفے ریالٹو کے کیبن میں جا بیٹھا۔ اب بھوک بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی.... اس نے کھانا منگوایا لیکن وہ چار ہی لقمے کھا سکا.... بھوک کی شدت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ نہیں کھایا جاتا۔ یا پھر اس کی دوسری وجہ یہ ہو سکتی تھی کہ فوزی کا غم ابھی تازہ تھا۔

چیانگ نے پانی کے دو گلاس چڑھائے اور پھر چائے منگوائی.... بغیر

دودھ کی چائے پیتے ہوئے اس نے خود کو کس قدر پرسکون ہوتا محسوس کیا.... ہر گھونٹ کے ساتھ دن بھر کی تھکن کا کچھ حصہ جیسے پگھل پگھل کر تحلیل ہوتا جا رہا تھا۔

لیکن اس دوران میں بھی وہ میکن ٹیوش کے بارے میں سوچتا رہا.... اس نے صرف میکیٹوش ہی کو ہلاک کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ اس پورے گروہ سے انتقام لینا چاہتا تھا.... اس گروہ کو تباہ برباد کر دینا چاہتا تھا۔

مگر کیا یہ ممکن تھا۔ کیا وہ تن تنہا ان لوگوں سے ٹکرا سکتا۔

اچانک برابر والے کیبن سے ایک آواز آئی۔

"صرف چائے لے آؤ۔" غالباً ویٹر سے کہا گیا تھا۔

اس آواز کو سنتے ہی چیانگ کو ایسا معلوم ہوا۔ جیسے اس کے سارے جسم میں سنسناہٹ پھیلتی چلی گئی ہو۔

وہ آواز میکیٹوش کی تھی.... سو فیصدی میکیٹوش کی۔

چیانگ نے ہاتھ میں دبی ہوئی پیالی اتنی زور سے طشتری میں رکھی کہ ان دونوں کا نہ ٹوٹنا ایک اتفاق ہی تھا۔

برابر والے کیبن سے باتیں کرنے کی دھیمی دھیمی آواز آنے لگی میکیٹوش کے ساتھ کوئی اور بھی تھا.... چیانگ نے چوبی پارٹیشن سے کان لگا دیئے لیکن تب بھی ان کی گفتگو سمجھنے میں ناکام رہا.... وہ بہت ہی دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔

چیانگ کا ہاتھ غیر ارادی طور پر جیب میں پہنچ گیا تھا.... بھرے ہوئے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

ریوالور پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی... حالانکہ وہ فوری طور پر میکیشوش کو ہلاک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ایک مرتبہ میکیشوش کی آواز کچھ بلند ہو گئی تو اس کا جملہ چیانگ کی سمجھ میں آیا۔

"نہیں جیفرسن" میکیشوش نے کہا۔ "آج ہی کی رات فیصلہ کن ثابت ہو گی"۔

چیانگ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا کہ میکیشوش آج کی رات کو کس اعتبار سے فیصلہ کن بنانا چاہتا تھا۔

چیانگ نے گھنٹی بجا کر ویٹر کو بلایا اور بل کی ادائیگی کر دی۔

تھوڑی دیر بعد برابر والے کیبن سے آوازیں آئیں جیسے کرسیاں سرک رہی ہوں... غالباً" میکیشوش اور اس کا ساتھی رخصت ہو رہے تھے۔

چیانگ نے اپنے کیبن کا پردہ تھوڑا سا سرکایا... میکیشوش اور اس کا ساتھی اپنے کیبن سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھتے نظر آئے... میکیشوش کو دیکھ کر چیانگ کے چہرے پر سرخی پھیلتی چلی گئی۔

دوسرے ہی لمحے چیانگ بھی اپنے کیبن سے باہر تھا... اس بات کے امکانات نہیں تھے کہ اسے پہچان لیا جاتا... وہ میک اپ میں تھا... میک اپ میں نہ ہوتا تو اتنی آزادی سے شہر بھر میں مارا مارا نہ پھر سکتا... پولیس اس کو بھی کی گرفتار کر چکی ہوتی۔

جھائیں جھائیں کرتی ہوئی تاریکی جنگل پر چھائی ہوئی تھی ہوا کے تیز جھونکوں سے درختوں کے پتے آپس میں ٹکرا کر شور پیدا کر رہے تھے... کبھی کبھی کوئی الو بھی چیخ اٹھتا اور اس کی آواز سناٹے میں دور تک پھیلتی چلی جاتی۔

صفدر ایک درخت سے اس طرح ٹکا ہوا تھا کہ اسے درخت کی آڑ حاصل ہو گئی تھی اس کی نظریں اندھیرے کا سینہ چیرتی ہوئی لکڑی کے ایک کیبن پر پڑ رہی تھیں... اس جنگل میں اس کیبن کی موجودگی تعجب خیز تھی۔

کافی بڑا کیبن تھا جس میں کم از کم وہ تین آدمیوں کے سونے کی گنجائش موجود تھی کیبن کو اس طرح کیموفلاژ کیا گیا تھا کہ اوپر سے گزرتے ہوئے کسی طیارے کے ہواباز کی نظریں اس پر پڑتیں بھی تو وہ کچھ اندازہ نہ لگا سکتا۔

کیبن کے قریب ہی تقریباً" ڈیڑھ سو مربع گز جگہ مسطح تھی جس کو جھاڑ جھنکاڑ سے صاف کر لیا گیا تھا... یہ ایسی ہی جگہ تھی جہاں ایک ہیلی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کوپٹر بڑی آسانی سے لینڈ کر سکتا تھا... وہ جگہ تھی بھی اسی مصرف کے لئے... خود صفدر نے وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر کو پرواز کرتے دیکھا تھا۔

صفدر اس اجنبی کا تعاقب کرتا ہوا اسی مقام تک پہنچا تھا... اس وقت ہیلی کوپٹر وہاں موجود تھا... اجنبی نے کیبن سے کچھ فاصلے پر رک کر سیٹی بجائی تھی... فوراً ہی کیبن سے اس سیٹی کا جواب ملا تھا اور پھر دو آدمی باہر نکل آئے تھے۔

صفدر رینگتا ہوا ایک ایسے درخت کے پاس پہنچ گیا تھا جس کی آڑ میں کھڑا ہو کر وہ بڑی آسانی سے ان لوگوں کی گفتگو سن سکتا تھا۔

"کیا ہیلی کوپٹر پرواز کے لئے تیار ہے؟" اجنبی نے پوچھا۔

"جی ہاں کرنل" جواب دیا گیا تھا۔ "ہم ابھی ابھی اس کی چیکنگ سے فارغ ہوئے ہیں۔ لیکن....؟"

"ہاں ہاں... کہو۔"

"آپ وقت سے کچھ پہلے آ گئے ہیں" کس قدر ہچکچاتے ہوئے کہا گیا تھا۔

"ہاں۔ صورت حال کچھ ایسی آ گئی تھی کہ مجھے فوراً ہی ادھر آ جانا پڑا۔ تم لوگ پوری طرح ہوشیار ہو"۔

"کوئی خطرہ ہے" چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں۔ میری قیامگاہ پر ابھی فائرنگ ہو گئی تھی"۔

"اوہ.... مگر کس نے؟"

"نامعلوم آدمی"۔ کرنل نے جواب دیا تھا۔"وہ چھت پر تھے اور ایک دوسرے سے لڑ گئے تھے"۔

"کیا وہ ادھر آ سکتے ہیں"۔

"آنا تو نہیں چاہئے لیکن پھر بھی ہوشیار رہو"۔

"ٹھیک ہے کرنل"۔

وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے ہیلی کوپٹر کے قریب چلے گئے تھے... صفدر سے ان کا درمیانی فاصلہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ پھر ان کی باتوں کا ایک لفظ بھی صفدر کی سمجھ میں نہیں آ سکا۔

چند ہی لمحوں بعد ہیلی کوپٹر کا انجن اسٹارٹ ہوا۔ وہ دونوں آدمی کچھ پیچھے ہٹ آئے تھے... ہیلی کوپٹر فضا میں تھوڑا سا بلند ہوا۔ کوئی آدھے منٹ تک معلق رہا اور پھر زمین پر اتر آیا... انجن بند کر دیا گیا... غالباً وہ اجنبی خود بھی یہ اطمینان کر لینا چاہتا تھا کہ ہیلی کوپٹر میں کوئی گڑ بڑ نہیں ہے۔

صفدر سوچے بغیر نہیں رہ سکا کہ اس ہیلی کاپٹر کو کسی بہت ہی اہم مشن پر روانہ ہونا ہے جس کی وجہ سے اس کی جانچ پڑتال اور احتیاط ضروری سمجھی گئی ہے۔

اجنبی ہیلی کوپٹر سے اتر آیا تھا... وہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ اس کیبن میں چلا گیا... صفدر فوراً ہی دبے قدموں آگے بڑھا اور کیبن کے دو تختوں کی دراز سے اندر جھانکنے لگا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"میں روانگی سے پہلے ایک پیالہ کافی پینا چاہتا ہوں"۔ اجنبی نے کہا۔ ان دونوں آدمیوں میں سے ایک اسٹور جلانے لگا۔

ٹھیک گیارہ بجے صفدر اس ہیلی کوپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ رہا تھا... اس مرتبہ ہیلی کوپٹر بلند ہی ہوتا چلا گیا... وہ شہر کی طرف جا رہا تھا۔

وہ دونوں آدمی وہیں رہ گئے تھے... اس ہیلی کوپٹر میں اجنبی تنہا گیا تھا وہ دونوں آدمی کیبن میں چلے گئے۔

تب سے اب تک صفدر اس درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اس نے دوبارہ کیبن کے قریب جانے کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی... محتاط رہنا ضروری تھا... اگر اسے چھینک ہی آ جاتی تو معاملہ گڑبڑ ہو جاتا کیبن سے کچھ فاصلے ہی پر رہنا مناسب تھا۔

صفدر وہاں اس ہیلی کوپٹر کی واپسی تک رکنا چاہتا تھا... یہ بات معلوم کرنی ضروری تھی کہ وہ ہیلی کوپٹر کہاں گیا تھا... اس کی واپسی تیس چالیس منٹ میں ہونا تھی یہ بات خود وہ اجنبی ان دونوں آدمیوں سے کہہ کر گیا تھا۔

وقت گزرتا رہا... وہ دونوں آدمی کیبن میں گئے تھے تو پھر باہر نکلے ہی نہیں تھے... صفدر کو اس پر حیرت ہوئی تھی... اجنبی ان کو ہوشیار کر کے گیا تھا اس لئے ان دونوں کو چوکس رہنا چاہئے تھا۔

اچانک کوئی سخت سی چیز صفدر کی کمر سے آ لگی اور کسی نے گرج کر کہا۔

"ہینڈز اپ"۔ انھیں دونوں آدمیوں میں سے ایک کی آواز تھی۔

صفدر اس وقت اپنی جان ہی پر کھیل گیا... اس نے برقی سرعت سے اپنے بائیں ہاتھ کی کہنی اپنے کمر سے رگڑتے ہوئے ریوالور پر ماری... اس کی کہنی میں اچھی خاصی چھوٹ آئی تھی لیکن ریوالور اس کی کمر سے ہٹ گیا تھا... اس کے ساتھ ہی صفدر نے بڑی تیزی سے پلٹ کر اس آدمی کی ٹھوڑی پر مکا رسید کر دیا تھا اور اس آدمی کے منہ پر سے عجیب سی آواز نکلی تھیں۔

اچانک صفدر کی آنکھوں کے آگے بھی تارے ناچ گئے۔

یہ وہ دوسرا آدمی تھا جس نے کسی چیز سے صفدر کی کھوپڑی پر ضرب لگائی تھی۔ پھر دوسری ضرب کے ساتھ ہی صفدر کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ہوش آیا تو وہ اسی کیبن میں ایک کرسی سے جکڑا ہوا تھا۔

بے ہوش ہونے سے قبل جب ریوالور کی نال صفدر کی کمر سے آ لگی تھی تو وہ حیران رہ گیا تھا... وہ دونوں آدمی اسے کیبن کے دروازے سے نکلتے ہوئے تو دکھائی ہی نہیں دیئے تھے... لیکن اب ہوش میں آنے پر صفدر کی حیرت رفع ہو گئی... وہ دیکھ رہا تھا کہ کیبن کی دوسری سمت میں ایک چھوٹی سی کھڑکی موجود تھی جس سے اب آسانی باہر نکلا جا سکتا تھا۔

وہ دونوں آدمی صفدر کے سامنے ہی کھڑے اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہے تھے... صفدر بھی کسی قسم کی پریشانی ظاہر کئے بغیر انہیں گھورتے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

لگا۔

"تمہارا تعلق کس پارٹی سے ہے"۔ ان میں سے ایک غراتا ہوا بولا۔

"کیا ضروری ہے کہ تمہارے سوال کا جواب دیا جائے"۔ صفدر نے لاپرواہی سے کہا۔

"تمہاری لاش اسی جنگل میں دفن کر دی جائے گی"۔

"لیکن اس طرح بھی تمہیں جواب تو نہ مل سکے گا دوستو!" صفدر نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

دفعتاً وہ دونوں چونک پڑے.... صفدر کو بھی گونج کی وہ آواز سنائی دے گئی تھی۔۔۔ غالباً ہیلی کوپٹر واپس آ رہا تھا۔

گونج کی وہ آواز قریب سے قریب تر آتی چلی گئی اور پھر کان پھاڑ دینے والا شور پیدا ہوا۔ ہیلی کوپٹر لینڈ کر رہا تھا۔۔۔ ذرا ہی دیر بعد اس کا انجن بند ہوا اور سناٹا چھا گیا لیکن کانوں میں سنسناہٹ باقی رہی۔

صفدر نے کچھ آدمیوں کے قریب آتے ہوئے قدموں کی آہٹ سنی.... وہ آواز دو سے زیادہ آدمیوں کے قدموں کی تھی.... صفدر کی نظریں دروازے پر جمی رہیں.... جلد ہی چار افراد اندر آئے.... ان میں ایک شخصیت ایسی تھی جس کو دیکھ کر صفدر سن رہ گیا۔

وہ فریدہ تھی.... فلم اسٹار فریدہ.... وہ بے حد خائف نظر آ رہی تھی۔

اجنبی کو گھورتی ہوئی نظریں صفدر پر جم گئیں۔

فوجی گاڑیاں دوڑ تو پڑی تھیں مگر یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ ہیلی کوپٹر کا تعاقب جاری رکھ سکیں۔ یہ صرف اس صورت میں ممکن تھا کہ ہیلی کوپٹر سیدھا سیدھا کسی سڑک کے اوپر پرواز کرتا.... اور اس حماقت کی توقع ہیلی کوپٹر کے ہوا باز سے نہیں کی جا سکتی تھی۔۔۔ وہ عمارتوں کے اوپر سے گزرتا رہا تھا جس کی وجہ سے فوجی گاڑیاں اس پر نگرانی قائم نہیں رکھ سکیں۔

ایئر فورس کو بھی فون پر کھڑکھڑا دیا گیا تھا لیکن جتنی دیر میں ایئر فورس کے ہیلی کوپٹر فضا میں پہنچ پاتے وہ ہیلی کوپٹر غائب ہو چکا تھا۔

عمران پر بہت بری طرح جھلاہٹ طاری ہو گئی تھی.... جھلانے کی بات بھی تھی شاید زندگی میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ اس کی موجودگی میں دشمن وار کر گیا تھا۔

دوسرے دن کے اخبارات میں یہ بات ضرور آئی کہ اس وقت فریدہ کی کوٹھی پر سیکرٹ سروس کا چیف آفیسر بھی موجود تھا۔

پریشانی کا دوسرا سبب ڈاکٹر جیلانی تھا.... اس میں شک نہیں کہ اس

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

کی توہین ہوئی تھی.... وہ اس پر جتنا بھی چراغ پا ہوتا کم تھا۔

خیر.... اس کے معاملے کو تو کسی نہ طرح ہینڈل کر لیا جاتا لیکن فریدہ کا دشمن کے ہاتھ لگ جانا ایک سنگین مسئلہ تھا۔

اب عمران کی اوپل ریکارڈ پکھراج کے بنگلے کی طرف فراٹے بھر رہی تھی.... دراصل عمران کے دماغ میں یہ خدشہ جنم لے چکا تھا کہ دشمن نے کہیں پکھراج پر بھی کسی طرح ہاتھ صاف نہ کر دیا ہو.... اس امکان کو موجودہ صورت حال میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس وقت عمران کو اپنے پیروں تلے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی جب اس نے دیکھا کہ پکھراج کے بنگلے پر فوجی پہرہ موجود نہیں تھا.... ایک بھی فوجی کی شکل نہیں دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے ہارن پر ہارن دینا شروع کیا.... جلد ہی برآمدے میں دو آدمیوں کی شکلیں دکھائی دیں.... وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف آئے اور پھاٹک کھول دیا گیا.... عمران گاڑی سے اتر کر تیزی سے چلتا ہوا ان دونوں کے قریب پہنچ گیا۔

"صاحب آپ" ان میں سے ایک کے منہ سے نکلا۔

وہ دونوں گزشتہ رات عمران کو پکھراج کے ساتھ دیکھ چکے تھے اس لئے اس وقت اسے "فوراً" پہچان گئے۔

"یہاں تو فوجی پہرہ تھا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں صاحب.... لیکن کوئی پندرہ منٹ پہلے وہ سب یہاں سے

چلے گئے"۔

"کیوں!" عمران نے تیزی سے پوچھا۔

"معلوم نہیں صاحب"۔

"پکھراج کہاں ہے"۔

"وہ بھی چلی گئیں"۔

"کہاں؟"

"معلوم نہیں.... ان سب فوجیوں کے جانے کے پانچ منٹ بعد ایک جیپ آئی تھی.... اس میں دو ملٹری والے تھے.... مس صاحب ان کے ساتھ چلی گئیں۔

ایک بات یہ بھی ممکن تھی کہ کسی وجہ سے پکھراج کو ملٹری ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا گیا ہو مگر نہ جانے کیوں عمران کے دل و دماغ اس قیاس کو درست تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھے.... وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ پکھراج کو لے جانے والے اصلی فوجی نہیں تھے اور دشمن یہاں بھی ہاتھ صاف کر گیا تھا۔

لیکن یہ بات بہرحال حیرت انگیز تھی کہ پہرہ ہٹا دیا گیا۔ آخر کیوں۔

"میں ایک فون کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے ان دونوں سے کہا۔

"کر لیجئے.... آئیے.... آخر یہ کیا گڑبڑ ہو رہی صاحب"۔

"تمہاری مس صاحب خطرے میں ہے"۔

"مگر اب تو وہ فوجیوں کی حفاظت میں ہیں.... اب انہیں کیا خطرہ ہو

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

سکتا ہے"۔

"ہوں.... ہاں.... یہ تو ہے"۔ عمران بڑبڑا کر رہ گیا۔

وہ دونوں اسے اس کمرے میں لے آئے جہاں فون تھا.... اچانک عمران کو خیال آیا کہ وہ یہاں سے ملٹری ہیڈ کوارٹر فون نہیں کر سکتا.... فون کرتا تو اسے ایکسٹو کی آواز میں بولنا پڑتا اور ان دونوں ملازموں کے سامنے یہ بات مناسب نہیں ہوتی۔

دوسری صورت یہ تھی کہ سرسلطان کو فون کیا جاتا.... عمران نے انہیں کے گھر کے نمبر رنگ کئے لیکن وہ اب تک گھر پہنچے تھے.... اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ابھی تک فریدہ کی کوٹھی پر تھے.... دوسری مرتبہ عمران نے وہاں کے نمبر رنگ کئے لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ سرسلطان وہاں سے صرف ایک منٹ قبل جا چکے ہیں۔

عمران نے جھلا کر ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"اب مس صاحبہ واپس گھر کب آئیں گی؟" ایک ملازم نے عمران سے پوچھا۔

"جلد ہی آ جائیں گی فکر نہ کرو"۔ عمران نے ٹالنے کے لئے کہہ دیا۔

ذرا ہی دیر بعد اوپل ریکارڈ ایک بار پھر سڑکوں پر فراٹے بھر رہی تھی۔ اب عمران واپس اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا.... اس نے یہ آس لگائی

تھی کہ شاید صفدر کی طرف سے کوئی ایسی رپورٹ مل جائے جو کسی اعتبار سے سود مند ثابت ہو سکے۔

دوسرے یہ کہ وہ جتنی دیر میں اپنے گھر پہنچتا اتنی دیر میں سرسلطان بھی اپنے گھر پہنچ جاتے اور پھر عمران اپنے فلیٹ ہی سے ان کو فون کر سکتا۔ اس نے خود ملٹری ہیڈکوارٹر سے بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

سلیمان نے آنکھیں ملتے ہوئے دروازہ کھولا.... عمران اسے ایک طرف دھکیلتا ہوا اندر کی طرف جھپٹا.... سلیمان اسے حیرت سے دیکھتا رہا گیا۔

عمران نے فون پر سرسلطان کے نمبر ڈائل کئے.... دوسری طرف گھنٹی بجی اور ریسیور اٹھا لیا گیا.... سرسلطان خود بول رہے تھے۔

"اچھا ہوا تم نے مجھے فون کر لیا.... مجھے تمہاری کال کی توقع تھی اس لئے گھر چلا آیا تھا.... یہ کیا گڑبڑ ہو گئی آخر.... ڈاکٹر جیلانی...."

عمران ان کے خاموش ہونے کا منتظر تھا لیکن جب وہ بولتے ہی چلے گئے تو عمران ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"پکھراج کے بنگلے سے پہرہ کیوں اٹھایا گیا ہے؟"

"مجھے علم نہیں.... کیا ایسا ہوا ہے"۔ سرسلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"فوراً "ہیڈ کوارٹر سے معلوم کیجئے" عمران نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اچھا اچھا.... میں ابھی فون کرتا ہوں"۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

عمران نے سلسلہ منقطع کیا اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔

دروازے میں سلیمان کی شکل دکھائی دی۔

"کیا ہے؟" عمران نے اسے گھور کر دیکھا۔

"کک.... کچھ نہیں صاحب۔"

"تو پھر کھڑا ہوا میرا منہ کیوں تک رہا ہے؟"

سلیمان چپ چاپ کھسک لیا.... ویسے وہ حیران ضرور تھا کہ آج صاحب کو ہوا کیا ہے۔

عمران ٹہلتا رہا.... اسے جولیا کا خیال آیا.... وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جولیا واپس اپنے گھر کیسے پہنچ سکی تھی.... لیکن یہ معلوم کرنے سے پہلے سر سلطان کے فون کا انتظار کرنا ضروری تھا۔

کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے لپک کر ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سر سلطان ہی تھے۔

"وہ تو کہہ رہے ہیں کہ پہرہ ہٹانے کی ہدایت انہیں ایکسٹو سے ملی تھی۔" سر سلطان نے کہا تھا۔

Hameedi@pakistanipoint.com

"کیا" عمران نے احمقوں کی طرح منہ پھاڑ دیا اور اس طرح ریسیور کو گھورنے لگا جیسے ریسیور نے اسے کوئی اوٹ پٹانگ سی گالی دی ہو۔

"ہاں۔" سر سلطان بولے۔ "وہ لوگ یہی بتا رہے ہیں کہ اس کی ہدایت انہیں ایکسٹو سے ملی تھی۔"

عمران نے ایک طویل سانس لی اور پھر بولا۔ "ان کو یہ حکم بھی میں نے ہی دیا تھا کہ وہ پکھراج کو اس کے گھر سے ہٹا لے جائیں۔"

"اوہ.... کیا ایسا بھی ہوا ہے؟" سر سلطان چونک کر بولے۔

"جناب" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"مگر ہیڈکوارٹر سے مجھے ایسی کوئی بات نہیں معلوم ہوئی۔"

"مجھے یقین ہے کہ پکھراج کو لے جانے والے فوجی آفیسر نقلی ہوں گے.... وہ دونوں پہرہ ہٹ جانے کے پانچ منٹ بعد پہنچے تھے اور پکھراج کو اپنے ساتھ لے گئے تھے.... بہرحال آپ ذرا ہیڈکوارٹر سے اس کے بارے میں بھی پوچھ لیجئے۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کیا اور بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

دوسری طرف سے ریسیور اٹھانے میں کچھ دیر لگی.... غالباً بلیک زیرو سو رہا تھا۔

"ہیلو" بلیک زیرو کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"ایکسٹو۔"

"اوہ یس سر۔"

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"کیا تم ملٹری ہیڈ کوارٹر فون کر کے ان لوگوں کو ہدایت کی تھی کہ پکھراج کے گھر سے پہرہ ہٹا لیا جائے؟"

"نہیں تو جناب" بلیک زیرو نے کچھ گھبرا کر کہا۔

"بس میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔" عمران نے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

عمران کو بلیک زیرو سے اسی جواب کی توقع تھی لیکن محض رفع شک کے لئے اس نے فون پر پوچھ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔

جلد ہی سر سلطان کا فون پھر آیا۔

"نہیں۔" سر سلطان کہہ رہے تھے۔ "پکھراج کو لینے کے لئے کسی ملٹری آفیسر کو نہیں بھیجا گیا۔"

"واہ" عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ "اب تو سچ مچ دل چاہ رہا ہے کہ.... چنا جور گرم بیچنا شروع کر دوں یا حج کرنے چلا جاؤں.... اس مرتبہ چوٹ پر چوٹ ہو رہی ہے.... طبیعت صاف ہو چکی ہے میری۔"

"لیکن...."

"میں آپ سے کل صبح بات کروں گا۔" عمران نے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

سر سلطان جھنجلا گئے ہوں گے لیکن اب عمران جلد از جلد جولیا سے گفتگو کر لینا چاہتا تھا.... اس نے جولیا کے نمبر ڈائل کیے.... دوسری طرف گھنٹی بجی اور فوراً ہی ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو" جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم اکیلی ہو جولیا۔"

"اوہ.... آپ.... جی نہیں جناب.... میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق چوہان کو بلا لیا تھا۔"

"تمہاری داستان ادھوری رہ گئی تھی۔"

"کیا میں اسے مکمل کروں جناب۔"

"ہاں" جولیا نے اپنی داستان کا بقیہ حصہ سنانا شروع کیا.... عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

"اور جناب" جولیا کہہ رہی تھی۔ "اس کافی کو پی کر میں بے ہوش ہوئی تھی.... گلی میں بالکل اندھیرا تھا.... میں ایک مقفل مکان کے برآمدے کی سیڑھیوں پر پڑی ہوئی تھی۔ پہلے تو مجھے اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ میں کہاں ہوں لیکن جب میں اس گلی سے نکلی تو اس مقام کو پہچان گئی.... میں نے گھر پہنچ کر آپ کو فوراً فون کیا اور پھر آپ کی ہدایات کے مطابق چوہان کو بلا لیا۔"

عمران کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں.... اس نے جولیا کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

"ان لوگوں نے تمہارا بیگ چھین لیا تھا.... اس کا کیا ہوا۔"

"اوہ.... میں اس کے بارے میں بتانا بھول گئی.... جی ہاں.... جب میں ہوش میں آئی تو بیگ کا اسٹریپ میری کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"کیا اس بیگ میں تمہارا پتہ موجود تھا۔"

"جی ہاں۔" جولیا نے کہا۔ "ایک نوٹ بک تھی۔"

"کیا اس میں تمہارے بارے میں کچھ اندراجات بھی تھے۔"

"جی نہیں.... اس میں صرف اخراجات کا حساب رہتا ہے.... احتیاطاً" میں نے اس پر اپنا پتہ بھی لکھ چھوڑا تھا۔"

عمران نے چند لمحے کچھ سوچا اور پھر کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

اب اس کے علاوہ کچھ نہیں سوچا جا سکتا تھا کہ ڈاکٹر جیلانی کے بارے میں گفتگو جان بوجھ کر جولیا کو سنائی گئی تھی.... اس کے بعد جولیا کو چھوڑ دیا گیا تھا.... غالباً" کسی طرح ان لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ جولیا کا تعلق مقامی جاسوسوں سے ہے.... جولیا کو اسی لئے چھوڑا گیا تھا کہ متعلقہ حکام کو ڈاکٹر جیلانی کے بارے میں اطلاع مل جائے اور جب ڈاکٹر جیلانی فریدہ کے گھر پہنچے تو اسے گرفتار کر لیا جائے.... مقصد یہ ہو گا کہ اس افراتفری میں کیپٹن نادر کو فریدہ کے کمرے تک پہنچنے کا موقع مل جائے۔

عمران کے ذہن میں دوسرا خیال یہ بھی آیا تھا کہ شاید جولیا کا فون ٹیپ کیا گیا ہو۔ مقصد یہ ہو گا کہ جب وہ اپنے چیف کو فون کرے تو وہ لوگ چیف کی آواز سن لیں.... بعد میں اسی آواز کی نقل کرتے ہوئے ملٹری ہیڈ کوارٹر کو ہدایت کی گئی تھی کہ پکھراج کے گھر سے پہرہ ہٹا لیا جائے۔

اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی.... عمران نے ریسیور اٹھایا.... دوسری طرف سے سر سلطان بول رہے تھے۔

"میں نے ابھی ملٹری ہیڈ کوارٹر سے دوبارہ گفتگو کی تھی.... پتہ چلا ہے کہ اصل کیپٹن نادر اپنے گھر کے غسلخانے میں مردہ پایا گیا ہے۔"

"مجھے اسی کی توقع تھی۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

اسی وقت دوسرے کمرے میں ایکسٹو والے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

"معاف کیجئے گا" عمران جلدی سے بولا۔ "دوسرے فون کی گھنٹی بج رہی ہے.... شاید صفدر کی کال ہو گی۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کیا اور جھپٹتا ہوا دوسرے کمرے میں پہنچا۔

لیکن دوسری طرف صفدر نہیں تھا۔

کال تنویر کی تھی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

صفدر کو جس کمرے میں قید کیا گیا وہ اسٹور روم تھا.... اسٹور روم بھی بہت چھوٹا۔ بمشکل پچاس مربع فٹ کی جگہ تھی اور اس میں بے تحاشہ کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا.... چوہے بھی تھے جو ادھر سے ادھر چھلانگیں لگا رہے تھے۔

دروازہ بند ہو جانے کے بعد وہاں تاریکی پھیل گئی تھی.... اگر چھت کے قریب ایک روشندان نہ ہوتا تو بالکل ہی تاریکی ہی پھیل جاتی .... ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔

صفدر کو علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے.... وہ عمارت شہر کے کسی حصے میں تھی یا کسی ویرانے میں.... صفدر کو اس کا علم اس وقت ہوتا جب اس نے یہاں تک کا سفر عالم ہوش میں کیا ہوتا.... وہاں اس ویرانے کے کیبن میں اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا.... اس سے کسی قسم کی پوچھ گچھ بھی نہیں کی گئی تھی.... غالباً" وہ لوگ جلدی میں تھے۔

پھر صفدر کو اس وقت ہوش آیا تھا جب دو آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے اس اسٹور روم میں لا رہے تھے.... جتنی دیر میں اس کے ہوش و حواس

پوری طرح بحال ہوتے اتنی دیر میں وہ لوگ اسے اسٹور روم میں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔

دوسری طرف تیز روشنی ہو رہی تھی.... اس کا احساس صفدر کو دروازے کی ایک جھری سے ہوا۔ وہ اس جھری سے دوسری طرف دیکھ بھی سکتا تھا.... اور جب اس نے دیکھا تو اسے وہاں فریدہ کے علاوہ پکھراج بھی نظر آئی.... وہ دونوں سہمی ہوئی سی کرسیوں پر بیٹھی تھیں.... کمرے میں ایک آدمی بھی موجود تھا لیکن اس کی صورت صفدر کے لئے اجنبی تھی.... وہ ان دونوں لڑکیوں کے سامنے اپنا دایاں پیر ایک کرسی کے ہتھے پر رکھے کھڑا لاپرواہی سے سگریٹ پی رہا تھا۔

اچانک صفدر نے دونوں ہاتھوں سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا.... وہ چاہتا تھا کہ دشمن کے درمیان میں رہے.... اسی صورت میں کچھ کر گزرنے کا موقع مل سکتا تھا.... اسٹور روم میں بند پڑے پڑے تو رہائی کی کوئی صورت بھی پیدا نہیں ہوتی....

سگریٹ پیتے ہوئے آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر غصیلی آواز میں بولا۔

"شور مت مچاؤ۔"

"مجھے باہر نکالو" صفدر نے چیخ کر کہا۔ "یہاں میرا دم گھٹ جائے گا۔"

"گھٹ جانے دو۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"میں دروازہ توڑ ڈالوں گا۔"

"اگر تم خاموش نہ ہوئے تو یہ تمہارے حق میں برا ہو گا.... میں تمہیں اپنے ساتھیوں کی مدد سے ایک کرسی سے جکڑ دوں گا اور تمہارے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا جائے گا.... اب تم جیسا بھی پسند کرو۔"

صفدر برا سا منہ بنا کر چپ ہو گیا.... یہ بات واقعی بہت بری ہوتی کہ اسے رسی سے جکڑ کر منہ میں کپڑا ٹھونس دیا جاتا۔ تب اس کا دم گھٹ میں واقعی کوئی کسر نہیں رہ جاتی۔

فریدہ اور پکھراج اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی اسٹور روم کے دروازے کی طرف دیکھنے لگیں۔

صفدر نے سگریٹ نکال کر سلگائی.... سگریٹ کا پیکٹ اور ماچس اس کی جیب سے نہیں نکالی گئی تھی البتہ اس کا ریوالور اب اس کے پاس نہیں تھا۔

ماچس کی تیلی کے شعلے میں اس نے اسٹور روم کا سرسری سا جائزہ لیا.... وہ سرسری ہی سا جائزہ لے سکتا تھا کیونکہ تیلی دیر تک نہیں جل سکتی تھی.... صفدر نے یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ جائزہ لینے کے چکر میں ساری ماچس پھونک ڈالے جائزہ لینا سودمند ثابت ہو سکتا تو دوسری بات تھی۔

دوسرے کمرے میں قدموں کی آہٹ سنائی دی.... صفدر کی آنکھ پھر دروازے کی جھری سے جا لگی.... اس نے دو آدمیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا.... ایک تو وہی اجنبی تھا جسے اس کے ساتھی کرنل کہہ کر مخاطب کرتے

تھے.... دوسرا آدمی صفدر کے لئے اجنبی تھا۔

اجنبی نووارد کی شخصیت بڑی بارعب اور کس قدر خوفناک تھی.... اس کے بال سیاہی مائل سرخ تھے.... اسی رنگ کی مونچھیں بھی تھیں جو گھنی اور چڑھی ہوئی تھیں.... اس نے گہرے نیلے رنگ کا چغہ پہن رکھا تھا.... وہ اتنا لمبا تھا کہ صرف پیر دکھائی دے رہے تھے.... اس نے سیاہ پٹیوں والی چپل پہن رکھی تھی۔ اس کی عمر پچاس سال کے قریب رہی ہو گی۔

"لڑکیو" اجنبی نووارد کی بھرائی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔ "ان حالات نے تمہیں بہت پریشان کیا ہو گا.... پریشان ہونے کی بات بھی ہے لیکن سارا قصور اس راز کا ہے جو تم دونوں اپنے دماغوں میں چھپائے ہوئے ہو.... اگر وہ راز ظاہر ہو جائے تو پھر تم دونوں کے لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں رہ جائے گی۔"

"اگر میرے بس میں ہوتا تو میں کبھی کی اس منحوس راز سے پیچھا چھڑا چکی ہوتی۔" فریدہ نے اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارے بس میں ہے۔"

"کیسے"

"میں ابھی تمہیں ہپناٹائز کروں گا.... تم دونوں ذہنی طور پر مجھ سے تعاون کرو.... اگر تم ذہنی طور پر میرے خلاف جدوجہد کرو گی تو میں آسانی سے کامیاب نہیں ہو سکوں گا.... تمہیں چاہیے کہ میرے خلاف کوئی

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

جدوجہد نہ کرو۔۔۔ اس طرح میں آسانی سے کامیاب ہو جاؤں گا اور تم آئندہ کسی مصیبت میں نہیں پڑو گی۔۔۔ یہ ہمارا وعدہ ہے کہ اس راز کو جان لینے کے بعد تم دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔"

"میں تیار ہوں۔" فریدہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تمہاری ساتھی انگریزی نہیں جانتی ہے۔۔۔ اسے بتا دو کہ ہمارے درمیان کیا گفتگو ہوئی ہے۔"

فریدہ اردو میں پکھراج کو ساری باتیں سنانے لگی۔۔۔

صفدر نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا۔۔۔ صورت حال بہت نازک تھی۔۔۔ فریدہ اور پکھراج کے دماغ میں پوشیدہ راز ان لوگوں کو ہرگز نہیں معلوم ہونا چاہیے تھا۔۔۔ صفدر کو یہ بھی یقین تھا کہ بعد میں ان دونوں لڑکیوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔۔۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو وہ بعد میں مخالف گروپ کے جاسوسوں کے ہاتھ بھی لگ سکتیں تھیں۔۔۔ کیونسٹ یہ کیسے گوارہ کر لیتے کہ ان کا راز ان کے مخالف گروپ کو معلوم ہو جائے۔۔۔ یہ سارا ہنگامہ ہی اس لیے تھا کہ مخالف گروپ ان لڑکیوں کے دماغ سے وہ راز نہ نکلوا سکے۔

فریدہ اور پکھراج تیار ہو چکی تھیں۔۔۔ بوڑھے ہپناٹسٹ نے کرنل سے کہا۔ "کرنل شوبن ۔۔۔ ٹیپ ریکارڈ کا سوئچ اس وقت آن کریں جب میں آپ کو اشارہ کروں۔"

صفدر نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دی۔۔۔ یہ خیال اس کے ذہن

میں شروع ہی سے موجود تھا کہ یہ اجنبی کرنل شوبن ہے۔

ہپناٹسٹ نے سب سے پہلے پکھراج کی طرف توجہ دی ۔۔۔ اپنا دایاں ہاتھ اس طرح آگے بڑھایا جیسے پکھراج پر کوئی جادو کرنے والا ہو۔

"میرے ہاتھ کی طرف دیکھو۔" ہپناٹسٹ نے تیز قسم کی سرگوشی کی۔

پکھراج کی نظریں اس کے ہاتھ پر جم گئیں۔۔۔ وہ کچھ خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

ہپناٹسٹ نے رک رک کر ہدایات دینا شروع کئے۔" میرے ہاتھ سے لہریں خارج ہو رہی ہیں ۔۔۔ میرے ہاتھ سے لہریں خارج ہو رہی ہیں۔۔۔ تم ان لہروں کو اپنے جسم سے ٹکراتا محسوس کر رہی ہو۔۔۔ اب تمہیں گدگدی محسوس ہونے لگی ہے۔۔۔ اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دو۔۔۔ بالکل ڈھیلا چھوڑ دو۔"

پکھراج کے چہرے سے خوف و ہراس کے آثار غائب ہو چکے تھے۔۔۔ وہ سحر زدہ سی ہپناٹسٹ کے ہاتھ کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ اس نے اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ ہپناٹسٹ اب اردو بول رہا تھا ورنہ پکھراج اس کا ایک لفظ نہ سمجھتی۔

ہپناٹسٹ ہدایات دیتا رہا۔" اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دو۔۔۔ بالکل ڈھیلا۔۔۔ اب اپنی آنکھیں بند کر لو۔۔۔ اپنی آنکھیں بند کر لو۔۔۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔ ہاں تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔۔۔ اب تم سو چکی ہو۔۔۔ تم سو چکی ہو۔۔۔ لیکن جب میں تم

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

سے کوئی سوال کروں گا تو تم مجھے جواب دو گی... سوتے ہی میں جواب دو گی... اب تم سو چکی ہو۔"

ہپناٹسٹ خاموش ہو گیا... پکھراج کی آنکھیں بند تھیں اور وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔

کمرے پر چھائی ہوئی خاموشی بے حد پراسرار تھی۔

ہپناٹسٹ اب فریدہ کی طرف متوجہ ہوا۔ فریدہ پر بھی وہی عمل کیا گیا... ذرا ہی دیر بعد فریدہ بھی آنکھیں بند کیے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ ہپناٹسٹ نے کرنل شوبن کو ٹیپ ریکارڈ کا سوئچ آن کرنے کا اشارہ کیا... کرنل شوبن نے فوراً سوئچ آن کر دیا۔

ہپناٹسٹ اب فریدہ سے کہہ رہا تھا۔ "تم سو رہی ہو لیکن میری آواز تمہارے کانوں تک پہنچ رہی ہے... میری آواز تمہارے کانوں تک پہنچ رہی ہے... تم میری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سمجھ رہی ہو... اب میں تم سے ایک سوال کروں گا... تم اس کا جواب دو گی... بالکل صحیح صحیح جواب دو گی... بتاؤ... جواب دو گی...؟"

فریدہ کے ہونٹ ہلے اور ایک مدھم سی آواز سنائی دی۔ "ہاں۔"

"تم جب پچھلے دنوں فلمی وفد کے ساتھ غیر ملکی دورے پر گئی تھیں تو کچھ لوگوں نے تم کو اغوا کر لیا تھا...؟"

"ہاں"

"ان میں سے کسی نے تم کو ہپناٹائز کیا تھا؟"

"ہاں۔"

"ہپناٹائز کر کے تمہیں کسی راز سے آگاہ کیا تھا؟"

"نہیں۔"

ہپناٹسٹ کے چہرے پر اضطراب کے آثار پیدا ہو گئے... اس نے پہلو بدلا اور پھر کس قدر سخت لہجے میں بولا۔ "ٹھیک ٹھیک جواب دو۔"

فریدہ خاموش تھی... ہپناٹسٹ پھر بولا۔ "میں اب پھر سوال کروں گا... کیا تم ٹھیک ٹھیک جواب دو گی؟"

"ہاں"

"ان لوگوں نے تم کو کسی راز سے آگاہ کیا تھا؟"

"نہیں۔"

اب ہپناٹسٹ کے ساتھ ہی ساتھ کرنل شوبن کے چہرے پر بھی اضطرابی کیفیت نظر آ رہی تھی... کمرے میں پہلے سے موجود جیکٹ والے کا چہرہ بالکل سپاٹ نظر آ رہا تھا۔

"نہیں۔" فریدہ کا جواب اٹل تھا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں... لڑکی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔" ایک آواز کمرے میں گونجی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

دروازے میں ڈاکٹر میکلین کھڑا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کی نال ان تینوں کی طرف اٹھی ہوئی تھی... اس کے دائیں ہاتھ پر پیولک اور بائیں ہاتھ پر جیفرسن کھڑا تھا۔

"کیا یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ تم تینوں اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو"۔ ڈاکٹر میکلین نے سرد لہجے میں کہا۔

ان تینوں نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیے... وہ کینہ توز نظروں سے ڈاکٹر میکلین اور اس کے دونوں ساتھیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"کرنل شوبن" ڈاکٹر میکلین پھر بولا۔ "تم شکست کھا گئے... بیوقوف بن گئے ان لڑکیوں کو تمہارے ملک کا کوئی راز نہیں معلوم تھا... یہ تو محض پلاننگ تھی ہماری... تمہیں پھانسنے کے لئے ایک جال بچھایا گیا تھا... اور تم پھنس گئے... ہمیں ناکامی نہیں ہوئی ... ہاں کرنل شوبن... یہ ایک ڈرامہ تھا... آج کل یہاں... اس ملک میں تم لوگوں کی سرگرمیاں بڑی شدت اختیار کرتی جا رہی تھیں... یہ... سرگرمیاں عنقریب ہونے والے صدارتی انتخاب پر اثرانداز ہوئیں... ہمارے ملک کو اس سلسلے میں تشویش تھی۔ ہمیں معلوم ہو چکا تھا کہ ان سرگرمیوں میں کرنل شوبن کا دماغ کام کر رہا ہے... تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی لیکن تمہارا پتہ نہ چل سکا... آخر ہمیں ایک طویل ڈرامہ اسٹیج کرنا پڑا۔ تمہارے ملک میں ان لڑکیوں کو اغوا کیا گیا... ہمارے اسی اقدام سے ڈرامے کا آغاز ہوا۔ پھر جب یہ لڑکیاں یہاں آ گئیں تو چند دن ہمیں تیاریوں میں لگے اور اس کے بعد پھر ان دونوں کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی... ہم نے فریدہ کو اغوا کر لیا لیکن پکھراج بچ نکلی... بہرحال وہ ہمارے لئے کوئی تشویشناک بات نہیں تھی... ہم نے صرف فریدہ ہی سے کام چلا لیا۔" ڈاکٹر میکلین کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

فریدہ اور پکھراج بدستور تنویمی نیند کے عالم میں تھیں... انہیں علم نہیں تھا کہ کمرے میں کیا ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر میکلین نے ایک لمحے کے توقف سے دوبارہ کہنا شروع کیا۔ "ہم نے دو چینیوں کا بندوبست کیا تھا... کرائے کے آدمی... ان کو سمجھا دیا گیا تھا کہ انہیں فریدہ سے کس قسم کی باتیں کرنی ہیں... ان باتوں کا مقصد یہ تھا کہ جب وہ اخبارات میں آئیں تو یہ سمجھ لیا جائے کہ ان دونوں کو ہپناٹائز کر کے ان کے دماغ میں کوئی راز پوشیدہ کیا گیا ہے... جس وقت ان دونوں چینیوں سے فریدہ کی گفتگو مکمل ہو گئی تو روشندان سے فائر کر کے ایک چینی کو ہلاک کر دیا گیا... ہاں... اسے ہم ہی نے ہلاک کیا تھا... اتفاق سے دوسرا چینی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا... پھر ہم نے وہاں ایسا ہنگامہ بپا کیا

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

جیسے دو پارٹیوں میں ٹکراؤ ہو گیا ہو.... ہمارے اس اقدام سے ڈرامے میں شوبن سے ٹکرائے ہو۔" جان پڑ گئی .... تم نے سمجھا ہو گا کہ کسی طرح چینی.... جاسوسوں کو بھی اس راز کا علم ہو چکا ہے اور ان چینیوں پر حملہ کرنے والے ہم لوگ ہیں۔"

کرنل شوبن غصے میں اپنا نچلا ہونٹ چبانے لگا تھا....

ڈاکٹر میکلین مزے لے لے کر کہتا رہا۔ "مقصد یہ تھا کرنل شوبن کہ تم لڑکیوں کے چکر میں پڑ کر سامنے آ جاؤ اور ہم تم پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں.... تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے ہیں.... آج جب تم اپنے ایک آدمی کو لے کر امپیریل بار سے روانہ ہوئے تھے تو میرا ایک آدمی تمہارا تعاقب کر رہا تھا.... اس وقت تک یہ نہیں معلوم تھا کہ تم ہی کرنل شوبن ہو.... وہ تو اس عمارت میں جہاں تم نے اپنے اس آدمی پر کیپٹن نادر کا میک اپ کیا تھا یہ بات علم میں آئی .... اس آدمی نے تمہیں کئی مرتبہ کرنل کہہ کر مخاطب کیا تھا.... اس کی اور تمہاری گفتگو سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ فریدہ اور پکھراج کو اس عمارت میں لایا جائے گا.... میرے آدمی نے چھت پر روشندان کے ذریعہ تمہاری تمام گفتگو سنی تھی.... اس وقت تمہارا کوئی آدمی بھی اچانک چھت پر پہنچ گیا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے پر گولیاں چلانے لگے تھے۔"

"وہاں میرا کوئی آدمی نہیں تھا۔" کرنل شوبن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "اور.... تمہیں اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس وقت ہاتھ اٹھائے کھڑے ہیں.... تمہاری موت ہی نے دھکا دیا تھا جو تم کرنل

"یہ بات خطرناک ہے کہ وہ تمہارا آدمی نہیں تھا۔" ڈاکٹر میکلین نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ "پھر آخر وہ کون تھا؟؟"

"مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی کہ وہ کون تھا۔"

ڈاکٹر میکلین نے کنکھیوں سے اپنے دائیں بائیں کھڑے ہوئے پیولک اور جیفرسن کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔ "ان تینوں کو باندھ لو۔"

پیولک اور جیفرسن آگے بڑھے....

"انہیں باندھنے کے لئے انہیں کی ٹائیاں استعمال کرو" ڈاکٹر میکلین پھر بولا۔

"لیکن اس سے پہلے تم اپنا ریوالور زمین پر پھینک دو" ایک پائیدار آواز کمرے میں گونجی۔

کوئی سخت سی چیز ڈاکٹر میکلین کی کمر میں گڑ رہی تھی۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

بیولک اور جیفرسن چونک کر پلٹے۔ فوراً ہی اس آواز نے کہا۔

"تم دونوں نے کوئی غلط حرکت کی تو تمہارا باس دوسری دنیا میں پہنچ جائے گا۔"

بیولک اور جیفرسن جہاں تھے وہیں رک گئے۔ ڈاکٹر میکلین کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں پھوٹ آئی تھیں.... اس نے آہستگی سے اپنا ریوالور فرش پر گرا دیا۔

"اب آگے بڑھ کر اپنے ساتھیوں سے جا ملو اور پھر میری طرف مڑو" حکم دیا گیا۔

ڈاکٹر میکلین کو اس کی تعمیل کرنی پڑی۔

"تم دونوں نے اب تک ہاتھ اٹھانے کی تکلیف گوارا نہیں کی ہے۔" بڑے طنزیہ لہجے میں کہا گیا تھا۔

جیفرسن اور بیولک نے فوراً ہی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیے۔

ڈاکٹر میکلین ان کے قریب پہنچ کر دروازے کی طرف مڑا۔

"مجھ سے ملو" اسی آواز نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "تمہیں جس

آدمی کی تلاش تھی وہ دراصل میں ہوں۔ یعنی.... کرنل شوبن۔"

ان کے سامنے امپیریل بار کا مالک.... بوڑھا جونی کھڑا تھا لیکن اس وقت اس نے اپنے دونوں پیر فرش پر جما رکھے تھے.... کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کی ٹانگ میں لنگ ہے۔

پیانسٹ.... جیکٹ والا.... اور وہ کرنل جسے شوبن سمجھا جاتا رہا تھا مسکرا رہے تھے۔

بوڑھے جونی یا کرنل شوبن کے ہونٹوں پر ایک زہریلی سی مسکراہٹ تھی جسے کوئی نہ دیکھ سکا کیونکہ وہ گھنی مونچھوں میں چھپی ہوئی تھی۔

"اب" کرنل شوبن سرد لہجے میں بولا۔ "تم تینوں کو تمہاری ہی ٹائیوں سے باندھا جائے گا۔"

اچانک کسی نے عقب سے کرنل شوبن پر چھلانگ لگائی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھینتا ہوا کمرے کے دوسرے گوشے میں پہنچ گیا.... یہ ایک چینی تھا۔

"کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔" چینی نے گرج کر کہا۔

جو جہاں تھا وہیں دم بخود رہ گیا۔

"کیوں میکنتوش"؟ چینی کی نظریں بیولک پر جم گئیں۔ "میں اس وقت میک اپ میں ہوں لیکن تم مجھے میری آواز سے تو پہچان ہی سکتے ہو.... اب بتاؤ کہ میں تم سے اپنے دوست کا انتقام کس طرح لوں۔"

بیولک کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

"کیا تم چیانگ ہو؟" کرنل شوبن بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

چیانگ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی.... وہ بیولک کو گھورے جا رہا تھا.... چند لمحے بعد آہستہ سے بولا۔ "میں تم کو بھی مار ڈالوں گا.... اور تمہارے ان دونوں ساتھیوں کو بھی۔"

ٹریگر پر چیانگ کی انگلی تین مرتبہ دبی.... تین فائر ہوئے.... تین گولیاں ڈاکٹر میکلین' بیولک اور جیفرسن کے سینوں میں پیوست ہو گئیں۔

ان تینوں کے ہاتھ سینوں پر پہنچے اور خون میں ڈوب گئے۔

ٹھیک اسی وقت زور زور سے اسٹور روم کا دروازہ پیٹا جانے لگا اور ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو.... دروازہ کھولو.... یہاں آگ لگ گئی ہے۔"

دھوئیں کے بادل اسٹور روم سے باہر نکل رہے تھے۔

"یہ کون ہے؟" کرنل شوبن نے چونک کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"وہی آدمی جسے ہم نے قید کیا تھا۔"

"لیکن آگ کیسے لگی گئی۔"

چیانگ نے جھپٹ کر اسٹور روم کا دروازہ کھول دیا اور صفدر نے باہر چھلانگ لگائی۔

اسٹور میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

دوسری جست میں صفدر اس کمرے سے باہر پہنچ گیا۔

کرنل شوبن نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا لیکن وہ اور اس کے ساتھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتے تھے.... چیانگ کے ہاتھ میں دبا ہوا ریوالور ان کو بھی موت کی آغوش میں پہنچا سکتا تھا۔

چیانگ کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے.... ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ فیصلے کرنے سے قاصر ہو کہ اس موقع پر کیا کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر میکلین اور اس کے دونوں ساتھیوں کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں.... فریدہ اور پکھراج پر بدستور تنویمی نیند طاری تھی۔

"مجھے تم لوگوں سے کوئی پرخاش نہیں ہے۔" چیانگ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تم نے اس آدمی کو کیوں قید کیا تھا اور وہ کون تھا.... بہرحال اب میں جا رہا ہوں۔"

چیانگ تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

اتنی دیر میں اسٹور روم کے دروازے بھی آگ کی لپیٹ میں آ چکے تھے۔

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

عمران کی اوپل ریکارڈ برق رفتاری سے اڑی چلی جا رہی تھی... اتنی تیز رفتار ڈرائیونگ عمران نے اپنی زندگی میں بہت کم کی ہو گی۔

تنویر نے فون پر اسے اطلاع دی تھی کہ اس نے بیولک، جیفرسن اور ڈاکٹر میکلین کو ہارلے اسٹریٹ کی تین سو اکیسویں عمارت میں داخل ہوتے دیکھا ہے... دراصل بیولک کی نگرانی تنویر ہی کے سپرد کی گئی تھی...

اس نے فون پر بتایا تھا کہ وہ تینوں چوروں کی طرح اس عمارت میں داخل ہوئے ہیں...

عمران کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ کرنل شوبن ہی کا کوئی اڈہ ہو سکتا ہے جہاں ڈاکٹر میکلین اور اس کے ساتھیوں کو چوری چھپے داخل ہونے کی ضرورت پڑے...

یہ بات بہرحال ثابت تھی کہ فریدہ اور پکھراج کے اغوا میں کرنل شوبن کا ہاتھ تھا... اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمران کو یہ بات یقینی نظر آئی کہ ہارلے اسٹریٹ کے کی تین سو اکیسویں عمارت میں وہ دونوں لڑکیاں بھی موجود ہوں گی... ڈاکٹر میکلین کا چوری چھپے وہاں داخلہ اسی بات

کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ اسے ان لڑکیوں کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔

گویا اب کرنل شوبن اور ڈاکٹر میکلین کا براہ راست ٹکراؤ یقینی تھا...

عمران نے حالات سے یہ تمام نتائج اخذ کئے اور فوری طور پر فیصلہ کیا کہ شوبن اور میکلین کو ہارلے اسٹریٹ سے ہرگز نہ نکلنے دینا چاہیے... اس نے فوراً ملٹری ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کیا اور ہدایت کی کہ چند منٹ کے اندر اندر ہارلے اسٹریٹ کے علاقے کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے۔

فون پر یہ ہدایات جاری کرنے کے بعد عمران خود بھی آندھی اور طوفان کی طرح ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا تھا... تین سو اکیسویں عمارت کے سامنے پہنچ کر اس نے بریک لگائے ... اس وقت یہ دیکھ کر اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا تھا کہ اس عمارت کے کچھ حصے آگ کی لپیٹ میں تھے۔

قرب و جوار کی عمارتوں سے کچھ لوگ باہر نکل آئے تھے۔

اس سے پہلے کہ عمران انجن بند کر کے گاڑی سے اترتا کوئی شخص بڑی تیزی سے دروازہ کھول کر اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

"وہ لوگ اس طرف بھاگے ہیں... گاڑی میں ... جلدی کرو۔" یہ تنویر تھا۔

عمران کی گاڑی ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور ... بہت جلد عمران اسے ٹاپ گیئر میں ڈال چکا تھا۔

"وہ جو عقبی سرخ روشنیاں آ رہی ہیں ... انہیں کی گاڑی کی ہیں۔"

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

تنویر نے کہا۔ وہ دائیں ہاتھ سے اپنا بایاں بازو دبائے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔ اس نے قدرے توقف سے کہا۔ "وہ بھاگتے ہوئے عمارت سے نکلے تھے... میں نے اس کو روکنا چاہا تو انہوں نے فائرنگ شروع کر دی.... مجھے بھی اپنے ریوالور سے جواب دینا پڑا۔ ایک گولی میرے بازو میں پیوست ہو گئی لیکن میرا خیال ہے کہ میں بھی ان میں سے ایک کو زخمی کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ وہ شخص اچانک لڑکھڑا گیا تھا.... شاید وہ کار میں بھی نہ بیٹھ پاتا لیکن اس کے ساتھیوں نے اسے پکڑ کر کھینچ لیا۔ میں نے ان کی کار پر بھی فائرنگ کرنا چاہی تھی لیکن اس وقت میرا ریوالور خالی ہو گیا تھا۔"

عمران کی اوپل ریکارڈ ایک بار پھر برق رفتار کا مظاہرہ کر رہی تھی اور فرار ہونے والی گاڑی کی عقبی روشنیاں قریب آتی معلوم ہونے لگی تھیں.... اس گاڑی کو ہارلے اسٹریٹ سے نکلنے کا موقع نہ ملتا لیکن ملٹری کو وہاں پہنچنے میں کچھ تاخیر ہو گئی تھی۔

"ہوں" عمران ہونٹ بھینچے ونڈ اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھا پھر بولا۔ "عمارت میں آگ کیسے لگی۔"

"خدا جانے۔" تنویر نے کہا۔ "آگ لگنے سے پہلے عمارت سے تین فائروں کی آواز بھی سنائی دی تھی.... میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر میکلین اور اس کے ساتھی مار ڈالے گئے۔"

"پھر اس گاڑی میں کون بھاگ رہا ہے" عمران چونک کر بولا۔

"وہ کوئی اور لوگ ہیں۔"

عمران نے اتنی سختی سے دانت پر دانت جمائے کہ اس کے جبڑوں کی ہڈیاں ابھر آئیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فرار ہونے والا کرنل شوبن ہی ہو سکتا ہے۔

وہ گاڑی اب کافی قریب آ گئی تھی.... اسے ڈرائیو کرنے والا عمران کی طوفانی ڈرائیونگ کا مقابلہ کرنے سے قاصر نظر آ رہا تھا...

"کیا تم اس گاڑی پر فائر کر سکو گے" عمران بولا۔

"نہیں۔" تنویر نے جھنجھلا کر کہا۔ "کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میرا ایک بازو زخمی ہے اور دوسرے ہاتھ سے میں اسے دبائے ہوئے ہوں۔"

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا.... ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے ریوالور نکالا۔

"یہ کیا کر رہے ہو" تنویر نے بوکھلا کر کہا۔

اتنی تیز رفتاری میں ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالنا خطرناک تھا۔ عمران نے اسے جواب دیے بغیر اپنا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا اور فائر جھونک دیا۔

فوراً ہی آگے والی گاڑی سے بھی فائر ہوا تھا لیکن وہ نشانے پر نہ بیٹھ سکا لیکن عمران کی چلائی ہوئی گولی اس کار کے عقبی بائیں ٹائر میں پیوست ہو گئی تھی.... ایک دھماکہ ہوا اور وہ گاڑی جھٹکے کھانے لگی.... فوراً ہی اسے بریک لگایا گیا لیکن شاید ڈرائیونگ کرنے والا بری طرح بوکھلا چکا

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

تھا۔۔۔ اسٹیرنگ پر اس کا ہاتھ بہک گیا۔۔۔ گاڑی لہراتی ہوئی فٹ پاتھ پر چڑھی اور ایک پرشور آواز کے ساتھ ایک عمارت کی دیوار سے ٹکرا گئی۔ اس کا اگلا حصہ پچک کر رہ گیا اور فوراً ہی اس میں سے شعلے اٹھنے لگے۔

عمران کی گاڑی کچھ آگے جا کر رکی تھی۔

○

"یس سر" صفدر فون پر ایکسٹو سے کہہ رہا تھا۔" میرا خیال ہے کہ اسٹور میں کسی جگہ پیٹرول بھی رکھا ہوا تھا۔۔۔ اسی کی وجہ سے آگ لگی۔۔۔ میں نے بے خیالی میں جلتا ہوا سگریٹ ایک طرف پھینک دیا تھا۔۔۔ بہرحال اس آگ کی وجہ سے مجھے وہاں سے بچ نکلنے کا موقع مل گیا۔۔۔ میں اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں گھس گیا تھا۔۔۔ اگر وہ میرے تعاقب میں دوڑتے تو باہر ہی کا رخ کرتے۔۔۔ وہ یہ نہیں سوچ سکتے تھے کہ میں وہیں ایک کمرے میں رک گیا ہوں۔"

"ہاں یہ ایک نفسیاتی بات تھی۔" ایکسٹو نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔" مگر تم نے وہاں رکنے کی ضرورت کیوں محسوس کی تھی۔"

"میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ لوگ کہاں جاتے ہیں۔" صفدر نے جواب دیا اور کہتا رہا۔" وہاں سے سب سے پہلے چیانگ فرار ہوا تھا۔۔۔ اس کے بعد کرنل شوین اور اس کے آدمی بھاگے تھے۔۔۔ انہوں نے دونوں لڑکیوں کو وہیں چھوڑ دیا تھا۔۔۔ میں نے سوچا کہ ان لوگوں کا تعاقب کرنا تو میرے لئے مشکل ہو گا لہٰذا کیوں نہ ان لڑکیوں کی جان بچا لوں۔۔۔ میں پھر اس کمرے

Hameedi@pakistanipoint.com

For More Urdu Books Please Visit:
www.pakistanipoint.com

میں جا گھسا... ان دونوں لڑکیوں کو باہر نکالا اور عمارت سے باہر ڈال دیا.... آگ لگ جانے کی وجہ سے قرب و جوار کی عمارتوں کے لوگ باہر نکل آئے تھے... مجھے ان کی بھیڑ میں شامل ہونے کی وجہ سے پولیس کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔"

"بہرحال۔" ایکسٹو نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "اس مرتبہ تمہارا اور تنویر کا رول بہت اہم رہا ہے... یہ ایک ایسا کیس تھا جس میں ہم کسی مجرم کو بھی زندہ نہیں پکڑ سکے.... اس مرتبہ مجھے بھی چوٹ پر چوٹ ہوتی رہی ہے۔"

"فریدہ اور پکھراج کا کیا ہو گا جناب۔"

"کیا مطلب"

"ان پر تنویمی نیند طاری تھی۔"

"وہ ٹھیک ہو چکی ہیں... ڈاکٹر جیلانی ان کو ہپناٹائز کر کے نارمل حالت میں لے آیا ہے... میں نے ڈاکٹر جیلانی سے معافی مانگ لی ہے.... اس کے ساتھ واقعی زیادتی ہو گئی تھی۔"

"لیکن آپ نے اس سے کس طرح معافی مانگی ہو گی جناب۔"

"فون پر۔"

"جناب... چیانگ کا کیا ہو گا" صفدر نے اچانک سوال کیا۔

"وہ مفرور ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اسے گرفتار کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اور کچھ؟"

"جی نہیں جناب"

"دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی... صفدر نے ریسیور رکھ دیا اور خالی خالی نظروں سے ٹیلیفون کی طرف دیکھتا رہا... نہ جانے وہ کیا سوچنے لگا تھا۔

○☆○

Hameedi@pakistanipoint.com